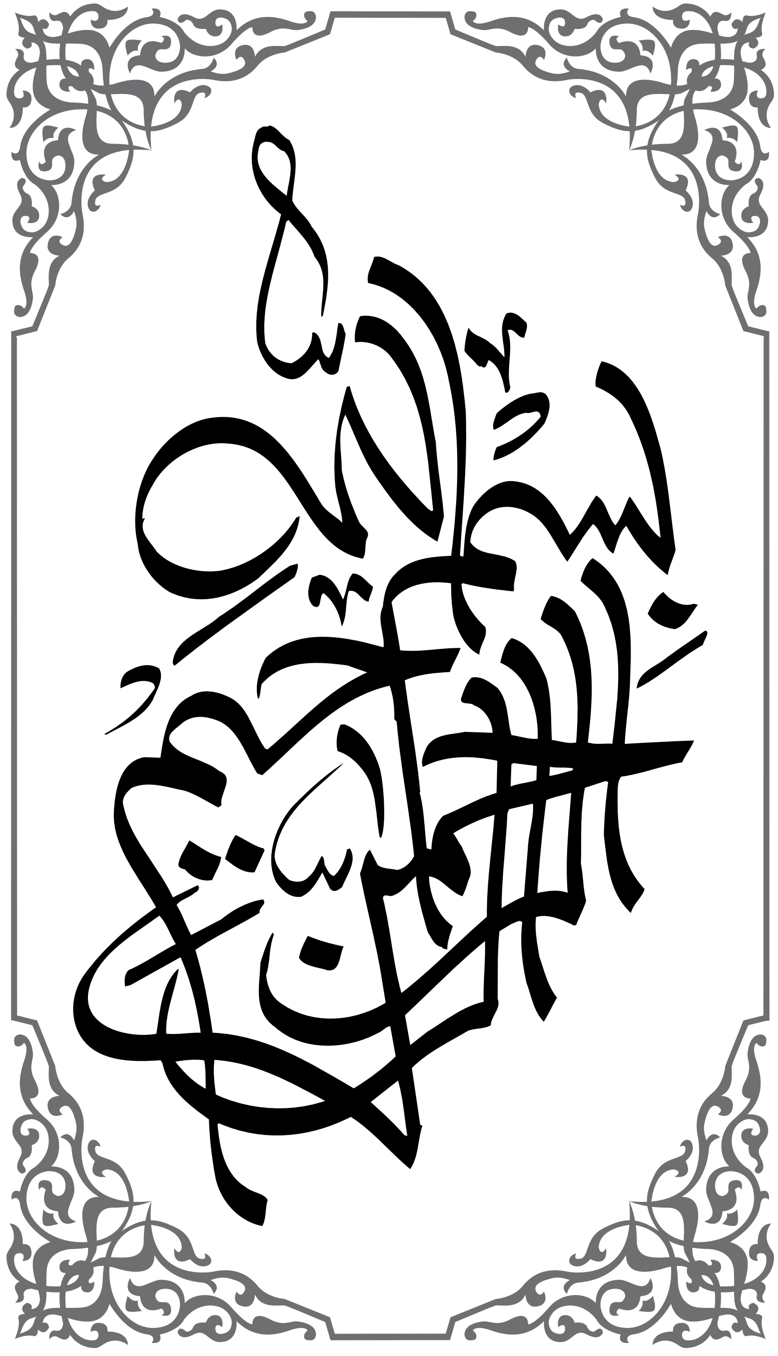


صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ
سیدنا محمد ﷺ وآلہٖ وسلم

قطعہ

اللہ اللہ درود پڑھتا ہوں
بارک اللہ درود پڑھتا ہوں
بخت جاگا مرا ابھی اے کیفیؔ
لمحہ لمحہ درود پڑھتا ہوں

(فقیر محمد رمضان کیفیؔ)

الفاظ یہ کیفؔی کے ، الفاظ نہیں ، یہ تو
کچھ اَشکِ ندامت ہیں، کچھ اشکِ عقیدت ہیں
(فقیر محمد رمضان کیفؔی)

اَشکِ عقیدَت

(اُردو اور سرائیکی نعتیہ کلام)

فقیر محمد رمضان کیفؔی قادری اویسی

با ایما
حضرت الحاج خواجہ محمد صلاح الدین اویسی صاحب

آستانہ عالیہ غوثیہ اویسیہ
نزد قاسم باغ مدینہ کالونی خانقاہ شریف تحصیل وضلع بہاول پور، پنجاب پاکستان
0313-6158520

نام کتاب: ''اَشکِ عقیدت''

مصنف: فقیر محمد رمضان کیفؔی قادری اویسی

ناشر: حکیم محمد عمر فاروق فاضل طب و جراحت گورنمنٹ طبیہ کالج بہاول پور 0305-6122899

اہتمام:

کمپوزنگ: مبشر کلیم خان (کیلیگر افسٹ) 0331-7005399 (کلیم آرٹس، وحید پلازہ حسن پروانہ روڈ ملتان)

پروف ریڈنگ: سیّد آفتاب حسین قریشی (سینئر ہیڈ ماسٹر بہاول پور)، الحاج حنان اسد خان دُرّانی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
محمد سلیمان راجپوت (ایمبیسڈرؒ اقوامِ متحدہ امریکہ) (صدر روشن پاکستان پارٹی اِسلام آباد)
سردار الحاج اصغر علی سولنگی (ملتان)، محمد جاوید اقبال شیخ، صاجنزادہ حکیم محمد عمر فاروق ملک

ٹائٹل: ابنِ کلیم احسؔن نظامی (خطاط ہفت قلم وموجدِ خطِ رعنا) (کلیم آرٹس، وحید پلازہ حسن پروانہ روڈ ملتان)

مطبع:

ایڈیشن: اوّل اشاعت:

تعداد: 1000 سائز: 23 x 36 =16

ہدیہ:

Youtube Username: Muhammad Ramzan Kaifi
Facebook Username: Muhammad Ramzan Kaifi
Daili Motion Username: Faqeer Muhammad Ramzan Kaifi Solangi

ملنے کے پتے: مکتبہ مہریہ نصریہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف، سیکٹر E-11 اِسلام آباد۔ 0300-9101064
چشتی کتب خانہ، دربار مارکیٹ، ستا ہوٹل، لاہور۔ 0300-7681230
چشتی کتب خانہ، ارشد مارکیٹ، جھنگ بازار فیصل آباد۔ 0300-6674752
رحمان بُک ڈپو، بالمقابل گورنمنٹ بوائز سیکنڈری سکول خانقاہ شریف، بہاولپور۔ 0305-1586615

انتساب

ببارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،
افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار کیفیؔ
ہے یہ کیف سارا عطائے الٰہی

گر قبول اُفتد زہے عزو شرف
فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی

نذرِ عقیدت

بحضور اہل بیت کرام ؓ، صحابہ وشہدائے کربلا ؓ اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

کی ارواحِ طیبہ کے لیے

جن کا فیضِ کمال مجھ پر تا حال جاری ہے (الحمد للہ)

ایصالِ رحمت

(اپنے والدین کریمین)

حضرت فقیر اللہ بخش ؒ
(متوفی ۲۵ جمادی الاول ۱۴۱۲ھ مطابق 3 دسمبر 1991ء)

محترمہ مرحومہ حلیماں بی بی
(متوفیہ یکم صفر ۱۴۲۱ھ مطابق 6 مئی 2000ء)

کی ارواحِ مقدسہ کے لیے

جن کی دعاؤں سے مجھے ساری نعمتیں ملیں
جن کی شمعِ ہدایت آج بھی میرے لیے مشعل راہ ہے

فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی

حُسنِ ترتیب

حمدیہ کلام

نعتیہ کلام

مناقب

سرائیکی حصہ

”نعتاں“

کافیاں

کوائف: فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی

اصل نام	محمد رمضان
قلمی نام	محمد رمضان کیفیؔ
تاریخ پیدائش	1 جنوری 1960ء
جائے پیدائش	بستی حبیب آباد موضع قادو والی تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان پنجاب (پاکستان)
ولدیت	فقیر اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ
تعلیم	میٹرک (آرٹ اینڈ کرافٹ)
مشاغل	نعت گو شاعر، آرٹسٹ، پینٹر، خطاط
معمولات	روزانہ بعد نمازِ مغرب محفل ذکر اللہ
	بروز جمعہ بعد نمازِ عصر محفل درود شریف
	1987ء سے ماہانہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
	1427ھ سے سالانہ محفلِ ذکرِ اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم
	علاقائی مزارات اور مساجد کی فری کیلی گرافی
نام کتاب	''اشکِ عقیدت''
غیر مطبوعہ کتب	۱۔ مکاشفاتِ کیفی (۳ جلدیں) ۲۔ مناقب اولیاء
پتہ	آستانہ عالیہ غوثیہ اویسیہ
	خانقاہ شریف تحصیل و ضلع بہاول پور پنجاب (پاکستان)
رابطہ	Tel: 0301-6800665

تقریظ

ازقلم:- حضرت علامہ مولانا

محمد سلطان خوشترؔ فیضی صاحب مدظلہٗ العالی

(خطیب جامع مسجد یٰسین آباد نارتھ کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لفظ رَمَضَانْ۔ رَمْضٌ سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے جلانا تو جو شخص خود کو محبت کبریا جل وعلا اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آگ میں جلا کر اپنے اندر کیف وسرور کی کیفیت پیدا کر لے دُنیا اُسے رمضان کیفیؔ ہی کہے گی۔

جناب محمد رمضان کیفیؔ صاحب کی کتاب مستطاب ''اَشکِ عقیدت'' عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جس والہانہ اور دِل گداز انداز کلام لکھا بہترین ہے۔ حمدِ باری تعالیٰ نہایت قابل تحسین ہے۔

والسلام

علامہ محمد سلطان خوشترؔ فیضی غفرلہٗ

تقریظ

از قلم:- عالم نبیل محقق جلیل فاضل اجل شیخ الحدیث والمیراث

حضرت مولانا مفتی مختار احمد غوثوی صاحب مدظلہ العالی

(مہتمم جامعہ مہریہ فیض آباد بستی بندرہ، بہاول پور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیکرِ صدق وصفا، کُشتۂ نگاہِ مصطفی ﷺ واصف صحابہ وشہدائے کربلا رض مولٰنا محمد رمضان صاحب کیفیؔ کی کتاب ''اشک ِعقیدت'' کو پڑھنے اور مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا، ایمان تازہ ہوا روح کو تسکین حاصل ہوئی واقعتاً محترم کیفیؔ صاحب صاحبِ کیفِ روحانی ہیں۔ دل کی گہرائی سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں اور ان کے خدام کی شان میں بالخصوص نواسۂ رسول ﷺ جگر گوشۂ بتول کے حضور جو محبت والفت کا نذرانہ پیش کیا وہ قاری کے دل کی آواز ہے۔ وہ عاشقوں کی صحیح ترجمانی ہے صاحبِ کلام کا ذوق ہے اندرونی کیفیات کا اظہار ہے کیا رنگ ہے کیا بہار ہے۔ شکستہ دلوں کے لیے نوید ہے

اور پیغام وصل و دید ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم مولٰنا کیفیؔ صاحب کی یہ کاوش اپنی اور اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

اور ان کے ذوق میں مزید برکت دے اور ''اشک ِعقیدت'' کتاب کو مقبولیت عام عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو

مختار احمد غوثوی

جامعہ مہریہ بستی بندرہ، بہاول پور

تقریظ

از قلم: ۔حضرت علامہ ولی محمد اعوان صاحب مدظلہ العالی

فاضل انوار العلوم ملتان، علامہ جامعہ عباسیہ بہاول پور،
ایم۔اے عربی/ اسلامیات، تنظیم المدارس اہل سنت، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ علی حلمہ بعد علمہ و علی عفوہ بعد قدرتہ

بہ تقاضائے عشق رسول مقبول ﷺ کی ذات بابرکات فخرِ موجودات معلم کتاب وحکمت دعائے خلیل صاحب التاج والمعراج کے حضور اشعار کے ذریعہ عقیدت ومحبت کے پھول نچھاور کرنا نعت ہے۔بعض حضرات حضور ﷺ سے مذہبی اور رسمی عقیدت رکھتے ہیں اور بساط خیال کے مطابق نعت کہتے ہیں، کچھ لوگ حضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کا ذکر اشعار میں کر کے اپنی زندگی اس خوبصورت سانچے میں ڈھالنے کی تبلیغ کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو عرفانِ رسالت ہوتا ہے ایسے حضرات اگر جذبہ عشق سے

سرشار ہو کر شیفتگی سے ایک شعر بھی کہہ دیں تو ان کا یہ شعر بلکہ ایک مصرعہ بھی ان کو صاحب دِیوان اور بڑا شاعر کہلانے کا موجب بن جاتا ہے۔

میرے خیال میں نعت اصناف سخن میں سب سے مشکل صنف ہے۔ کیونکہ اس ناطق قرآن جان کائنات کے بارے میں قلم لکھے تو کیا لکھے ایسے عالم میں جب کائنات کا ذرہ ذرہ ایک مکمل نعت نظر آئے، بایں ہمہ ہر دور اور ہر زمانہ میں سرائیکی شعراء نے سرائیکی زبان میں نعت گوئی کی سعادت حاصل کی ہی ۔شاعر تلمیذ الرحمن ہوتا ہے۔شاعری کا مطالعہ کرنا اور شاعری ذوق پیدا کرنا خداشناسی کا جز لاینفک ہے۔ ہر ایک کے لیے شعری ذوق لازمی ہے۔اس سے جذبات عالیہ پیدا ہوتے ہیں۔شاعری تکمیل انسانیت کے لیے عنصر غالب کا درجہ رکھتی ہے اور شاعر وہ ہے جس کے کلام میں تصنع نہ ہو اور داد سے مستثنیٰ ہو۔

عزیزی محمد رمضان صاحب کیفی مخلص محب انسان ہیں۔ان کے افکار اشعار ہر لحاظ سے قابل صد تحسین و آفرین ہیں۔ یہ میرے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔حق کے علمبردار اور باطل کے لیے شمشیر بے نیام ہیں۔ان کے کلام میں عشق ،محبت اور خلوص کا درس ہے۔ بزرگان دین سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں اور عوام الناس کے لیے جذبہ ایثار سے سرشار ہیں۔ان کے

کلام میں جدت ہے۔ میں نے ان کے کلام کا بغور مطالعہ کیا ہی ان کی کتاب ''اشکِ عقیدت'' کے مندرجات سے محظوظ ہوتا رہا ہوں۔ ان کے کلام میں محبت اور ادب کا سبق ہے۔

میں ان کی درازیِ عمر کے لیے دست بدعا ہوں۔

والسلام
بندہ ولی محمد اعوان

دیباچہ

جناب فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی کی شاعری اس بات کی شاہد ہے کہ وہ حمد ونعت محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ اور اولیائے کرامؒ کے نسبتی شاعر ہیں اور نسبت ہی سب سے بڑی بات ہے۔ ایسی نسبت نہایت ہی عظیم و برتر ہے جس میں دکھاوا اور ریاکاری نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ آپ کی شاعری میں روحانی مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں یہ عام طور پر ہر کسی کا حصہ نہیں ہوتا۔ ایسے بزرگانِ دین کی نگاہ اور اپنے مرشدِ کریم کی نظر سے ہونا ممکن ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ غلام فریدؒ اِسی تجزیہ دل پذیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ

کشف حقائق محض محالے
جے تائیں مرشد نظر نہ بھالے
(فریدؒ)

مُرشد میڈے ہر دَم نال ان
ڈینہاں راتیں دَم دَم نال ان
ہے سُہناں دَربار وے سائیں
(کیفیؔ)

میڈے مَن وِچ مُرشد رہندے ہر دَم باغ بہاراں ہُو
لکھ لکھ واری صدقے تھیواں جان میں اُوں تے واراں ہُو
(کیفیؔ)

جناب کیفیؔ صاحب کی کیفیات جب کیفیت ِکافی کا روپ اختیار کر لیتی ہیں تو لطائف کی دنیا میں اک رقص بپا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سارے اہل اللہ اور اولیائے کرامؒ نے کافی کو موضوع بنایا ہے۔ اس حوالے سے کیفیؔ صاحب نے خوبصورتی سے اس صنف کو محفوظ بھی کیا ہے اور ایک فنی و علمی ذمہ داری بھی نبھائی ہے۔

آپ کی زندگی کے حالات و معاملات اور معمولات کا اندازہ باآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ہر ماہ باقاعدہ جشن ِعید میلاد النبی ﷺ کا اپنے گھر کے آنگن خواجۂ خواجگان حضور محکم الدین سیرانیؒ بادشاہ کے شہر خانقاہ شریف میں عرصہ تیس (۳۰) سال سے انعقاد کر رہے ہیں۔ رحمت ِعالم ﷺ نے انہیں شرف ِزیارت سے مشرف فرمایا۔

مشرف گرچہ شد جامیؒ زلطفش
خدایا ایں کرم بارِ دیگر کُن

محفل میلاد النبی ﷺ کے ساتھ سالانہ محفلِ ذکر اہل بیتؓ کرام کا انعقاد بھی نہایت تزک و احتشام سے کیا جاتا ہے۔ مہمانانِ گرامی کا شایانِ شان انتظام و انصرام کیا جاتا ہے اور لنگر کا انتظام تو اپنی مثال آپ ہوتا ہے۔ یہ سب عشق، خلوص اور محبت کے تحائف ہیں جو کیفیؔ صاحب جذب و وجد میں سمیٹتے چلے جا رہے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک تسلسل چھوڑ رہے ہیں۔ الحمدللہ ان کی اولاد میں سواد اعظم کے جوہر قائم و دائم رکھنے کی صلاحیت دکھائی دیتی ہے۔

شمشیر پدر خواہی بازوئے پدر آور

کے مصداق و مترادف ہوگا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا

کیفیؔ صاحب اپنے پیر خانہ کے ساداتِ کرام قادریہ کی محبت میں محو نظر آتے ہیں جب بھی فقیر کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ اپنے مرشد کریم حضرت سید لعلؒ شاہ گیلانی قادری اور ان کے صاحبزادے حضرت سید غوث محمد گیلانی قادری، سید مہر لعل شاہ جیلانی قادری مدظلہ العالی کا خیر و برکت کے لیے ذکر خیر ضرور فرماتے ہیں۔ وہ کیفیت دیدنی ہوتی ہے جس کو صرف مرشد سے محبت کرنے والا ہی محسوس کر سکتا ہے۔

پیر کامل صورت ظل الہٰ یعنی دید پیر دید کبریا (رومیؒ)

مُرشد جنہاں تے راضی ہے ربّ راضی ہے اُنہاں تے
ربّ دے حضور رہندن ہر وَقت ہر جہاں تے
(کیفیؔ)

کیفیؔ صاحب خواجۂ خواجگاں حضرت محکم الدین ؒ سیرانی بادشاہ کے قلبی گرویدہ ہیں بزرگانِ دین کی محبت فقر کی بلندی، روحانی ترقی اور معرفت الٰہی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ کے یکتائے روزگار اولیاء حضرت خواجۂ خواجگاں حضرت صالح ؒ محمد اویسی سے محبت وعقیدت کا اظہار بھی کیفیؔ صاحب کے حصہ میں آیا ہے۔ اس سے فقیر کو ہم آہنگی بھی میسر ہوئی اور روحانی خوشی بھی ملی۔

کیفیؔ صاحب کی اردو اور سرائیکی شاعری اپنے اندر منفرد ہیئتوں کو سموئے ہوئے ہے جو اہلِ دل اور اہل محبت کے لیے ایک تحفۂ فکروفن ثابت ہوگا۔ بہاول پور کے معروف محقق وشاعر جناب ڈاکٹر سید قاسم جلال بخاری صاحب نے کلام کا مطالعہ وملاحظہ فرمایا ہے جو سونے پر سہاگے کے مترادف ہے۔

کیفیؔ صاحب نے مجھ جیسے کم علم حقیر آدمی کو دیباچہ لکھنے کے لیے

منتخب فرمایا، یہ اُن کے بہت بڑے ہونے کی دلیل ہے۔ دعا ہے کہ یہ کتاب وکلام خاص وعام میں فروغِ فن اور علم وسخن کا ذریعہ بنے، آمین بجاہِ سید المرسلین یارب العالمین، آمین۔

اَنیسِ کنجِ تنہائی کتاب اَست
فروغِ صبحِ دانائی کتاب اَست

فقیر الٰہی: رب نواز محمدی قادری
ریڈیو پاکستان بہاول پور

قطعہ

(ازقلم: جناب خواجہ مختار احمد بیدمؔ صاحب، خان بیلہ)

شعر تیرے خوب ہیں اور شاعری بھی خوب ہے
تُو ہے صوفی با صفا، درویش ہے مجذوب ہے
ہر صِنف میں شاعری کی اپنی مثال آپ ہے
کیفیؔ کا شعر و سُخن ہے منفرد، محبوب ہے

تاثرات

ازقلم: مردِ حق، پیکرِ صدق وصفا، فخرِ اویسیہ وصوفیہ، مخدوم اربابِ نظر،
عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت جناب الحاج شیخ

خواجہ محمد صلاح الدین اویسی صاحب مدظلہ العالی

(ثانی سجادہ نشین پنجم دربارعالیہ حضرت خواجہ محکم الدینؒ سیرانی خانقاہ شریف بہاولپور)

بسم اللہ الرحمٰن الرَّحیم

جناب ملک محمد رمضان کیفیؔ صاحب عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ میں آپ کی تخلیقی صلاحیتوں کا معترف ہوں۔ آپ کی تحریر کردہ حمد ونعت اور منقبتوں کو مجھے بارہا سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

آپ ہر سال آستانہ عالیہ غوثیہ اویسیہ پر ۱۲ ربیع الاوّل کو جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۱۲ محرم الحرام کو محفل ذِکر اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم۔ ۱۲ربیع الثانی کو محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اور ۴۔ربیع الثانی کو حضرت خواجہ محکم الدینؒ سیرانی کے عرس پر روح پرور محفل کے انعقاد کا اہتمام کرتے ہیں۔

ان محافل میں آپ بڑی محبت سے مجھے بھی مدعو کرتے ہیں جو میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے اور ذریعہ حصولِ ثواب ہے۔ان پاک بابرکت محافل میں مجھے آپ کے حمدیہ ونعتیہ کلام آپ کی زبان سے سننے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔نعتیہ کلام بازبان شاعر سننے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔

جناب کیفیؔ صاحب پر کلام پیش کرتے وقت جو کیفیت ہوتی ہے وہ دیدنی ہوتی ہے۔آپ عشقِ رسول ﷺ کے سمندر میں ڈوب کر مستی کے عالم میں اپنی اندرونی کیفیت کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں جو سامع کو بہت متاثر کرتا ہے۔اس لیے میں کیفیؔ صاحب کو زمانہء حال کا حسان ؓ کہتا ہوں۔میری دلی خواہش کے مطابق آپ کے تخلیقی جواہر (حمدوں، نعتوں، منقبوں اور کافیوں) کا حسین وجمیل مجموعہ ”اشکِ عقیدت“ شائع ہو رہا ہے۔اس کے مطالعے سے ایمان کی تازگی اور روحانی تسکین حاصل ہوگی۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

میری دلی دعا ہے کہ کیفیؔ صاحب کی اس کاوش کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں شرف قبولیت نصیب ہو اور یہ کتاب ان کے لیے زادِ آخرت اور وسیلہ مغفرت بنے۔(آمین ثم آمین)

دعاگو
محمد صلاح الدین اویسی

تاثرات

ازقلم: جناب راجا رشید محمودؔ صاحب

ایڈیٹر ماہنامہ ”نعت“ لاہور
(چیئرمین سید ہجویرؒ نعت کونسل، محکمہ اوقاف ومذہبی امور پنجاب)

نعت کی لَے دل سے نکلتی ہے تو دلوں تک رسا ہوتی ہے اور یہ لَے دل کے ساز سے اُس وقت تک برآمد نہیں ہوتی جب تک آنکھیں گوہریں اوس سے بھیگ نہ جائیں اور بندہ نمازِ عشق ادا کرنے کے لیے ”اشکِ عقیدت“ سے وضو نہ کر لے۔

حقیقی نعت وہ ہے جو جیحونِ قلب کے عُمق سے جنم لیتی، جذبات محبت کی لہروں پر اچھلتی اور لبِ اخلاص سے ساحل پر موتی انڈیلتی ہے۔دنیوی منفعت کی کوئی وہیل یا جاہ ومنزلت کی کوئی شارک نعت گو کے قریب نہیں پھٹکتی، ذاتی مفادات کے نہنگ اس سے کنّی کترا جاتے اور داد وتحسین کی مرغابیاں اس کے سر سے گزر جاتی ہیں۔

منفعت وہ اچھی جو خوشنودیٔ خیر الانام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صورت میں ملے، حصول اس مفاد کا وہ جائز ہے جو اُخروی نجات کا باعث ہو، اور داد و تحسین وہ جو ملائکہ مقربین دینے پر مجبور ہوں۔ نعت کے حقیقی خادم کا ذوق داد و ستد سے ماوراء اور جلبِ جاہ کے سراب سے بے نیاز ہوتا ہے۔ صرف گنبدِ اخضر یا عکس گنبدِ اخضر اس کا مرکزِ روح و جاں ہوتا ہے۔

نعت گو کی بنیادی صفت عجز و انکسار ہے۔ اگر وہ اس صفت کے جلو میں وادیٔ شعر و سخن میں داخل ہوتا ہے، اسے ممدوح کی عظمت اور اپنی کم مائیگی کا شدید احساس ہوتا ہے تو وہ نعت کہنے کے فرض سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے، ورنہ اعمال بھی حبط ہو سکتے ہیں۔

مجھے تو محبت کے جس قبیلے سے شرفِ نسبت حاصل ہے وہاں الفاظ کی نہیں، فن کی باریکیوں کی نہیں، جذبوں کی قدر و قیمت تسلیم کی جاتی ہے۔

''اشکِ عقیدت'' میں جذبے بولتے اور دلوں کی گرہیں کھولتے دکھائی دیتے ہیں۔

سلسلہ قادریہ سے انسلاک نے محمد رمضان کیفیؔ کے دل میں اجیالے بکھیر دیے ہیں۔ درودِ سرورِ عالم ﷺ کے ورد نے، ماہانہ جشنِ میلادِ حضور ﷺ کے انعقاد نے اور بزرگانِ دین اولیائے اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے دلی عقیدت

نے ان کا قبلہ راست رکھا ہے اور زندگی کے نشیب و فراز نے ان کے فکر کے کینوس پر امتیازی خطوط کھینچ دیے ہیں۔ وہ ''اشکِ عقیدت'' میں ایک مؤدب شخص کے طور پر سرکارِ ابد قرار ﷺ کے حضور سر بہ خم نظر آتے ہیں۔

میرے نزدیک فصاحت و بلاغت اور دیگر شعری محاسن اور لوازم کسی کے نعتیہ کلام میں کم بھی ہوں لیکن وہ دربارِ رسولِ کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) میں باادب کھڑا دکھائی دے تو وہ اہم عقیدت کیش ہے۔ صنائع بدائع شعر کو سنوارتے ہیں مگر نعت کے اشعار کی تخلیق جذباتِ محبت و عقیدت اور احساساتِ تکریم و توقیر کی تجسیم کا نام ہے اور محمد رمضان کیفیؔ نے اپنی نعتوں میں محبت کو زبان بخشی ہے۔

راجا رشید محمودؔ کے کلام میں کوئی خامی ہے تو نام نہاد تنقید نگار بے شک انہیں معاف نہ کریں...... لیکن اگر فقیر محمد رمضان کیفیؔ کی طرح کوئی شخص حضور سرورِ کائنات (علیہ السلام والصلوٰۃ) کی بارگاہِ بیکس پناہ میں مؤدب کھڑا نظر آئے اور ادب و تکریم کا اس کا یہ انداز خوشنودیٔ سرکارِ ولا تبار ﷺ کا موجب بن جائے تو نقد و جراح کی ''دُرفنطنیاں'' اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔

(راجا رشید محمودؔ)

تاثرات

ازقلم:۔ فاضل علوم عقلیہ ونقلیہ مفکر اہلِ سنت حضرت مولانا

مفتی احمد سعید سعیدی صاحب مدظلہ العالی

ایم اے (عربی) گولڈ میڈلسٹ فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے ممدوح عزّت مآب جناب فقیر محمد رمضان صاحب وہ صالح اور فیروز بخت شخصیت ہیں جنہیں کیف وسرمستی کی دولتِ فرواں نصیب ہوئی ہے۔آپ کی زندگی کا نصب العین تاجدارِ کونین حضورِ پُرنور (ﷺ) کی ثنا خوانی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کا سینہ سرکارِ دوعالم (ﷺ) کے عشق ومحبت کے باعث بُقعہء نور بنا ہوا ہے۔آپ کا تخلص کیفیؔ ہے۔دردوسوز کی کیفیّت میں ہمہ وقت ڈوبے رہنا اور سرمستی وبےخودی کا آئینہ دار بنے رہنا جناب موصوف کے عاشقِ رسول ﷺ ہونے کا خاصہ ہے۔

این سعادت بزورِ بازو نیست۔یہ دولت ہر کس وناکس کو عطا نہیں ہوتی اور نہ ہی ہر کہ ومہ اس کے خزائن معارف کا خوشہ چیں ہوسکتا ہے۔یہ وہ عطائے ربّانی ہے جس کے نصیب کا حصّہ بنے وہی اپنی ذات میں انجمن اور اپنی فکر ونظر میں کوہِ طور کی تجلّیات کا امین دکھائی دیتا ہے۔جنابِ موصوف نے اپنے آسمانِ باطن کے اشکوں کی برسات کو جامہء الفاظ پہنا کر ”اشکِ عقیدت“ کی صورت میں نعتِ رسولِ مقبول (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا ایک خوبصورت مجموعہ پیش کیا ہے جس کی ایک ایک سطر بارگاہِ مصطفوی میں اِن کی باطنی شیفتگی اور قلبی وارفتگی کا پتہ دیتی ہے۔بندہء حقیر کی نگاہ میں ”اشکِ عقیدت“ درحقیقت دَارین کی خوش بختی سمیٹنے سے عبارت ہے کیونکہ محبت رسول (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہی وہ قیمتی ”پارس“ ہے جو اپنے سرمدی اثرات کی بدولت ”ناکارہ دھاتوں“ کو انمول بنادیتا ہے اور بارگاہِ خداوندی کی طرف سے عنایات ونوازشات کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہونے دیتا۔

میرے ممدوح کی زندگی کا پَل پَل حضورِ پُرنور (ﷺ) کی محبت میں تروتازگی پاکر اپنی قدروقیمت وصول کررہا ہے۔جناب کے مجموعہء نعت کا ایک ایک لفظ دلنشیں ایسا کہ مطلعِ باطن پر اپنے دیرپا اثرات مرتب کرکے ہر قاری کو جہانِ محبت وعقیدت کا اسیر بنادیتا ہے۔جناب کیفیؔ صاحب اپنے

ہمعصر اور زمانۂ قریب کے متقدّمین نعت گو شعراء میں ایک جگمگاتے اور جھلملاتے ستارے کی مانند نظر آتے ہیں جس کے ماتھے کا جھومر بقول کیفیؔ

آنکھوں میں ہے بسی ہوئی صورت رسول ﷺ کی
دِل میں سما گئی ہے محبت رسول ﷺ کی

حُبِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) سے فزوں تر کوئی مقبول عمل نہیں۔ چونکہ محبت رسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) ہی قُربِ الٰہی کا ایک مستند پائیدار اور مضبوط ذریعہ ہے۔ لہٰذا اِسے عاشقوں کی عبادت کہنا بے جا نہ ہوگا۔ جہانِ محبت کی راہ نوردی اور آبلہ پائی بہشتِ بریں کی لذتوں سے بھی کہیں اعلیٰ و بالا ہے۔ عشق ومحبت کے متوالوں کی جمع پونجی محبوب کے رخِ تاباں کا نظارہ ہی تو ہوتا ہے اور اُن کے لئے زُلفِ محبوب کے پیچ وخم کی ایک جھلک دنیا ومافیہا سے بڑھ کر پیاری ہوتی ہے۔ جب ایک شخص کی باطنی کائنات حضور نبی کریم (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کی محبت سے جگمگا اُٹھتی ہے تو فکرونظر کے آنگن میں بھی مہک اُٹھتے ہیں۔ سوچ بچار کا ہر زاویہ دہلیزِ خضری پہ سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اندازِ بیاں سے ہی شوقِ دروں کی فراوانی کا احساس مچل اُٹھتا ہے۔ کلام کی جاذبیت، گیرائی اور گہرائی حُسنِ معنوی پر دلالت کُناں ہوتی ہے اور آپ (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) سے اپنی کامل باطنی نسبت کی

مضبوطی کا پتہ دیتی ہے۔

بقول کیفیؔ ؎

یہ سوچوں بھلا کیسے ہے میری ہی کم ظرفی
یہ جان بھی کیا شے ہے بس پیش ہے نذرانہ

باطنی دیدہ وبینش فکرونظر کی یکسوئی اور قلبی توجہ کی مرہونِ منت ہے۔ اس کی سدابہار رونق کا نتیجہ ”حضوری“ کے روپ میں سامنے آتا ہے۔ پھر قُرب ووصال کی وہ نعمتیں دامن مراد کی زینت بنتی ہیں جن کا حصول تخلیق اِنسانی کے مقصد کی تکمیل کے لئے از حد ضروری ہے۔ تب بندہ ومولا کے مابین ”محبت کا گورکھ دھندہ“ اپنے نشانِ اَزل کی راہ ہموار کرتا ہے جس کے بیاں سے زبانیں گنگ، عقول پژمردہ اور افکار بانجھ ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت بندہ ”فاش دیدن اَسرارِ خویش را“ کا مصداق ٹھہرتا ہے۔ بہر حال ”بندہء مولا صفات“ قرار پانے کی خشتِ اوّل ”حضوری“ ہی ہے۔ جس خوش نصیب کی نگاہیں بارگاہِ محبوبیت میں طواف کرتی رہیں وہی یارانِ نکتہ داں کے لئے صلائے عام دیتا ہے۔ بقولِ کیفیؔ ؎

مجھے حاصل ہوئی محفل حضوری یارسول اللہ ﷺ
ہوئی ہے دِل کی حسرت آج پوری یارسول اللہ ﷺ

زیرِنظر ''مجموعہ نعت'' اپنے دامن میں حمدیہ کلام، منقبتیں، سلام، قطعات اور فردیات تمام شعری محاسن سموئے ہوئے ہے۔ جنابِ موصوف نے اپنی مادری زبان سرائیکی میں حمد و نعت، کافیاں، قطعات اور فردیات بھی نذرِ قرطاس کی ہیں۔ بندہ حقیر اپنے مہربان مالک کی بارگاہِ رحمت میں سراپا سپاس ہے کہ اُس نے ہی اپنے عاجز بندے کو اُس کی علمی بے بضاعتی اور کوتاہ فکری کے باوجود درج بالا سطور قلمبند کرنے کی توفیق ارزانی فرمائی اور ایک صالح فطرت شخصیت کے ''اَشکِ عقیدت'' کو گراں بہا موتی گردانتے اور اُسے اپنی زیستِ مستعار کا وظیفہ بنانے کی سعادت عطائی فرمائی۔

احقر العباد

خادمِ آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

مفتی احمد سعید سعیدی

''اَشکِ عقیدت''

ازقلم:۔ پروفیسر سیّد مشہود حسن رضوی صاحب

(صادق پبلک سکول، بہاول پور)

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاعری جذبات و احساسات کا آئینہ دار ہوتی ہے۔ اور جب شاعر آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان بیان کرتا ہے تو اس کے الفاظ خود بخود عشق و محبت کے سانچے میں ڈھلنے لگتے ہیں۔ وہ کملی والے کی شان بیان کرتے ہوئے نم دیدہ نم دیدہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے یہ ''اشکِ عقیدت''، گلشن مصطفی ﷺ کے پھول بن کر صفحہ قرطاس پر کھل جاتے ہیں۔ پھر مجھے یہ کہنے دیجئے کہ

اشکِ عقیدت کی بات ہے یہ
مشہودؔ کیسی برسات ہے یہ

محترم محمد رمضان کیفیؔ جو بڑے فخر سے اپنے آپ کو غلامانِ محمد ﷺ میں شمار کرتے ہیں، اپنے اس شعری مجموعہ میں نورِ مجسم ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کچھ اس طرح کیا ہے:

حبِ ختم الرسل ﷺ سے میں سرشار ہوں
ہوں نبی ﷺ کا گدا اور کیا چاہیے

کیسے بتائے؟ بن کے گدائے درِ رسول ﷺ
کیفیؔ کو جو ملی ہے سعادت نہ پوچھئے

ان کی سرشاری کا عالم یہ ہے کہ درِ مصطفی ﷺ کی گداگری ان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ وہ تو سرکار ﷺ کے نعلین مبارک کو چومنے کو بے قرار ہیں۔ ان کے دِل میں ایک ہوک سی اُٹھتی ہے کہ کاش سرکارِ دوعالم ﷺ کا دیدار ہوجائے۔ اور عشقِ نبی ﷺ کی تڑپ اس قدر بڑھ گئی ہے کہ آنکھوں سے آنسو تھمتے ہی نہیں اور یہ اپنے دِل میں عشقِ مصطفی ﷺ کی شمع فروزاں کیے ہوئے ہیں۔ وہ خیر البشر ﷺ کے عشق میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان کی محبت اور چاہت حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی محبت کی تقلید نظر آتی ہے۔ اگرچہ ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے ہم ہماری اولاد، ہمارے ماں باپ سب سرکارِ دوجہاں ﷺ پر قربان ہوجائیں۔ وہ کہتے ہیں:

میری اولاد سب کی سب تصدّق تجھ پہ ہوجائے
تجھی پر ہیں مرے ماں باپ قرباں یارسول اللہ ﷺ

عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ شاعر کو کشاں کشاں روضۂ رسول ﷺ کی طرف لے جارہا ہے۔

خدا اِک بار تیرا روضۂ اَقدس تو دِکھلا دے
کروں گا عمر بھر جشنِ چراغاں یارسول اللہ ﷺ

خدا کرے بارگاہِ رسالت ﷺ میں کیفیؔ صاحب کی یہ خواہش پوری ہو کیوں کہ وہ ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ ہیں اور ان کا یہ جذبہ درود وسلام کی محفلوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

دَراَصل فقیر محمد رمضان کیفیؔ صاحب کا نعتیہ کلام، روح کو تازہ اور عشقِ محمد ﷺ کو جلا دیتا ہے۔

پروفیسر سیّد مشہود حسن رضوی

جذبۂ عشق کی قوت

ازقلم: شبیہہِ صائمؒ، وارثِ مسندِ صائمؒ حضرت جناب صاجزادہ
محمد لطیف ساجدؔ چشتی صاحب مدظلہ العالی
(سجادہ نشین اول دربار عالیہ صائمؒ چشتی فیصل آباد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جب دل میں عشق کا چنبہ مہک اُٹھے تو روح مست ہو جاتی ہے اور جب روح کی مستی کمال کو پہنچتی ہے تو بندہ عشق کی اُن منزلوں سے باخبر ہو جاتا ہے جن سے عالم ناسوت کے باسی ہمیشہ ناآشنا رہتے ہیں۔

عشق کی بوٹی کو دل میں مہکائے ہوئے حصرت فقیر محمد رمضان کیفیؔ کی وارداتِ محبت نے شعروں کا روپ اختیار کیا تو انہیں منزلوں کی آگاہی بخشی جن تک اہل ہوس کی رسائی ممکن ہی نہیں۔

یہ بدیہی حقیقت ہے کہ محبت اختیاری جذبے کا نام نہیں اس لیے اس کے ثمرات اپنی مرضی سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ ہاں! محبت کی راہ میں چلنے

سے فکر و فن کی منزلیں بھی آسان ہو جاتی ہیں اور محب اپنے محبوب کی یادوں سے حظ حاصل کر لیتا ہے۔ کہ ہجر و وصال میں فرق باقی نہیں رہتا۔

یہ کتاب ”اشک عِقیدت“ اپنے دامن میں محبت کی ازلی حقیقتوں کو سمیٹے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حمد باری تعالیٰ میں وحدت کے رنگ شعروں کا روپ دھارے آنکھوں کو ضیاء دے رہے ہیں۔ نعتِ سید الکونین ﷺ میں شاعر کی محبت رسول ﷺ میں وارفتگی، قرب و حضوری کی نشاندہی کر رہی ہے۔ شیخ کامل سے ان کی نسبت معراج روحانی کی خبر دے رہی ہے۔

میں اس کتاب کا مطالعہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جب عشق کو پر لگ جائیں تو اس کی پرواز کے آگے نہ آسمان کی وسعتوں کی کچھ حیثیت رہتی ہے اور نہ زمان و مکان کی حدود اس کی پرواز کو روک سکتی ہیں اور نہ ہی علم و فن کی قیود اسے زنجیر کر سکتی ہیں۔ یہ وارداتِ قلبی فضل اِلٰہی پر موقوف ہے اور جب فضل الٰہی ہو تو پھر بات شعر و سخن کی نہیں جذبۂ صادق کی ہوگی اور جذبہ عشق جس قدر قوی ہو گا اظہار اسی قدر موثر ہو گا اور یہی اس کتاب کا خاصہ ہے۔

محمد لطیف ساجدؔ چشتی

پیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی کے کیف و مستی سے سرشار کلام ''اَشکِ عقیدت'' کے حوالہ سے ۔۔ایک تأثر

تحریر: حافظ ابنِ کلیم احسنؔ نظامی (ملتان)
چیف آرگنائزر ''دبستان فروغِ خطاطی رجسٹرڈ ملتان''
(زیبِ آستانہ کلیمیہ قادریہ نظامیہ، نظامی چوک، خداداد کالونی، ملتان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد ﷺ و آلِ محمد ﷺ کی تعریف و توصیف کرنا بامقصد اور پاکیزہ شاعری کے زمرے میں آتا ہے ''ورفعنا لک ذکرک'' اللہ تعالیٰ جل و علیٰ شانہٗ کا فرمانِ ذیشان فی القرآن موجود ہے۔ ''ترجمہ: اور ہم نے آپ کے ذکر کو ارفع (بلند) کیا ہے۔'' لہٰذا جو انسان بطورِ خاص مسلمان شعراء بھی تقلید خداوندی میں محمد و آلِ محمد ﷺ کے ذکرِ پاک کو ارفع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

ان کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے مُقربین والا ہے۔ یہ سعادت باادب سعادت مندوں کے حصے میں آتی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کسی بھی تخلیق کار کو جب عرفانِ ذات حاصل ہو جاتا ہے تو پھر آگہی خود اس کے فکر و شعور کو مہمیز لگاتے ہوئے عمل پیرا ہونے کیلئے اس کے ہاتھ تھام لیتی ہے۔ اس کے بعد جو رشحاتِ قلم صفحۂ قرطاس پر بکھرتے ہیں وہ آفاقی ہونے کے ساتھ ساتھ مقبولِ عام ہونے کا درجہ بھی حاصل کر لیتے ہیں۔

پس انہی کیفیات کا مظہر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی کا کلام ''اَشکِ عقیدت'' ہے۔ کیفیؔ صاحب کے کلام میں عرفانِ ذات کا حوالہ خود آشکار ہو رہا ہے۔

''جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تُو ہی تُو ہے'' کے مصداق ان کا یہ شعر مثالی شان رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں:

مطلوب ہے تُو محبوب ہے تُو، مقصود ہے تُو، معبود ہے تُو
اے فرحتِ جاں، اے جانِ جہاں سبحان اللہ سبحان اللہ

''اشکِ عقیدت'' کیفیؔ صاحب کا اُردو و سرائیکی نعتیہ کلام ہے۔آپ زیبِ آستانہ عالیہ غوثیہ اویسیہ ہیں۔ یہ آستانہ نزد قاسم باغ مدینہ کالونی خانقاہ شریف ضلع بہاولپور میں ہے۔کیفیؔ صاحب نعت گو شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ شیریں لسان نعت خوان بھی ہیں۔قبل ازیں کیفیؔ صاحب نے ''مکاشفاتِ کیفیؔ'' کے نام سے کتاب مرتب کی تھی جس پر کیفیؔ صاحب کے اِرشاد و اِصرار پر راقم نے بھی تبصرہ تحریر کیا تھا۔اَب ان کے بار بار پیہم اصرار پر فقیر یہ تبصرہ ''اَشکِ عقیدت'' کے حوالہ سے تحریر کر رہا ہے۔ تمہیدی طویل مضمون کے پیشِ نظر تمنا ہے کہ بارگاہِ محبوبِ ربِ کریم میں شرفِ قبولیت پائے۔

''اَشکِ عقیدت'' میں حمد،نعت،بزرگانِ دین کی شان میں مناقب، پنجتن پاک ؓ کے حضور بھی سلام،قطعات،فردیات اور شہنشاہِ سرائیکی خواجہ غلام فریدؒ کی کافیوں کی تقلید میں کافیاں بھی سرائیکی زبان میں کہی گئی ہیں۔

''اَشکِ عقیدت'' ایک مرقع روحانیت اور منبع حسنِ عقیدت ہے۔ صاحبانِ ذوق و وِجدان کے لئے ایک تحفہ یگانہ ہے۔

مُحب جب عشقِ حقیقی کی منزل کو چُھو لیتا ہے تو وہ قانع ہو جاتا ہے پھر اُسے کسی دیگر شے کی طلب یا آرزو نہیں رہتی۔وہ ''اَپنے من میں ڈوب کر پا جا

سُراغِ زندگی'' کے مرتبے کو پہنچ کر یہ نغمہ گنگناتا ہے۔کہ

حُبِ ختم الرُسل ﷺ سے میں سرشار ہوں
ہوں نبی ﷺ کا گدا، اور کیا چاہیئے

عُشاق کا بھلا کہاں گزارہ ہوتا ہے فرقت میں، جب بھی دِل سے ہُوک اُٹھتی ہے،محبوب سے ملنے اور دیدار کرنے کی حسرت کو شرفِ قبولیت مل جاتا ہے۔پھر اس کی تمنا ہوتی ہے کہ اسی وصل میں محب اپنی ہستی کو مٹا دے۔ان جذبات کو کس طرح بیان کیا ہے ملاحظہ کیجئے:

کیفیؔ درِ اقدس سے پلٹنا نہیں اچھا
بہتر ہے کہ جاں آقا ﷺ کے قدموں پہ لُٹا دے

اِسی طرح ان کی مرقومہ نعت انفرادی وجدان کی متقاضی ہے۔ انہوں نے حضرت اَمیر خسروؒ کی زمین میں یہ قطعہ لکھا ہے وہ پتہ دے رہا ہے کہ مقامِ ''مَن عَرَفَ نفسہٗ فقد عرف ربّہٗ'' کیا ہے۔ملاحظہ کیجئے:

خدا کے ذکر سے ہم اپنے دِل کو شاد کرتے ہیں
غلامانِ نبی ہیں، ہم سبھی میلاد کرتے ہیں
نبی کی نعت سُن سُن کر دِلوں کو شاد کرتے ہیں
درودِ پاک سے محبوبِ ﷺ ربّ کو یاد کرتے ہیں

برِصغیر میں شعروسخن کے شہہ خوباں مرزا غالبؔ نے جو فرمایا تھا '' کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اور'' کچھ اسی نوع کی خود اعتمادی اور عرفانِ ذات کا مضمون کیفیؔ صاحب کے ہاں موجود و آشکارا ہے۔ ان کا اندازِ بیاں بھی ملاحظہ کیجیئے۔ لکھتے ہیں:

ہے اَلف میں خالق اَرض وسما کی روشنی
میم سے محبوب ﷺ کی مِدحت سرائی ہے عیاں

جب انسان کسی کی محبت میں خود کو مٹا دے تو وہ قانع ہو جاتا ہے گویا اس کو محبتِ محبوب کے سوا کسی دیگر شے کی ضرورت نہیں رہتی اور پھر وہ بَرملا اپنے محبوب کو یوں یقین دہانی کراتا ہے:

کسی شے کی نہیں ہے اَب ضرورت یارسول اللہ ﷺ
ہے کافی آپ ﷺ کی مجھ کو محبت یارسول اللہ ﷺ

دنیاوی چیزوں میں سے تو کسی شے کی ضرورت نہیں رہی اگر ضرورت ہے تو یہ کہ میری اِک آرزو پوری ہو جائے۔ اور وہ آرزو یہ ہے:

مِرے آقا ﷺ ترے روضے پہ آنا چاہتا ہوں میں
ہو پوری کاش کیفیؔ کی یہ حسرت یارسول اللہ ﷺ

جنابِ محمد رمضان کیفیؔ کے کلام میں عرفانِ ذات کا حوالہ خود آشکار

ہو رہا ہے۔ ''جدھر دیکھئے اس کی جلوہ گری ہے'' کے مصداق ان کا یہ شعر مثالی شان رکھتا ہے فرماتے ہیں:

نہ رخ اُن کا اِدھر ہوتا تو پھر میں کیا دکھاتا مُنہ
شرف بخشا مرے مولا نے آقا ﷺ کی زیارت کا

جنابِ کیفیؔ نے عصرِ حاضر کے پریشان حال طبقات، غربت و افلاس کے مارے لوگوں اور ناخدایانِ سرمایہ داری کے ستائے ہوئے بندگانِ ہوش کو اپنی فکرِ رسا سے بالکل اسی طرح سبق دیا ہے جس طرح شاعرِ مشرق مفکر ملت علامہ اقبالؒ نے شعور و آگہی کا درس دیا۔ علامہ کی ہی تقلید میں کیفیؔ صاحب نے بھی انسان کو اپنی پہچان کا اِشارہ دیا ہے کہ خود کو پہچانو اور ظلمتوں میں بھی صبح کے آثار تلاش کرو۔ سرائیکی کلام سے ایک قطعہ ملاحظہ ہو:

زمین و آسماں دے وِچ میڈے وہم و گماں دے وِچ
یقیں جا تم یقیں پا تم خدا دی داستاں ہِک ہے
اُوہو ہے کُنْتُ کنزاً مخفیًا دا رازداں کُلہا
حقیقت ہِے جو بنیادِ مکین و لامکاں ہِک ہے

''اَشکِ عقیدت'' کے خالق محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی قانع ہو کر خود کلامی کرتے ہوئے آخر کار خود کو یوں آشکار کرتے ہیں اور اپنا یقین کامل ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (سرائیکی کلام)

کیفیؔ داڈو جگ وِچ جیڑھا حامی وِی ہِ ناصر وِی ہِ

اُوندی خوشی مقصود ہِ، جیڑھا میڈا معبود ہِ

کیفیؔ صاحب کا پختہ یقین دیکھئے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اس وقت تک ایمان و دین کا نور عطا ہو ہی نہیں سکتا جب تک محبوبِ حقیقی کی سچی چاہت دِل میں موجزن نہ ہو۔فرماتے ہیں:

ایمان و دیں کا نُور عطا ہو گا دوستو۔۔!

گر ہو دِل و نگاہ میں چاہت رسول ﷺ کی

پنجتنؓ پاک کی محبت مومن کیلئے جزوِ ایمان ہے اور جب ان پاک ہستیوں کی محبت دِلوں میں گھر کر لیتی ہے ان کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ مرتے دَم تک پنجتنؓ پاک کی محبت ان کے حرزِ جاں رہے۔اور ان کے لیے وسیلۂ بخشش بنے۔

کیفیؔ صاحب سرائیکی نعت میں فرماتے ہیں:

میڈا مولا کرم تیڈا، گدا گر ہاں میں پنجتنؓ دا

عمر ساری خدا اِینویں گزارے یارسول اللہ ﷺ

موجودہ نفسا نفسی کی ناگفتہ بہ حالت پر دیگر محبِ وطن پاکستانیوں کی طرح کیفیؔ صاحب کا دِل بھی بہت رنجور ہے۔وہ دکھی دِل کے ساتھ ساتھ بارگاہِ خداوندی میں عجز و انکساری کے ساتھ دعا گو ہوتے ہوئے

سرائیکی میں یوں گویا ہیں:

خداوندا! کرم دِی ہِک نظر کر ایندی حالت تے

اِے اُمت ہِ تباہی دے کنارے یارسول اللہ ﷺ

کافی رنگ میں کیفیؔ صاحب کا رنگ بھی کوٹ مٹھن کے صوفی بزرگ، عارف باللہ حضرت خواجہ غلام فریدؒ کا عکسِ جمیل ہے۔خواجہ صاحب کا عارفانہ کلام ''دیوانِ فرید'' صاحبانِ فکر ونظر کے لیے حرزِ جاں کا درجہ رکھتا ہے جو زبان و بیان کا ایک موجزن سمندر ہے اور صاحبانِ ذوق ووِجدان اِس سے روحانی فیض پاتے ہیں۔

اِنشاء اللہ اَب کیفیؔ صاحب کی کافیوں سے بھی اہلِ دِل خوب استفادہ کریں گے۔کیفیؔ صاحب کی مرقومہ کافی کا انداز دیکھئے:

حُسن دے ہِن لشکارے وے سانول

چرچے ہِن چودھار وے سانول

نین نشیلے، رنگ رنگیلے

ابرو تکھّے شوخ نُکیلے

ڈیندن ظلمی مار وے سانول

سلوک کی راہوں پہ چلتا ہوا شاعر رمضان کیفیؔ

ازقلم: ادیب وممتاز شاعر جناب
محمد امین ساجد سعیدی صاحب مدظلہ العالی
(امین مارکیٹ حاصل پور)

بے شمار شاعر وادیب ایسے بھی گزر گئے جنہوں نے ہزاروں شعر کہہ ڈالے اور صاحب دِیوان بھی ہو گئے۔ بُلبُل وگل، لب و رخسار محبوب کی زلف و زنجیر کے اسیر ہو کر رہ گئے مگر ایک بھی شعر نعت رسول مقبول ﷺ کا کہنے کی سعادت نہ پا سکے۔ مگر کچھ ایسی بھی نادر روزگار شخصیات ہوتی ہیں جو قلم و قرطاس سے دامن گیر ہوتی ہیں تو اپنے دامن عقیدت کو نعتیہ اشعار سے بھرتی چلی جاتی ہیں۔

ایک ایسا ہی انسان جو سلوک کی راہوں پہ چلتے ہوئے حمد ونعت اور مناقب اولیائے کرامؒ پہ شعر کہتا چلا جاتا ہے وہ صوفی منش درویش فقیر محمد

رمضان کیفیؔ صاحب ہے۔ ان کے دیوان ''اشک عِقیدت'' کو جستہ جستہ مقامات سے پڑھ کر حظ اٹھایا ہے یقیناً کیفیؔ صاحب کے کلام کو پڑھ کر قاری کی کیفیت میں وہ کیف وسرور وجد کُناں ہوتا ہے جو آمد کے اشعار میں جھلکتا اور جھلکتا نظر آتا ہے۔ چند اشعار خاطر نشین کیجئے۔

ہے ذکر ترا سرمایۂ جاں سبحان اللہ سبحان اللہ
مصروفِ ثنا ہے سارا جہاں سبحان اللہ سبحان اللہ

خوشا قسمت خدا نے مجھ کو بخشا عشق احمد ﷺ کا
مزا ملتا ہے گھر بیٹھے مجھے آقا ﷺ کی الفت کا

بدن سڑتے سوا تھی گے تے روح تن توں جدا تھی گے
ہجر تیڈے نے ساکوں ایں جلایا یارسول اللہ ﷺ

جہاں محمد رمضان کیفیؔ صاحب اُردو اور سرائیکی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں وہاں غزل کے پیکر میں نعت گوئی کے اسلوب کو خوب نبھانے کا ملکہ بھی رکھتے ہیں۔ نعت، حمد، کافی، منقبت کی بیتوں اور جھتوں میں طبع آزمائی کر کے کُہنہ مشق اہلِ قلم کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ فن نعت گوئی کے ذریعے انسان اپنے دلی جذبات کا اظہار کر کے جو کیف حاصل کرتا ہے وہ عشق

ومحبت کی وادی میں بالیقین سخن ور کو کیفیؔ بنا دیتا ہے۔تو اشک رواں ہوتے یہ اشک ِعقیدت سخنوری کے اس فن کو سعادت کے پیکر میں اس طرح ڈھال دیتے ہیں کہ فن شعر گوئی نعت نگاری کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔اس کیفیت کو درج ذیل اشعار میں کیفیؔ صاحب نے اس طرح بیان کیا ہے۔

جانِ مَن مدنی سجّن ﷺ کی ہر ادا ہے دلربا
کملی والے مصطفیٰ ﷺ پر جان و دل سے ہوں فدا

رُت مَست بہار اِچ پھُل لگدن
گلشن دے وَل بہوں مُل لگدن

مِٹّھے مدنی ﷺ دیاں نعتاں سُن تے
ساڈا کیفیؔ دل گلزار تھیندے

جناب کیفیؔ صاحب کے حمدیہ ونعتیہ کلام اور کافی عشق ومحبت کی کیفیت کے لیے کافی ہے۔جس سے روحانیت اور تصوّف کی چاشنی اور شعریت محسوس کی جاسکتی ہے اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ شاعر کے فکری ونظریاتی ذوق ِعقیدت سے قاری جڑا ہوا نظر آتا ہے۔

کلام میں سلاست و روانی، وارفتگی وشیفتگی الفاظ کے چناؤ

اور تراکیب کی بندش ان کے اسلوب سخن پر دال ہے۔ان کے کلام کے چند اشعار دیکھئے۔

صد شکر الٰہی ! کہ میں مصروفِ ثنا ہوں
توصیف میں ہر وقت تری نغمہ سرا ہوں

فقط یہ آپ ﷺ ہی کے ذکر سے رہتا ہے نُو رافشاں
دلِ کیفیؔ ہے جلوہ گاہِ طُوری یا رسول اللہ ﷺ

باجھ تیڈے سئیں کیویں رہواں
ہجر دے صدمے کیویں سہواں

لوں لوں دے وچ بھا ہے بھڑکدی
تھی گے دھوں اندھار وے ماہی

ایسا کلام بھی ملتا ہے جو قوافی وردائف اور الفاظ کی حسین ترین بندشوں سے مرصع ومسجّع ہوتا ہے علم عروض کی ہیئت وجہت سے مزّین ومملو ہوتا ہے شعری رموز کی چاشنی بھی ملتی ہے مگر تسکین قلب کا باعث نہیں ہوتا روح کو بالیدگی حاصل نہیں ہوتی ایسا کلام کیف وسرور کی لذتوں سے تہی ہوتا ہے یعنی وہ کلام الفاظ کے ہیر پھیر کا دوسرا نام ہے۔

لیکن کیفیؔ صاحب کا کلام پڑھتے جائیں والیٔ مدینہ ﷺ کی محبت دل و دماغ میں پھولوں کی طرح سما جاتی ہے۔ کیفیؔ صاحب جس طرح شعر لکھ کر کیف حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح قاری بھی کیفیؔ صاحب کے کلام سے کیف وسرور حاصل کرتا ہے۔ ایک ایک شعر میں مدینہ اور تاجدارِ مدینہ ﷺ کا عشق موجزن نظر آتا ہے۔

اسی معیار، وقار اور مزاج پر چند اشعار پڑھ کر صاحبِ دیوان کی قلبی واردات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

والیٔ کونین ﷺ کی اُلفت سے دل لبریز ہے
عشق کی ہر بات میری ولولہ انگیز ہے

آتی ہے آپ ﷺ کی ہر سانس سے اُلفت کی مہک
ہے عجب آپ ﷺ کا گلزار مدینے والے

میں آپݨیں آپ کو ڈیدھا ہاں شاہِ کونین ﷺ دے قدمیں وِچ
ڈینہہ لنگھ ویندا ہے یادیں وِچ جلوے تھیندے ہِن خوابیں وِچ

قابل قدر اہل قلم جن کو ’’شاعر نعت‘‘ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جناب راجا رشید محمودؔ صاحب نے اپنے خوبصورت انداز میں جناب

کیفیؔ صاحب کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔

معروف شاعر و ادیب جناب ڈاکٹر سید قاسم جلال بخاری صاحب نے بھی نہایت دل نشین الفاظ میں جناب کیفیؔ صاحب کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

آخر میں اس دعا کے ساتھ کہ رب کائنات اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی ﷺ کے وسیلۂ پاک سے دیوان اور صاحب دیوان کو مقبولیت عام، شہرتِ دوام اور نجاتِ اُخروی کی دولت سے نوازے۔ آمین

خیر اندیش

محمد امین ساجدؔ سعیدی

0308-3938267

تعارف

نعت گو شاعر، پیرِ طریقت، فنافی الشیخ، سرشارِ عشقِ اہلِ بیتؓ
صاحبِ دستار، خلیفہ اعظم، شیخ

حضرت فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی صاحب

(ازقلم:- جناب مخدوم عباس محمود ہاشمی صاحب رحیم یار خان)

حضرت فقیر محمد رمضان کیفیؔ صاحب اردو اور سرائیکی کے ممتاز نعت گو شاعر، آرٹسٹ تیس سال محکمہ تعلیم میں علم و ادب سے وابستہ رہے۔ معروف آرٹسٹ آپ کے شاگرد ہیں۔

فروغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے آپ اکثر محافل ذکر، حمد و نعت اور محافل درود و سلام منعقد کرتے رہتے ہیں۔ روح کی تشنگی کو سیراب اور جواہر علم و معرفت کے حصول کے لیے اولیائے کرامؒ کے مزارات پر حاضری دینا آپ کا معمول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے کافی مزارت کی بلا معاوضہ نگرانی کا کام سرانجام دیا۔

اصل نام:- محمد رمضان

قلمی نام:- فقیر محمد رمضان کیفیؔ

تاریخ پیدائش:- یکم جنوری 1960ء

جائے پیدائش:- بستی حبیب آباد موضع قادو والی تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان پنجاب پاکستان

ولدیت:- محمد رمضان کیفیؔ بن اللہ بخشؒ بن غلام رسولؒ بن محمد حسینؒ آپ کا تعلق سولنگی برادری سے ہے۔

حضرت فقیر غلام رسولؒ اور فقیر محمد حسینؒ طاقت ور پہلوان تھے۔ آپ کا خاندان کھیتی باڑی کیا کرتا تھا اور صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا۔

حضرت فقیر غلام رسولؒ کا وصال 15 ذوالحجہ 1325ھ کو ہوا اور آپ کی زوجہ محترمہ مہراں بی بی کا وصال 15 محرم 1330ھ کو ہوا۔ (جن پور (KLP) نزد آروائی کے شوگر ملز کے جنوب میں حضرت سید غازی عباسؒ کے قبرستان میں مدفن ہیں۔)

حضرت فقیر اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بدھ کی رات مغرب کے ایک گھنٹے بعد ہوا۔ 25 جمادی الاول 1412ھ مطابق 3 دسمبر 1991ء۔

آپ کی زوجہ محترمہ حلیماں بی بی کا وصال بروز ہفتہ سہ پہر ساڑھے تین بجے یکم صفر 1421ھ مطابق 6 مئی 2000ء کو ہوا۔

فقیر محمد رمضان کیفیؔ صاحب کے والدین خانقاہ شریف سے جنوب کی جانب 7 کلو میٹر کے فاصلے پر موضع ڈتہ بلوچ نزد ٹِپّل ماڑی میر محمد (دربارِ عالیہ حضرت حاجی واحد بخشؒ راجن قتال کے قبرستان میں مدفن ہیں۔)

تعلیم:

بستی کے امام مسجد جناب مولوی اللہ ڈتہ مغل (مرحوم) سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا بستی کے پرائمری سکول میں اردو تعلیم حاصل کرنے کے لیے 1966ء میں داخلہ لیا اور اُستاد حاجی فدا احمد مغل صاحب سے تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران سکول کو لوئر مڈل کا درجہ دے دیا گیا۔ پرائمری تعلیم کے بعد محمد رمضان نے جناب رانا حضور بخش کیفیؔ صاحب سے تعلیم حاصل کی۔ وہ بے حد مہربان، شفیق، قابل قدر اور فرض شناس شخص ہیں۔

محمد رمضان کی خدمت ادب اور شرافت کو دیکھ کر انہوں نے ان کے نام کے ساتھ اپنا تخلص ''کیفی'' سکول کے داخلہ رجسٹر میں درج فرمایا۔ بعد میں انہوں نے رحیم یار خان اور بہاولپور میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ڈائریکٹر اور EDO کے فرائض سرانجام دیے۔ حاجی حبیب

اللہ مغل (مرحوم) کی ذاتی کوششوں اور سکول کی بہتر کارکردگی کو سراہتے ہوئے سکول کو مڈل کا درجہ دیا گیا اِن کے معروف اساتذہ علامہ ولی محمد اعوان صاحب، محمد یار خان لنگاہ (مرحوم)، سید گل محمد شاہؒ، حاجی عطا محمد چوہان (مرحوم) اور ہیڈ ماسٹر جناب عبدالمعید (مرحوم) نے سکول پر خصوصی توجہ دی۔

اساتذہ کی خصوصی توجہ سے محمد رمضان نے ہر کلاس میں فسٹ پوزیشن حاصل کی۔ 1976ء کو مڈل کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا اور گورنمنٹ ہائی سکول خان بیلہ ضلع رحیم یار خان میں داخلہ لیا۔ جماعت نہم اور دہم میں جناب حاجی منظور احمد قادری (مرحوم) اور رئیس نذیر احمد صاحب سے تعلیم حاصل کی۔ جن کا نام علمی لحاظ سے اپنی پہچان آپ ہے۔

محمد رمضان کی خداداد صلاحیتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے جناب خواجہ مختار احمد بیدمؔ صاحب نے ہر لحاظ سے رہنمائی فرمائی۔ پروقار شخصیت اور آئیڈیل آفیسر ہیڈ ماسٹر جناب اللہ یار المانی صاحب کے دور میں سکول کا ڈسپلن مثالی تھا۔ ڈرائینگ ماسٹر رسول بخش خان موتھا (مرحوم) نے جماعت نہم میں ہی جماعت دہم کا کورس ختم کرادیا تھا۔ 1978ء کو محمد رمضان نے سائنس کے ساتھ میٹرک کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کرلیا۔

ادبی سرگرمیاں:

محمد رمضان نے ہفتہ وار بزمِ ادب میں باقاعدگی سے حصہ لیا۔نعت خوانی اور تقریر میں اوّل پوزیشن حاصل کرتے رہے۔آپ بزمِ ادب کے جنرل سیکریٹری مقرر ہوئے۔استاد گل محمد شاہؒ نے تقریر کے سلسلے میں خصوصی توجہ دی جس سے اِن کے اندر تقریر کرنے کا خصوصی ملکہ پیدا ہوا۔

ایک مرتبہ سکول میں یومِ والدین منایا گیا جس کے مہمان خصوصی جناب الحاج خواجہ سیف اللہ صاحب سابقہ (ایم پی اے) تھے اُنہوں نے اپنی تقریر کے دوران محمد رمضان کی ولولہ انگیز تقریر کو سراہتے ہوئے نقدی انعام دیا۔

غیرادبی سرگرمیاں:

کبڈی، والی بال، باسکٹ بال، فٹ بال، بیڈمنٹن، دوڑ، جمپ، نیزہ پھینکنا اور گولا پھینکنے میں حصّہ لیا۔

ڈپلومہ:

1980-81ء کو آرٹ اینڈ کرافٹ کے کورس کے لیے گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج بہاول پور میں داخلہ لیا۔کالج ہذا کے پرنسپل

جناب عبداللطیف خان (مرحوم) تھے۔وہ نہایت ہی ایماندار، مخلص، فرض شناس، نڈر، پروقار، بااصول اور سادگی میں اپنی مثال آپ تھے۔جن کی تربیت سے مزید رہنمائی حاصل ہوئی بعد میں جناب عبداللطیف خان (مرحوم) ڈائریکٹر بہاولپور ڈویژن کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے۔وائس پرنسپل بخاری صاحب کے محمد رمضان بہت ممنون ہیں جن کی گھریلو زندگی حقیقتاً اسلام کے رنگ میں رنگی ہوئی تھی اور اُن کا گھرانہ قابل رشک تھا۔1982ء میں آپ نے آرٹ اینڈ کرافٹس کی سند حاصل کی۔

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کسب کمال کُن کہ عزیز جہاں شوی
کَس بے کمال ہیچ نیرزد عزیز من

آرٹ:

پینٹرز ایسوسی ایشن کے صدر جناب محمد شفیع (مرحوم) سے آرٹ سیکھنے کا موقع ملا جن کی دکان شاہی بازار میں انیل ہوٹل کے سامنے تھی۔استاد سید لال محمد قریشی صاحب اور اُستاد عبدالمجید صاحب "نقاش پبلسٹی" بہاول پور سے آرٹ سیکھا۔کچھ عرصہ استاد سید محمد ذکی (مرحوم) اور جناب سید محمد رضی صاحب سے بھی استفادہ کیا۔1982ء میں فائیو سٹار پبلسٹی رحیم یار خان کے اُستاد خورشید انور

صاحب المعروف چیکو لاہوری سے بھی آرٹ کا کام سیکھا۔ جنہیں لاہور سے کراچی تک انیمل کا ماسٹر کہا جاتا ہے۔

ملازمت:

1982ء میں ڈرائینگ ماسٹر کا کورس کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ میں بطور ''ٹریسر'' بہاول پور اور رحیم یار خان میں سروس کی۔

ا۔ 19 فروری 1983ء کو محمد رمضان صاحب بطور ڈرائینگ ماسٹر گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول رحیم یار خان میں تعینات ہوئے۔ اُس وقت ہیڈ ماسٹر جناب مختار احمد رحمانی (مرحوم) تھے جو کہ ہر دلعزیز آفیسر تھے۔

محمد رمضان صاحب کو ضلع رحیم یار خان میں آرٹ کے حوالے سے Best Teacher شمار کیا جاتا تھا۔

بقول ابن کلیم احسن نظامی۔

اہلِ فن کو مثل نستعلیق دیکھا کیجئے
ایک نقطے میں کئی نقطے بکھرتے جائیں گے

پائیلٹ سیکنڈری سکول رحیم یار خان میں انہیں ایک اچھے ساتھی ٹیچر جناب سردار حاجی رب نواز خان درانی صاحب ایس۔ایس۔ٹی کا قرب ملا جنہوں نے الفت، محبت، شفقت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ہر طرح سے معاونت فرمائی۔

۲۔ محمد رمضان صاحب نے اپنے والد محترم کے حکم پر 7 ستمبر 1987ء کو گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول رحیم یار خان سے گورنمنٹ ہائی سکول رنگ پور بہاول پور میں تبادلہ کرایا۔

۳۔ 7 مارچ 1991ء کو گورنمنٹ ہائی سکول سمہ سٹہ میں تبادلہ کرا لیا۔

۴۔ حضرت خواجہ میاں شہابؒ الدین اویسی ایم پی اے (PP270) اور جناب الحاج میاں نجیب الدین اویسی صاحب (ایم این اے) نے خصوصی توجہ فرما کر 19 جنوری 1993ء کو گورنمنٹ ہائی سکول خانقاہ شریف میں تبادلہ کروا دیا۔

55 سال کی عمر میں 30 سال سروس کرنے کے بعد 31 اگست 2013ء کو ریٹائرمنٹ لے لی۔

کیفیؔ صاحب خود کو اس طرح بھی آشکار کرتے ہیں۔

جفاؤں پر جفائیں ہیں، وفاؤں کی سزائیں ہیں
بڑی مشکل سے کیفیؔ نے نبھایا یا رسول اللہ ﷺ

آپ 30 سال سروس کے دوران جو مضامین بھی پڑھاتے رہے آپ کا رزلٹ کبھی بھی 90% سے کم نہ ہوا جن چار سکولوں میں آپ تعینات رہے ان سکولوں کے خوش نویسی کے امور بغیر معاوضے کے سر انجام دیئے۔

حبیب آباد سے خانقاہ شریف منتقلی:

آپ کے آباؤ اجداد بستی حبیب آباد تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں سکونت پذیر تھے۔

۱۔ آپ کے ننھیال اور عزیز و اقارب بستی بھٹیاں موضع ڈتہ بلوچ تحصیل و ضلع بہاول پور میں رہتے ہیں۔آپ کے والدین اور بھائیوں نے 1979ء میں بستی حبیب آباد موضع قادو والی تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار سے بستی بھٹیاں موضع ڈتہ بلوچ تحصیل و ضلع بہاول پور میں منتقل ہوئے۔

۲۔ 1991ء میں آپ نے خانقاہ شریف میں سکونت اختیار کی۔

۳۔ 2006ء تا 2009ء عزیز آباد کالونی بہاول پور میں عارضی طور پر رہائش پذیر رہے۔

۴۔ 2010ء سے دوبارہ خانقاہ شریف میں منتقل ہوئے۔

۵۔ اب کیفیؔ صاحب آستانہ عالیہ غوثیہ نزد غوث پور تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان میں زیادہ تر وقت اپنے مُرشد خانہ میں گزار رہے ہیں۔

دستار خلافت و اجازت:

حضرت فقیر محمد رمضان کیفیؔ صاحب کی دستار بندی کا حکم 18 جولائی 1997ء کی رات خواب میں حضرت شیخ پیر سید گامن شاہ گیلانی قدس سرہٗ نے اپنے سجادہ نشین دوم:-حضرت شیخ پیر سید لعل شاہ گیلانی نُور اللہ ضریحہ و قدس سرہٗ العزیز کو فرمایا تھا۔(مکاشفاتِ کیفیؔ حصہ اوّل)

15 فروری 1998ء حضرت شیخ پیر سید گامن شاہ گیلانی قدس سرہٗ کے سالانہ عرس مبارک کی تقریب کے دوران حضرت شیخ پیر سید لعل شاہ گیلانی قدس سرہٗ اور حضرت شیخ پیر سید غریب شاہ جیلانیؒ نے حضرت فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی صاحب کو دستارِ خلافت پہنائی اور خصوصی دعائے خیر سے سرفراز فرمایا۔

6دسمبر 1998ء کی رات خواب میں حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی ؒ نے فقیر محمد رمضان کیفیؔ صاحب کو ''آستانہ عالیہ غوثیہ اویسیہ'' بنانے کا حکم فرمایا۔(مکاشفاتِ کیفیؔ حصہ اوّل)

اولاد:

اپریل 1985ء میں محمد رمضان صاحب کی شادی خانہ آبادی ملک عبدالکریم (مرحوم) کی بیٹی سے ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے محمد رمضان صاحب کو چار بیٹے محمد ابوبکر سلیم ملک عرف چاند، حکیم محمد عمر فاروق ملک، محمد عثمان غنی ملک، محمد علی حیدر ملک اور دو بیٹیاں عطا کیں۔

19 سال کی عمر میں محمد ابوبکر سلیم ملک عرف چاند کی 24 اپریل 2005ء کو شادی خانہ آبادی مقرر ہوئی مگر وہ 4 اپریل 2005ء کو وہ داغِ مفارقت دے گیا۔

مٹتا ہے فوتِ ہستی سے دل کا غم کوئی؟
عمرِ عزیز صرفِ عبادت ہی کیوں نہ ہو

اپنے جواں سال بیٹے کی وفات پر محمد رمضان صاحب کو جو صدمہ پہنچا وہ صفحۂ قرطاس پر رقم نہیں کیا جاسکتا۔اپنے بیٹے چاند کی سالانہ برسی کے موقعے

پر جناب کیفیؔ صاحب نے یہ شعر پڑھا۔

کلیجہ میرا پھٹتا ہے بیاں کیسے کروں کیفیؔ
میرے لختِ جگر کو کس نے مارا یا رسول اللہ ﷺ

اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کی توفیق بخشے۔(آمین)

عباس محمود ہاشمی

کچھ اپنی زبان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ہست کلیدِ درِ گنجِ حکیم

قرآن مجید کی تفسیر، احادیث مبارکہ، سیرت نبوی ﷺ سیرتِ صحابہ کرامؓ اور اولیائے عِظامؒ کی کتب کا مطالعہ اکثر و بیشتر کرتا رہتا ہوں۔

حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پڑھا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں ہر ماہ چاند کے بارویں دن حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کا میلاد مبارک منایا کرتے تھے۔

الحمد اللہ میں بھی سلسلہ قادریہ سے منسلک ہوں اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ اپنے پیارے رسولِ پاک ﷺ کا ماہانہ جشنِ عیدِ میلاد النبی ﷺ اپنی زندگی میں مناتا رہوں گا۔

۱۹۸۷ء سے الحمد اللہ مجھے حضورِ پاک صاحب لولاک ﷺ کا ماہانہ جشنِ عیدِ میلاد النبی ﷺ باقاعدہ منانے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

میرے ہاں قرآن مجید کا ختم اور نعت خوانی کے علاوہ لنگر کا اہتمام بھی ہوتا ہے بلکہ حقیقت میں اکثر و بیشتر ثنا خوانی کرنا اور سننا میرا معمول بن گیا ہے۔ جب حضورِ اکرم ﷺ کی محبت تڑپاتی ہے اور بے چینی کا عالم ہو جاتا ہے تو ثنائے مصطفی ﷺ سے ہی دل کو سکون ملتا ہے۔ درود شریف کا ورد میری روح کی غذا ہے۔ بزرگوں کے علاقائی مزارات پر اکثر و بیشتر حاضری دیتا رہتا ہوں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ نفوسِ قدسیہ ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کے مطابق گزاری ہے انہوں نے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ سے سچی اور پکی محبت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عالم رویا میں جو مُکاشفات میں نے دیکھے ہیں اُن کو قلم بند کرتا رہا جس کا نام ''مُکاشفاتِ کیفیؔ'' رکھا ہے۔ اس کتاب کے شروع میں حمد باری تعالیٰ اور نعتِ مصطفی ﷺ کے لکھنے کا جب موقع آیا تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش! حمد و نعت بھی میری لکھی ہوئی ہوتیں۔ اپنی کم مائیگی کا یقین ہونے کے باوجود بھی میں نے کچھ کلام لکھا اور تصحیح کے لیے جناب ڈاکٹر سید قاسم جلالؔ صاحب کی خدمت میں دے آیا۔ انہوں نے جب کلام دیکھا تو اس میں قوافی اور اوزان کے کچھ اسقام پائے لہٰذا صرف پانچ اشعار درست کرکے دے دیے بہر حال میں ان کا شکریہ ادا

کر کے گھر واپس آ گیا۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۸ء رات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی کہ یا الٰہی ! ترے کرم کے بغیر میں لکھنے سے قاصر ہوں مجھے اپنے نبی پاک ﷺ کی ثنا خوانی کی اجازت فرما۔ حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کے بارگاہ میں التجا کی کہ سرکار آپ ﷺ نگاہِ کرم فرمائیں گے تو کچھ لکھ سکوں گا ورنہ میں تو شاعری کے فن سے ناواقف ہوں۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ ”میں آسمان کی بلندیوں پر محو پرواز ہوں اور میرے دائیں ہاتھ میں پر ہے فضا میں ہی حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کی توصیف لکھ رہا ہوں۔“

صبح اٹھ کر بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

۱۲ ستمبر ۲۰۰۸ء سکول حاضری دی شام کو گھر واپس آ گیا۔ بعد نماز مغرب مجھے محسوس ہوا کہ الفاظ میرے دماغ میں داخل ہو رہے ہیں۔ لہٰذا قلم اٹھایا اور کافی لکھنے کا آغاز ہوا جس کا مطلع ہے۔

حُسن دا توں شہکار وے سُہنڑاں
ذکر تیڈا چودھار وے سُہنڑاں

تین دن میں باون (۵۲) اشعار پر مشتمل یہ کافی مکمل ہوئی۔

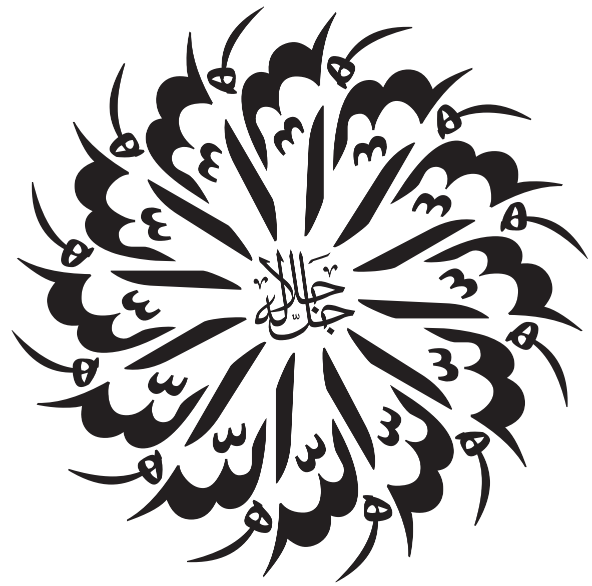
”اشکِ عقیدت“ کے عنوان سے اُردو اور سرائیکی نعتیہ کلام حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عاجزانہ نذرانہ پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

اصل میں ہیں نذرانۂ مدحت
کیفیؔ کے یہ ”اشکِ عقیدت“
ہو جائیں مقبول خدایا!
دست بدست ہیں پیشِ خدمت

آخر میں جناب ڈاکٹر سید قاسم جلال بخاری صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے میرے کلام کی تصحیح فرمائی اور اپنے مفید مشوروں سے مجھے سرفراز فرمایا۔

فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی

21اپریل2010ء



حمدیہ کلام

(۱)

ہے ذِکر تِرا سرمایۂ جاں سُبحان اللہ سُبحان اللہ
مصروفِ ثنا ہے سارا جہاں سُبحان اللہ سُبحان اللہ

مطلوب ہے تُو، محبوب ہے تُو، مقصود ہے تُو، معبود ہے تُو
اے فرحتِ جاں، اے جانِ جہاں سُبحان اللہ سُبحان اللہ

ستّار ہے تُو، غفّار ہے تُو، جبّار ہے تُو، رحمٰن ہے تُو
تیرا ہی گھر ہے جائے اَماں سُبحان اللہ سُبحان اللہ

دُنیا میں الٰہی! تیرے سوا، پوری حاجات نہیں کرتا
ممنون ہیں تیرے دونوں جہاں سُبحان اللہ سُبحان اللہ

کیفیؔ شب کو بیدار رہو اور محوِ استغفار رہو
ہوں وِرد میں شامل قلب و زباں سُبحان اللہ سُبحان اللہ

(۲)

صد شُکر اِلٰہی! کہ میں مصروفِ ثنا ہوں
توصیف میں ہر وقت تِری نغمہ سرا ہوں

ہے تیرا ہی جلوہ مِرے قلب اور نظر میں
جلووں پہ تصدّق ہوں تِرے، تجھ پہ فدا ہوں

اللہ کی رحمت کا سدا سایہ ہے مجھ پر
لوگو! میں فقط خوگرِ تسلیم و رضا ہوں

ہوں تُجھ سے طلبگار میں بخشش کا اِلٰہی
اِک بندۂ عاصی ہوں میں، سرتاپا خطا ہوں

سعدیؒ ہوں نہ حافظؒ ہوں نہ جامیؒ ہوں نہ حالیؒ
اِک بندۂ عاجز ہوں ، فقیر الفُقَراء ہوں

میں کیا ہوں بھلا اور ہے کیا میری حقیقت
محبوب کی چوکھٹ کا میں اَدنیٰ سا گدا ہوں

ڈوبا رہے دِل میرا سدا ذکرِ خُدا میں
کیفیؔ میں سدا کرتا یہ دِن رات دعا ہوں

(۳)

ذکر اُس کا برملا کرتے رہو
ہر گھڑی شُکرِ خُدا کرتے رہو

ذرہ ذرہ کر رہا ہے ذکرِ ربّ
ذکر تم بھی جا بجا کرتے رہو

ربّ کی ہم پر نعمتیں ہیں بیشمار
تم بھی شُکر اُس کا اَدا کرتے رہو

چشمِ رحمت اُس کی ہو ہم پر سدا
اپنے ربّ سے یہ دعا کرتے رہو

دِل کرو روشن خُدا کے ذکر سے
تم اندھیروں میں ضیا کرتے رہو

جگ کو دو درسِ صراطِ مستقیم
نوعِ انساں کا بھلا کرتے رہو

قُربِ یزداں کا ہے کیفیؔ شوق گر
شاعری وقفِ ثنا کرتے رہو

(۴)

اے مالکِ اَرض وسما
بندہ ہوں میں تُو ہے خُدا

اپنی محبت کر عطا
پورا ہو میرا مُدعا

مُجھ کو جہالت سے بچا
دانائی کر مُجھ کو عَطا

اسمائے حُسنیٰ اے خدا
ہر ایک مرض کی ہیں دَوا

میں ہوں اِلٰہی پُر خطا
تیرا فقط ہے آسرا

بے شک ہے تُو داتا میرا
اور میں ہوں اِک منگتا تیرا

بَر حالِ کیفؔی بے نَوا
چشمِ کَرم کُن اے خدا

(۵)

کرم یا اِلٰہی ! کرم یا اِلٰہی !
تجھی سے ہے قائم ، بھرم یا اِلٰہی !

ترا ذکر ، میرے لبوں پر رہے گا
ہے جب تک مرے دَم میں دَم یا اِلٰہی !

مِلا جب بھی تیری عنایت سے موقع
کروں گا طوافِ حرم یا اِلٰہی !

تری دَسترس میں، ترے علم میں ہے
جو موجود ہے یا عدم یا اِلٰہی !

ملے قلبِ کیفؔی کو تیرا اُجالا
عطا ہو ضیائے حرم یا اِلٰہی !

(۶)

التجا بدرگاہِ مُجیبُ الدّعوات جَلَّ جَلالُہٗ

تبلیغِ دین کی ہمیں توفیق دے خُدا
ہم راہِ مستقیم پہ چلتے رہیں سدا

محور ہو زندگی کا سدا ، اُسوۂ رسول ﷺ
رکھے ہر ایک پیشِ نظر، دیں کا ہر اصول

ہو طاعتِ رسول ﷺ میں یہ زندگی تمام
بن جائیں اے خُدا نہ کہیں نفس کے غلام

یا ربّ خلافِ شرع نہ کوئی بھی ہو عمل
تیرا ہی تذکرہ رہے لب پر ہر ایک پَل

وہ کام ہم کریں جو ہو یا ربّ تجھے پسند
اپنی رضا کے نور سے کر ہم کو بہرہ مند

ہم دینِ حق کی راہ پہ ثابت قدم رہیں
باطل کی قوتوں سے خُدایا نہ ہم ڈریں

ہاں فکرِ آخرت ہو ہر اِک دِل میں موجزن
آباد تیری یاد سے ہو زیست کا چمن

ہر لحظہ اہلِ خیر کی تعظیم ہم کریں
احکامِ ربّ پاک کو تسلیم ہم کریں

قرآں کا درسِ خاص ہر اِک گھر میں عام ہو
تفسیر کے پڑھانے کا بھی اہتمام ہو

ہاں جنت البقیع میں کیفؔی کی قبر ہو
سایہ فشاں سدا تِری رحمت کا اَبر ہو



نعتیہ کلام

(۱)

ہجرِ نبی ﷺ میں اشک بہانا اچھا لگتا ہے
اُن کے تصوّر میں کھو جانا اچھا لگتا ہے

عمر یہ ساری گزری آقا ﷺ تیری یادوں میں
یادوں کے یہ دیپ جلانا اچھا لگتا ہے

گُنبدِ خضرا پر اے یارو! کیا پُر کیف فضا ہے
ان کا ہونا دِل کو لُبھانا اچھا لگتا ہے

کوئے نبی ﷺ کا ذرہ ذرہ ہے اَنمول نگیں
خاکِ مدینہ، سُرمہ بنانا اچھا لگتا ہے

کیفؔی اپنے آقا ﷺ کے روضے پر رو رو کر
اپنے دِل کا حال سنانا اچھا لگتا ہے

(۲)

عشقِ نبی ﷺ میں قلب کی حالت نہ پوچھئے
اِک راز ہے یہ اِس کی حقیقت نہ پوچھئے

ربّ خود ہے مدح خوانِ صفاتِ حضورِ پاک ﷺ
ذکرِ حضورِ پاک ﷺ کی عظمت نہ پوچھئے

جس میں رسولِ پاک ﷺ نے اکثر کیا قیام
غارِ حرا کی شوکتِ جلوت نہ پوچھئے

بوبکرؓ ہی کو علم ہے جو یارِ غار ہے
محبوبِ ﷺ حق کے قُرب کی لذت نہ پوچھئے

کیسے بتائیے؟ بن کے گدائے درِ رسول ﷺ
کیفؔی کو جو ملی ہے سعادت نہ پوچھئے

(۳)

زمین و آسماں کیا ساری دنیا پر حکومت ہے
غُلامانِ محمد ﷺ پر خُدا کی خاص رحمت ہے

وہ ہے مانندِ پروانہ جسے آقا ﷺ سے نسبت ہے
وہی ذاتِ خُدا سے ٹوٹ کر کرتا محبت ہے

محمد مصطفیٰ ﷺ خیرالوریٰ سے ہم کو اُلفت ہے
یہی رازِ شریعت ہے یہی رازِ طریقت ہے

خُداوندا زمانے میں حضورِ پاک ﷺ کی ہستی
عنایت ہی عنایت ہے سعادت ہی سعادت ہے

مسلمانو ! اِسے شام و سحر ، وِردِ زباں رکھو
درود پاک پڑھنے کی بہت یارو فضیلت ہے

درِ اَقدس سے اے کیفیؔ ،کوئی خالی نہیں لوٹا
میرے آقا ﷺ کی عادت تو سخاوت ہی سخاوت ہے

(۴)

یا ربّ شبیہِ سیّدِ ابرار ﷺ دِکھا دے
سرکار ﷺ کے دربار کے انوار دِکھا دے

اعجازِ سُخن بخش دے اے ربِّ خلائق
علم و اَدب و شعر کا گُلزار دِکھا دے

خود پیش کروں جا کے میں آدابِ حُضوری
سرکارِ ﷺ شہِ والا کا دربار دِکھا دے

ہر رہ پہ جہاں بکھرے ہیں سرکار ﷺ کے جلوے
وہ منظرِ ضَوریز و ضیا بار دِکھا دے

جاں آقا ﷺ کے قدموں پہ جو کرتے تھے نچھاور
سرکار ﷺ کے سب یارِ وَفادار دِکھا دے

جن گلیوں نے دیکھا تھا وہ خورشیدِ رِسالت ﷺ
اُن گلیوں کے یا ربّ! دَر و دِیوار دِکھا دے

کیفیؔ کے لیے جس میں ہے تسکین کا ساماں
اِک بار وہی شہرِ پُر اَنوار دِکھا دے

(۵)

مجبوب سجّن مجبوب مِٹھن اِک بار رخِ زیبا تو دِکھا
ترے روئے تاباں سے چمکے مرے خانۂ دِل کی رات سدا

اِک میں ہی نہیں شیدا تیرا، عالم تیرا ہے شیدائی
سب جشنِ چراغاں کرتے ہیں مُکھڑے سے ذرا پردا تو ہٹا

میری لوحِ دِل پر نقش ہوا ہے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برسوں سے
ہر لمحہ مسلسل رہتی ہے ہونٹوں پہ صدائے صَلِّ عَلیٰ

حُسنِ مجبوب ہے جلوہ گر اِس حُسن کا عالم کیا کہیے
ہے دوش پہ نُورانی چادر، سر پر طٰہٰ کا سہرا سجا

اُن کے حُسنِ دِل آرا سے معمور کتابِ دِل ہے مری
اُن کی ہوں یاد سے پیوستہ اُلفت کی مہک کا کیا کہنا

کاش اُمت اَحمد مُرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی! فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عمل کرے
ہے خستہ حالی اُمت کی دِل ہیں محرومِ خوفِ خُدا

(٦)

جانِ مَن مدنی سَجن ﷺ کی ہر اَدا ہے دِلرُبا
کملی والے مصطفیٰ ﷺ پر جان و دِل سے ہوں فِدا

والیٔ کونین ﷺ کی اُلفت سے دِل لبریز ہے
عشق کی ہر بات میری وَلولہ اَنگیز ہے

ہاتھ باندھے سر جھکائے ہیں کھڑے پروانہ وَار
جاں لُٹانے کے لیے عاشق کھڑے ہیں بے قرار

میرے آقا ﷺ میرے مولا ﷺ آپ سے ہے اِلتجا
تیرے قدموں میں رہوں یہ میرے لب پر ہے صدا

خود بخود رنج و اَلم مِٹ جاتے ہیں کیفیؔ مرے
ہے مِرے دِل کی صدا صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ

(٧)

بے حجابانہ آؤ میرے مصطفیٰ ﷺ دَم نکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں
عاشقانِ نبی ﷺ کی یہ ہے اِلتجا دَم نکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

میں نے راہوں پہ پلکیں بچھائی ہیں اَب تیرے نعلین کو چومنے کیلئے
مولا دِکھلائے مُجھ کو ترا نقشِ پَا دَم نکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

دیکھ کر تیرا مُکھڑا اکھوں برملا آ گئے مصطفیٰ ﷺ آ گئے مصطفیٰ ﷺ
مرحبا مرحبا آقا ﷺ صد مرحبا دَم نکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

دِل میں صَلِّ عَلیٰ کے ترانے رہے، لب پہ میرے فسانے رہے آپکے
عمر بھر شاہا ﷺ تیرا ہی چرچا کیا دَم نکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

جو تمنائی ہے اُن کے دِیدار کا اُسس کے لب پر رہے ذکرِ صَلِّ عَلٰی
اہلِ عرفاں نے کی بات یہ بَر ملا دَم نِکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

عرشِ اَعظم پہ ربّ کی تجلّی مِلی دِل کی آنکھوں سے دیکھا ہے مُکھڑا تیرا
بخدا شاہا ﷺ قُربِ خدا مِل گیا دَم نِکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

میرے عشقِ نبی ﷺ میں جو آنسو بہے کوئی آ کر یہ کانوں میں کہنے لگا
رو نہ کیفیؔ نہ محفل میں سب کو رلا دَم نِکل ہی نہ جائے اِسی بزم میں

(۸)

مُجھے حاصل ہوئی محفل حضوری یارسول اللہ ﷺ
ہوئی ہے دِل کی حسرت آج پوری یارسول اللہ ﷺ

ہر اِک کے لب پہ جس میں ذکرِ پیہم مصطفیٰ ﷺ کا ہو
وہی محفل سدا ہوتی ہے نُوری یا رسول اللہ ﷺ

جُدائی کے اَثر سے عاشقِ آقا ﷺ نہ مَر جائے
ہے اس کی حاضری بے حد ضروری یارسول اللہ ﷺ

کہیں مے خوارِ عرفاں رہ نہ جائیں تشنہ لب آقا ﷺ
ملے ان کو بھی صہبائے طہوری یارسول اللہ ﷺ

مری دنیا نِکھر جائے، مری عُقبیٰ سَنور جائے
شَفاعت کیجئے میری ضروری یا رسول اللہ ﷺ

فقط یہ آپ ﷺ ہی کے ذکر سے رہتا ہے نُور افشاں
دلِ کیفؔی ہے جلوہ گاہِ طُوری یا رسول اللہ ﷺ

(۹)

اَزل سے ہوں فقط مُشتاقِ یزداں یا رسول اللہ ﷺ
یقیناً آپ ﷺ ہیں محبوبِ یزداں یا رسول اللہ ﷺ

فقط یزداں کی چاہت میں ہے مضمر تیری خوشنودی
یقیناً تیرے مولا کا ہے فرماں یا رسول اللہ ﷺ

ہمارے دِین و اِیماں کا فقط اللہ رہبر ہے
وہی ہر آن ہے سب کا نگہباں یا رسول اللہ ﷺ

مُحبّانِ محمد ﷺ جب خدا سے لَو لگاتے ہیں
حجابوں کو اُٹھا دیتا ہے یزداں یا رسول اللہ ﷺ

نگاہِ لُطف فرماتا ہے جب بھی ربِ دوعالم
دلِ عُشّاق ہوتے ہیں فروزاں یا رسول اللہ ﷺ

ترا عاشق زمانہ ہے ، یہ بندہ بھی ہے دِیوانہ
میری ہستی کا ہے اِک تُو ہی عنواں یارسول اللہ ﷺ

فقط تم ، میرے روحانی عوارض کے مسیحا ہو
مِرے ہر دَرد کا اِک تم ہو دَرماں یارسول اللہ ﷺ

متاعِ دِین و اِیماں کے لُٹیرے ہیں یہاں لاکھوں
پریشاں ہوں، پریشاں ہوں، پریشاں یارسول اللہ ﷺ

تُمھی ہو شافعِ محشر تُمھی ہو حامی و ناصر
تمہارا ہاتھ سے چھوٹے نہ داماں یا رسول اللہ ﷺ

جوں ہی محسوس ہوتی ہے ضرورت رہنمائی کی
میں سینے سے لگا لیتا ہوں قُرآں یا رسول اللہ ﷺ

مِیری اولاد سب کی سب تصدّق تجھ پہ ہوجائے
تُجھی پر ہیں مِرے ماں باپ قُرباں یا رسول اللہ ﷺ

شَرف حاصل ہے مُجھ کو اِک ترے دَر کی گدائی کا
سمجھتی ہے یہ دنیا مُجھ کو ناداں یا رسول اللہ ﷺ

خُدا کے حکم سے تیری زیارت خواب میں کرلوں
کبھی دیکھوں میں تیرا روئے تاباں یارسول اللہ ﷺ

خُدا اِک بار تیرا روضۂ اَقدس تو دِکھلا دے
کروں گا عمر بھر جشنِ چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

ملے جبریلؑ کا پَر مِدحتِ خیر البشر ﷺ لکھوں
خُدا کا مجھ پہ ہو جائے یہ احساں یا رسول اللہ ﷺ

تیرے اوصافِ پاکیزہ رہیں ہر دَم مِرے لب پر
سدا کیفیؔ رہے تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ ﷺ

(۱۰)

جبیں میری ہو نقشِ پا تمہارا یا رسول اللہ ﷺ
مُجھے ہو جائے روضے کا نظارا یا رسول اللہ ﷺ

نہیں ہے رحمۃ للعالمیں ﷺ تیرے سوا کوئی
تمہی ہو بے سہاروں کا سہارا یا رسول اللہ ﷺ

میرے قلب ونظر میں ایک تیرا ہی تصوّر رہے
رہے قائم سدا جلوہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

بھنوّر میں ہے مِری نیّا مِرے آقا ﷺ دہائی ہے
تمہی کو ہر دکھی دِل نے پُکارا یا رسول اللہ ﷺ

تیرے دربار پر دِن رات نُورِ حق برستا ہے
عطا کیفیؔ کو ہو ایسا نظارا یا رسول اللہ ﷺ

(۱۱)

خُدا رکھے سدا پابندِ سُنّت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کروں اخلاصِ دِل سے میں عبادت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری غایت تمنّا ہے مدینے میں رہوں ہر دَم
کروں ہر وقت روضے کی زیارت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ اَقدس پہ سر رکھ کر گناہوں سے کروں توبہ
خُداوندِ تعالیٰ دے وہ ہمت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صحابہؓ اور اہلِ بیتؓ کا ہر دَم رہوں خادم
بسی ہے میرے دِل میں اُنکی اُلفت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے عشقِ بلالیؓ اور ملے دردِ رِضاؓ مُجھ کو
عجب اس عشق میں ہوتی ہے لذت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروزِ حشر میں بھی ہوں شفاعت کا تمنائی
سدا مُجھ پر رہے چشمِ عنایت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِلِ کیفیؔ کی حسرت حشر کے دِن کاش ہو پوری
دِکھائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ، صورت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱۲)

کسی شے کی نہیں ہے اَب ضرورت یارسول اللہ ﷺ
ہے کافی آپ ﷺ کی مُجھ کو محبت یارسول اللہ ﷺ

مِرے لَب پر ہمیشہ ذکرِ اَنور ہو تیرا جاری
رہے حاصل ہمیشہ یہ سعادت یارسول اللہ ﷺ

تِری زُلفِ مُعنبر سے مُعطر ہے جہاں سارا
تِرا روئے حسیں ہے وجہِ برکت یارسول اللہ ﷺ

ہے اِک ماہِ درخشاں خاکِ طیبہ کا ہر اِک ذرہ
فقط ہے یہ تِری چشمِ عنایت یارسول اللہ ﷺ

مِرے آقا ﷺ! تِرے روضے پہ آنا چاہتا ہوں میں
ہو پوری کاش کیفؔی کی یہ حسرت یارسول اللہ ﷺ

(۱۳)

خُدا نے یہ جہاں سارا بسایا یارسول اللہ ﷺ
ہر اِک ٹوٹے ہوئے دِل کو ملایا یارسول اللہ ﷺ

تُمہاری یاد میں آقا ﷺ یہ آنسو اَب نہیں رکتے
تمہاری یاد نے تَن مَن جلایا یارسول اللہ ﷺ

عطا کی ربِّ رحماں نے ہمیں قرآں کی دولت
خُدا نے آپ ﷺ کو قاسم بنایا یارسول اللہ ﷺ

مِری غایت تمنّا تھی، تِری چشمِ عنایت تھی
خُدا نے مجھ کو پنجتن ؓ سے ملایا یارسول اللہ ﷺ

جفاؤں پر جفائیں ہیں، وفاؤں کی سزائیں ہیں
بڑی مشکل سے کیفؔی نے نبھایا یارسول اللہ ﷺ

(۱۴)

کوئی دِل میں نہیں حسرت، ہمارے یارسول اللہ ﷺ
مِرا تَن مَن حوالے ہے تمہارے یا رسول اللہ ﷺ

ہمیں تو جیتے جی اِس زندگی نے مار ڈالا ہے
ہیں زندہ پھر بھی رحمت کے سہارے یارسول اللہ ﷺ

مجھے اللہ نے پہنچا دِیا طیبہ کی گلیوں میں
مقدر ہیں دعاؤں نے سنوارے یارسول اللہ ﷺ

تُمہاری شان لکھنے سے میں عاجز ہوں مِرے آقا ﷺ
خُدا سوچیں مِرے دِل میں اُتارے یارسول اللہ ﷺ

درِ اَقدس پہ جو پہنچا زیارت کے لیے اُس کو
نہ بھولیں گے کبھی ایسے نظارے یا رسول اللہ ﷺ

(۱۵)

ہے میری جان آپ ﷺ پر قُربان یا رسول ﷺ
ہیں آپ ﷺ میرا دِیں، میرا ایمان یا رسول ﷺ

صَلِّ عَلیٰ تو آپ ﷺ پر پڑھتا ہے خود خُدا
قرآنِ پاک میں ہے یہ فرمان یا رسول ﷺ

لاتا ہے تیرے پاس وہ پیغامِ کبریا
جبریلؑ تیرے دَر کا ہے دَربان یا رسول ﷺ

تیرے کرم سے جسم میں ہے جاں میرے حبیب
تیرے سوا اَدھورا ہے اِیمان یا رسول ﷺ

کیفؔی کی آرزو تو ہے دِیدار آپ ﷺ کا
مُدت سے ہے تمنّا یہ اَرمان یا رسول ﷺ

(۱۶)

آنکھوں میں ہے بسی ہوئی صورت رسول ﷺ کی
دِل میں سَما گئی ہے مَحبّت رسول ﷺ کی

کِھل اُٹھے میرے لب پہ بھی گُلدستہ نعت کا
یا ربّ ! لبوں پہ جاری ہو مِدحت رسول ﷺ کی

ایمان و دیں کا نُور عطا ہوگا دوستو !
گر ہو دِل و نِگاہ میں چاہت رسول ﷺ کی

جینا نبی ﷺ کے واسطے، مرنا نبی ﷺ کے واسطے
خوشنودیٔ خُدا ہے ، اِطاعت رسول ﷺ کی

مُنہ کر کے سوئے طیبہ پڑھو گے اگر درود
دِل میں دِیے جلائے گی اُلفت رسول ﷺ کی

عشقِ نبی ﷺ میں مست جو کیفیؔ ہے ہر گھڑی
ہو گی نصیب اِس کو زیارت رسول ﷺ کی

(۱۷)

رہتا ہے دو عالم کا سردار ﷺ مدینے میں
آتے ہیں نظر ہر سُو ، اَنوار مدینے میں

اے کاش کبھی پوری یہ دِل کی تمنّا ہو
اے کاش میں آجاؤں سرکار ﷺ مدینے میں

روضے پہ میں جاؤں گا واپس نہیں آؤں گا
کونین کا رہتا ہے غمخوار مدینے میں

بیتاب جگر میرا بیتاب نظر میری
اے کاش ہو آقا ﷺ کا دِیدار مدینے میں

کیفؔی جو وہاں پہنچا ، مسرور نظر آیا
رحمت کا لگا دیکھا بازار مدینے میں

(۱۸)

میرے آقا ﷺ میری سرکار ﷺ مدینے والے
میں کرم کا ہوں طلبگار مدینے والے

مسجدِ اقصیٰ میں صف آرا پیمبر تھے سبھی
کرنے کے واسطے دِیدار مدینے والے

آتی ہے آپ ﷺ کی ہر سانس سے اُلفت کی مہک
ہے عجب آپ ﷺ کا گلزار مدینے والے

کیجیے میری مسیحائی خُدارا اَب تو
ہے مجھے عشق کا آزار مدینے والے

اِس بھری دنیا میں بے یارومددگار ہوں میں
ہیں فقط آپ ﷺ ہی غمخوار مدینے والے

لاج رکھنی ہے سدا آپ ﷺ نے کیفیؔ کی حضور ﷺ
اُمتی ہے یہ گنہگار مدینے والے

(۱۹)

فخرِ دو عالم ، شاہِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
حاکمِ اعلیٰ ، شاہِ مُعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

صبحِ اَزل کی ، نُور کا عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
نُورِ مجسم ، سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

حُسن سراپا ، روئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
آپ ثناگر ، ربِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

ہجر میں آنسو بہتے جائیں تیرے بِن ہم چین نہ پائیں
مدح تری ہو لب پر ہر دَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

سوئے مدینہ کیفیؔ جائیں مَن کی مُرادیں جا کر پائیں
ہادیِ دوراں ، رہبرِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

(۲۰)

اَهلًا وَّ سَهلًا مَرحَبَا

آمدِ خیر الوریٰ ﷺ اَهلاً وَّسَهلاً مَرحَبَا
ہر زباں پر ہے صدا اَهلاً وَّسَهلاً مَرحَبَا

جشن یہ میلاد کا اَهلاً وَّ سَهلاً مَرحَبَا
مرحبا صد مرحبا اَهلاً وَّ سَهلاً مَرحَبَا

وِرد کرتی ہے درودِ پاک کا ہر اِک زباں
کتنی پیاری ہے فضا اَهلاً وَّسَهلاً مَرحَبَا

آج بی بی آمنہؓ کے گھر میں آئی ہے بہار
اے حبیبِ کبریا ﷺ اَهلاً وَّسَهلاً مَرحَبَا

آج گھر گھر میں سجی ہیں محفلیں میلاد کی
تُو بھی کیفیؔ کہہ ذرا اَهلاً وَّ سَهلاً مَرحَبَا

(۲۱)

مصطفیٰ ﷺ کی وِلادت، بڑی بات ہے
یہ خُدا کی عنایت، بڑی بات ہے

رونقِ بزم ہے میرے آقا ﷺ کی ذات
جس کی دائم رسالت، بڑی بات ہے

ہوں مبارک یہ میلاد کی محفلیں
ایسی بہتر ضیافت، بڑی بات ہے

جشنِ میلاد گھر گھر مناتے رہو
جذبِ اظہارِ اُلفت، بڑی بات ہے

یوں ہی پڑھتے رہو تُم درود و سلام
گر ہو حاصل شفاعت، بڑی بات ہے

ہو سدا میری قُربان آقا ﷺ پہ جاں
گر ملے یہ سعادت، بڑی بات ہے

شُکر مولا کا کیفیؔ کروں میں اَدا
مِل گیا دِن وِلادت، بڑی بات ہے

(۲۲)

تُجھ سے میرے خُدا! اور کیا چاہیے
مصطفیٰ ﷺ کے سوا اور کیا چاہیے

باعثِ کائنات، آپ ﷺ کی ذات ہے
اِس سے بڑھ کر عطا اور کیا چاہیے

رحمتِ دو جہاں ﷺ، فخرِ کون و مکاں
ہے مِرا رہنما اور کیا چاہیے

نام تیرا، شبستانِ دِل میں سدا
جب ہو جلوہ نُما اور کیا چاہیے

حُبِّ ختمُ الرُّسل سے میں سرشار ہوں
ہوں نبی ﷺ کا گدا اور کیا چاہیے

جس طرح سے اے کیفیؔ جہاں ہے فدا
بڑھ کے ربّ ہے فدا اور کیا چاہیے

(۲۳)

آیا ہے یہ پاک مہینہ
ہے ربّ کی رحمت کا خزینہ

لکھتا قصائد شاہِ زمن ﷺ کے
کاش آتا مِدحت کا قرینہ

ہر اِک یاد نبی ﷺ کی یارو
عرفانِ ربّ کا ہے زینہ

مرکز ہے ہر ایک نظر کا
رحمتِ عالم ﷺ ، شاہِ مدینہ ﷺ

چاند سے بڑھ کر چہرہ اُن کا
عطر سے بڑھ کر اُن کا پسینہ

اُن کے فیض سے کیفیؔ ہر دَم
سینہ میرا بنا ہے مدینہ

(۲۴)

مَن مُوہن مدنی سجّن ﷺ کی بات کرو
سرورِ عالم ﷺ، شاہِ زمن ﷺ کی بات کرو

جس میں خوشبو، چاروں سمت ہے آقا ﷺ کی
دوستو اُس بطحا کے چمن کی بات کرو

اس محفل میں ذکرِ حضور ﷺ ضروری ہے
اپنی چاہت اور لگن کی بات کرو

عشقِ نبی ﷺ کی جس میں خوشبو ہوتی ہے
آج اُس اَحسن ذوقِ سُخن کی بات کرو

ذکرِ حسین ؓ و فاطمہ ؓ لازم ہے کیفیؔ
ذکرِ علی ؓ کے ساتھ حسن ؓ کی بات کرو

(۲۵)

ساتھ اپنے جہاں کو ملاتے چلو
سوئے طیبہ قدم اَب بڑھاتے چلو

اُن کی دنیا میں آمد ہے ربّ کا کرم
اُن کی آمد کی خوشیاں مناتے چلو

مُسکراتے چلو دَف بجاتے چلو
جشنِ آمد کے نغمے سناتے چلو

جشنِ میلاد گھر گھر مناتے رہو
دِل کی بارہ دَری کو سجاتے چلو

اُن کے آنے سے روشن زمانہ ہوا
کیفؔی تحفے میں آنسو بہاتے چلو

(۲۶)

یا ربّ میری سوئی ہوئی قسمت کو جگا دے
اس بندۂ ناچیز کو گھر اپنا دِکھا دے

قسمت میں اگر طیبہ میں جانا ہو تو، حج کے
ارکان بجا لانے کی توفیق خُدا دے

طیبہ کے سفر کا ہے اِرادہ میرے دِل میں
اسباب خُدایا! میرے جانے کے بنا دے

مدت سے زیارت کا تمنّائی ہوں آقا ﷺ
ہاں خواب میں اپنا رخِ زیبا تو دِکھا دے

کیفؔی دَرِ اَقدس ﷺ سے پلٹنا نہیں اچھا
بہتر ہے کہ جاں آقا ﷺ کے قدموں پہ لُٹا دے

(۲۷)

میرے مولا میرے آقا ﷺ مُجھ کو اپنے پاس بُلا
تیرا ہوں میں تیرا رہوں گا دُور نہ مُجھ کو یوں ترسا

لمحہ لمحہ پل دو پل بھی صدیوں سے بھاری ہیں اَب
تُجھ بن جان آزار ہے آقا ﷺ مَن میرے کو نہ تڑپا

تَن تنہا ہوں میرے آقا ﷺ تجھ بن کون کسی کا ہے
خون کے رشتے ٹوٹتے دیکھے دیکھی جگ میں حرص و ہوا

لوگ یہ ظاہر کرتے ہیں ہم لوگ ہیں ربّ کے شیدائی
کیسے قُربِ خُدا حاصل ہو ظاہر و باطن جب ہوں جُدا

مرنے سے پہلے مر جاؤ وقت غنیمت ہے کیفیؔ
مُوتُو قَبْلَ اَنْ تَمُوتُو ہے فرمانِ رسولِ ﷺ خُدا

(۲۸)

خُدا کی رضا ہے رضائے محمد ﷺ
ہے محبوبِ ربّ ہر اَدائے محمد ﷺ

خُدا خود بھی کرتا ہے توصیفِ احمد ﷺ
رہے لب پہ ہر دَم ثنائے محمد ﷺ

بنایا خُدا نے محمد ﷺ کو قاسم
عطائے خُدا ہے عطائے محمد ﷺ

نبی ﷺ کی اطاعت ہے مقصود جس کا
حقیقت میں ہے آشنائے محمد ﷺ

مُعنبر مُعنبر ہوائے مدینہ
مُعطر مُعطر فضائے محمد ﷺ

مدینے کی مٹی ہے اَکسیر اَعظم
ہمارے لیے ہے دَوائے محمد ﷺ

درِ مصطفیٰ ﷺ کی گدائی ہے عظمت
دِل و جان سے ہو فدائے محمد ﷺ

میری جاں ہمیشہ ہے آقا ﷺ پہ قُرباں
مِرا دِل ہے مِدحت سرائے محمد ﷺ

فقط اِک خُدا ہے مددگار میرا
سگِ پنجتن رضی اللہ عنہم ہوں، گدائے محمد ﷺ

ہے اَب شافعِ حشر کی آمد آمد
کہیں گے ملائک، وہ آئے محمد ﷺ

ہے عشقِ محمد ﷺ سے سرشار کیفیؔ
ہے یہ کیف سارا عطائے محمد ﷺ

(۲۹)

شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہے دِل گرویدہ گرویدہ
نظر نَم دیدہ نَم دیدہ ، بَدن رقصیدہ رقصیدہ

خُدا کی خاص رحمت ہو تو ممکن کیا نہیں ہوتا
وہ ہو جاتی ہے رہ آساں جو ہو پیچیدہ پیچیدہ

مَحبت بھی ہے اُن سے اور اَدب کے بھی تقاضے ہیں
قدم لغزیدہ لغزیدہ ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

تقاضائے مَحبت کاش ہو جائے اَدا مُجھ سے
نہ جانے دِل میرا رہتا ہے کیوں ترسیدہ ترسیدہ

ملے گی اُن کے کوچے میں سعادت دونوں عالم کی
میرا مسرور ہو گا یہ دِل رنجیدہ رنجیدہ

(۳۰)

نعت سُننا سُنانا میرا کام ہے
لب پہ ہر دَم محمد ﷺ کا ہی نام ہے

وَرَفَعنَا ہے قرآں میں بَرملا
میرے آقا ﷺ پہ ربّ کا یہ اِنعام ہے

نعت سے دَرجہ حسان ؓ کو جو ملا
کون ہے جس کو حاصل یہ اکرام ہے

نعت گوئی میں جامیؒ و اِقبالؒ کا
یہ سبھی جانتے ہیں بڑا نام ہے

(۳۱)

کملی والے مصطفیٰ ﷺ کے ہے کرم کی اِنتہا
بالیقیں اِس بات پر اللہ ہے شاہد مرا

حسرتِ دِیدار میں غَش کھا کے میں بھی گر پڑا
اِس لیے سو جاتا ہوں دِیدار ہو بس آپ ﷺ کا

رحمتِ حق سے رواں ہوں آج راہِ خاص پر
دِل میں ہے یادِ خُدا اور لب پہ یادِ مصطفیٰ ﷺ

دور ہوتی ہیں بلائیں جب کہوں یا مصطفیٰ ﷺ
لب پہ رہتی ہے صدا صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

کیف ملتا ہے سدا کیفؔی کو تیری یاد میں
ہوں غلامِ پُرخطا بردا ترا شیدا تیرا

(۳۲)

تُو ہے احمد ﷺ تُو محمد ﷺ، جگ میں چرچا ترا
یہ مبارک نام ہے اللہ نے رکھا ترا

ساکنانِ اَرض کو ہے تجھ پہ ناز و اِفتخار
عرشِ اَعظم تک وجودِ پاک ہے پہنچا ترا

صرف اِک میں ہی نہیں آقا ﷺ، ترا مدحت گزار
سارا جگ لاریب ہے مدّاح اور شیدا ترا

ہے زبانِ اہلِ دانش پر ترا پیہم درود
تذکرہ کرتے ہیں اہلِ فقر بھی آقا ﷺ ترا

آخرت میں بھی شفاعت تُو نے کرنی ہے مری
کیوں نہ ہو کیفؔی بھلا تجھ پر فدا، بردا ترا

(۳۳)

مَرحبا صَد مَرحبا آئیے

فرشِ رہ آنکھیں ہیں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیے
منتظر ہوں شاہِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئیے

اَشک پیہم ہیں برستے آنکھ سے
اِلتجا ہے ، اَب تو لِلّٰہ آئیے

منتظر ہر دَم کھڑا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بے حجابانہ خدارا آئیے

نیم بسمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں ہوں
دِل ہے میرا پارہ پارہ آئیے

خانۂ جاں میں دَر آئے روشنی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دِل نے پُکارا آئیے

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فخرِ کُل جہاں
صاحبِ حُسنِ دِل آرا ! آئیے

منتظر کیفیؔ ہے واللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
خواب میں اِک بار شاہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آئیے

(۳۴)

حُبدار ایک میں بھی ہوں خیرالانام ﷺ کا
جو بھی غلام اُن کا ہے، بندہ ہے کام کا

تا عمر اُن ﷺ کی یاد میں کھویا رہا ہوں میں
لب پر رہا وظیفہ درود و سلام کا

دنیا و آخرت میں عطا کر کے رحمتیں
رکھتا خدا بھرم ہے نبی ﷺ کے غلام کا

دیتا ہے چین تُو ہی ، دلِ بے قرار کو
یاربّ میں وِرد کرتا ہوں جب تیرے نام کا

ہر اِک کی ربّ کی بخشش و رحمت پہ ہے نظر
کیفؔی وہی ہے آسرا ہر خاص و عام کا

(۳۵)

اَنوارِ خُدا جلوہ نُما دیکھ رہا ہوں
پھر گنبدِ خضرا کی ضیا دیکھ رہا ہوں

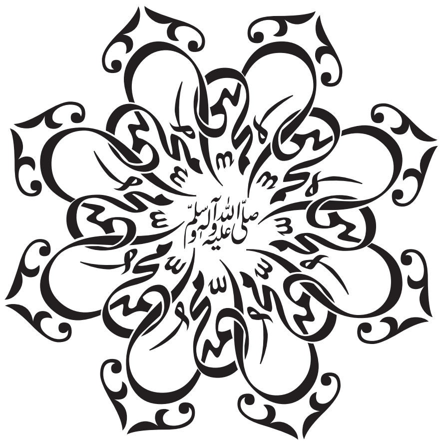
مکے میں مدینے میں شب و روز مسلسل
چھائی ہے جو رحمت کی گھٹا دیکھ رہا ہوں

افکارِ غزالیؒ ہوں کہ اِقبالؒ کی سوچیں
ہاں سب میں ترا رنگِ عطا دیکھ رہا ہوں

ہے مِلّتِ اِسلام کا اَب حال دِگرگوں
بھائی کو میں بھائی سے جُدا دیکھ رہا ہوں

کیا حشر ہے برپا یہ زمانے میں الٰہی!
حیراں ہوں میں اِن آنکھوں سے کیا دیکھ رہا ہوں

ہیں سامنے آنکھوں کے، نشاناتِ الٰہی
اَنوارِ خُدا صبح و مسا دیکھ رہا ہوں



محمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزے سارے بیاں کر دو
قلم کو ہوا گر توفیق تو سب کو عیاں کر دو

نمازِ عصر کی خاطر گیا سورج پلٹ آیا
علیؑ المرتضیٰؓ کا واقعہ کُھل کر بیاں کر دو

(۳۷)

دِل ہی میں وہ رہتا ہے اِک جلوۂ جانانہ
محفل میں بھی دیکھا ہے جیسے ہو وہ اَنجانا

وہ آئے خُدا شاہد! بیداری کے عالم میں
تھے سامنے جلوہ گر اندازِ حجابانہ

نظروں سے ملی نظریں پلکوں سے گرے آنسو
محبوب کی خاطر ہے عاشق کا یہ نذرانہ

انوار کے دھاروں میں رفعت کی بہاروں میں
جلووں نے کیا بیخود میں بن گیا پروانہ

میخانے میں جانے کی کیا مجھ کو ضرورت ہے
محبوب کی نظروں سے میں بن گیا مستانہ

دِل میرا نہیں لگتا اَب اُجڑے گُلستاں میں
جب سے اُنہیں دیکھا ہے بے پردہ شفیقانہ

میں تیری عقیدت میں کچھ لکھ تو نہیں سکتا
بس مَدح سرا تیرا، دنیا سے ہوں بیگانہ

یہ سوچوں بھلا کیسے ہے میری ہی کم ظرفی
یہ جان بھی کیا شے ہے بس پیش ہے نذرانہ

کیفؔی کی عبادت ہے یہی اِس کی سعادت ہے
آنکھوں سے لگاتا ہے خاکِ درِ جانانہ



مناقب

پنجتن پاکؓ

ہو بیاں کیسے کسی سے عِزّ و شانِ پنجتنؓ
ہے خُدائے لَم یزل خود مَدح خوانِ پنجتنؓ

آیۂ تطہیر کی تفسیر کی تشہیر ہو
لوگ ہو جائیں اگر سب واقفانِ پنجتنؓ

جب عظیم اوصاف کا کرتا ہے کوئی تذکرہ
فوراً آجاتا ہے ہونٹوں پر بیانِ پنجتنؓ

ہاں صداقت کے علم داروں کی اُونچی شان ہے
ترجمانِ دینِ برحق ہے زبانِ پنجتنؓ

ہے انہیں کے دَم سے قائم دینِ برحق کا وَقار
اہلِ حق ہی جانتے ہیں قدر و شانِ پنجتنؓ

ہر طرف ہے عدل، احساں اور تقوے کی بہار
کتنا اَرفع کتنا دِلکش ہے جہانِ پنجتنؓ

کون جانے عشق کی کیا کیا ہیں پوشیدہ رُموز
راز دانِ پنجتنؓ ہیں، عاشقانِ پنجتنؓ

یا اِلٰہی ! تجھ سے کیفیؔ کی یہی ہے اِلتجا
ہو نِگاہوں میں ہمیشہ آستانِ پنجتنؓ

دَرمدحِ

شیرِ خُدا مولا علیؓ

۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل ۶۰۰ء ۔ ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ

تُجھ پہ ہے فضلِ خُدا مولا علیؓ مولا علیؓ
ہے جہاں شیدا ترا مولا علیؓ مولا علیؓ

شوہرِ خیر النّساء، حسنینؓ کی تُو جان ہے
مصطفیٰ ﷺ کا دِلرُبا مولا علیؓ مولا علیؓ

ہیں اِمام الاولیا اور ہیں اِمامت کے اَمیں
اولیاء کے مُبتدیٰ مولا علیؓ مولا علیؓ

شاہِ مرداں شیرِ یزداں بابِ علم و آگہی
اَبرِ حکمت کی گھٹا مولا علیؓ مولا علیؓ

لافتیٰ اِلاّ علی لاسیف اِلاّ ذوالفقار
خوب ہے دَرجہ ترا مولا علیؓ مولا علیؓ

شہنشاہِ اتقیاء ہیں اور اِمامُ الاولیاء
پیکرِ صدق و صفا مولا علیؓ مولا علیؓ

آپ کی نہج البلاغہ میں ہے ہر سُو موجزن
علم و عرفاں کی ضیا مولا علیؓ مولا علیؓ

حکمتِ ربّ سے درِ خیبر اُکھاڑا آپ نے
مرحبا صد مرحبا مولا علیؓ مولا علیؓ

اپنی خوش بختی پہ کیفؔی کیوں نہ اُس کو ناز ہو
جس کی قسمت میں لکھا مولا علیؓ مولا علیؓ

درمدحِ

سیّد الشُہداء، نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جگر بندِ علیؓ و بتولؓ

سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

تاریخ میں رقم ہے شہادت حسینؓ کی
ہر دِل میں بس رہی ہے عقیدت حسینؓ کی

دیتا رہے خُدا مجھے توفیقِ منقبت
کرتا رہوں میں ہر جگہ مِدحت حسینؓ کی

گھر گھر میں اَب ہے ذکرِ شہیدانِ کربلا
ہر روز بڑھتی جاتی ہے شہرت حسینؓ کی

محبوبِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے ابنِ علیؓ حبیب
ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب میں اُلفت حسینؓ کی

سجدہ کُناں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اور پُشت پر حسینؓ
آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دِل سے پوچھئے چاہت حسینؓ کی

سب کو ہے علم، جگ کی زباں پر ہے اُن کا نام
جنت میں جا کے دیکھنا عزت حسینؓ کی

ظالم ہو حکمران تو بیعت نہ کیجئے
دنیا کے واسطے ہے نصیحت حسینؓ کی

سارا جہاں ہے اُن کی شجاعت کا معترف
ہاں کربلا میں دیکھئے جرأت حسینؓ کی

سجدے میں سر کٹایا ہے زہرہؓ کے لعل نے
بے مثل بے مثال ہے ہمت حسینؓ کی

کوئی بھلائے کس طرح، دنیا کو دوستو!
اَزبر ہے داستانِ شہادت حسینؓ کی

سر کو خُدا کی رَہ میں کٹا کر ہو سُرخرو
پیغام دے رہی ہے، عبادت حسینؓ کی

خُونِ حسینؓ سے ہوئی رنگین کربلا
جگ کو رہے گی یاد شہادت حسینؓ کی

دِل میں بسا کے دیکھ ذرا اُلفتِ حسینؓ
جنت میں لے کے جائے گی اُلفت حسینؓ کی

دورِ منافقت میں یہاں حق نُما ہے کون
کرتی ہے یہ تقاضا بصیرت حسینؓ کی

ہر کام میں خُدا کو ہے اخلاصِ دِل پسند
لائے گی رنگ دیکھنا قُربت حسینؓ کی

دنیا کے پاس لفظ نہیں جو کرے اَدا
ہوگی بیان کیسے حقیقت حسینؓ کی

یہ مرتبہ کسی کو نہ دنیا میں مِل سکا
خوشنودیٔ خُدا ہے مُسرت حسینؓ کی

اس رتبۂ بلند کا کیا تذکرہ کریں
سب عظمتوں سے بڑھ کے ہے عظمت حسینؓ کی

بے شک وہ ڈالا جائے گا دوزخ کی آگ میں
جس دِل میں بھر گئی ہے عداوت حسینؓ کی

کیفیؔ کو پنجتنؓ سے ہمیشہ رہے گا پیار
دِل میں سما گئی ہے محبت حسینؓ کی

دَرمدحِ

سیّدالاولیاء، قطب الاقطاب والاجناب، پیشوائے اہلِ توحید وتفرید

حضرت مخدوم علی ہجویری الحسنی المعروف داتا گنج بخش

لاہوری نوراللہ ضریحہ وقدس اللہ سرہُ العزیز

۴۰۰ھ ___ ۴۶۵ھ۔ 1072ء۔

گُل ہائے عقیدت مرے مقبول ہوئے ہیں
جب اشکِ ندامت دَرِ داتاؒ پہ بہے ہیں

جس وقت قدم رنجہ ہوئے سیّد ہجویرؒ
صحرائے تصوّف میں چمن زار کِھلے ہیں

دربارِ رِسالت کے ہیں تابندہ ستارے
ہاں راہِ ہدایت کے یہ پُرنُور دیے ہیں

ہے ذکرِ خُدا، قربِ اِلٰہی کا ذریعہ
ہر لمحہ دعاؤں کے لیے ہاتھ اُٹھے ہیں

دربارِ مُقدّس کی ہیں پُرنُور فضائیں
جس سمت نظر اُٹھتی ہے قرآن کُھلے ہیں

کیفؔی ہے عجب کیف کا منظر میرے آگے
نذرانۂ اُلفت لیے عُشّاق کھڑے ہیں

دَرمدحِ

جگر بندِ حسینؓ و حسنؓ، گلِ گلزارِ بتولؓ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی

قدس سرہُ السّامی

۴۷۰ھ 1075ء ____ ۵۶۲ھ

ہو گنجِ سخا، یا غوثِ ؓ جلی
ہے مہرِ صفا، یا غوثِ ؓ جلی

تُو ہے محبوبِ سبحانی
اے جلوہ نُما، یا غوثِ ؓ جلی

سب حاضر تیری چوکھٹ پر
ہیں شاہ و گدا، یا غوثِ ؓ جلی

ہر جانب فیض کی کرنیں ہیں
سر تا پا ضیا، یا غوثِ ؓ جلی

ہے تیری کرامت کا جلوہ
ہر سو پھیلا، یا غوثِ ؓ جلی

کیفؔی کو کیف ملا فوراً
جب لب پہ سجا، یا غوثِ ؓ جلی

دَرمدحِ

سلطان التارکین، سراج السالکین، شمس العارفین، زبدۃ الصالحین، عُمدۃُ الواصلین، مقربِ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آفتابِ آسمانِ محبت و عشق، سالارِ کاروانِ عشق، شہسوارِ میدانِ سیاحت، فنافی الشیخ، مہذب تربیتِ خواجہ عبدالخالق ؒ،

حافظ حضرت خواجہ محکم الدین ؒ سیرانی بادشاہ شہید قدس سرہٗ

(وِصال ۵ ربیع الثانی ۱۱۹۷ھ)

یا صاحبِ سیرِ سیلانی یا محکم ؒ دینِ سیرانی
ہر لب پہ ہے نعرہ سیرانی ؒ یا محکم ؒ دینِ سیرانی

صورت ہے تیری نورانی اور آنکھ ہے تیری مستانی
دنیا ہے تیری دیوانی یا محکم ؒ دینِ سیرانی

عبدالخالق ؒ میرا رہبر، ہے فخر اویسی نسبت پر
کیا خوب ہے نسبت لاثانی یا محکم ؒ دینِ سیرانی

تیری عظمت اور عزت سے ہاں تیرے نام کی برکت سے
ہو جاتی دور ہے ویرانی یا محکم ؒ الدینِ سیرانی

لب پر ہیں دعائیں شام وسحر، ہو جائے کرم کی ایک نظر
ہر مشکل میں ہو آسانی یا محکم ؒ الدینِ سیرانی

ہو آپ پہ میری جاں قرباں، ہے آپ سے ہی میری پہچاں
مل جائے آپ کی دربانی یا محکم ؒ الدینِ سیرانی

تن مَن کیفیؔ قربان کروں پیش اُن کو میں دیوان کروں
جو کچھ میری ہے سُخن دانی یا محکم ؒ الدینِ سیرانی

دَرمدحِ

اِمامِ اہلِ سنت، سیّد العُلماء والعُرفاء، مُفسرِ قرآن والحدیث، غواصِ بحُورِ تحقیق وتدقیق، پیکرِ صدق وصفا، مظہرِ خُلقِ عظیم، سبطِ النبی الہاشمی

حضرت علّامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی نوراللہ مرقدہٗ

۱۳۳۲ھ/1913ء____۱۴۰۶ھ/1986ء

پیکرِ صدق وصفا احمد سعیدؒ کاظمی
منبعِ رشد و ہدیٰ احمد سعیدؒ کاظمی

آپ کا سینہ کلامِ پاک سے معمور تھا
راز دارِ ھَل اتیٰ احمد سعیدؒ کاظمی

آپ تھے رازی زماں کے اور غزالی وقت کے
تھے سمندر علم کا احمد سعیدؒ کاظمی

نام سے منسوب اُن کے ہیں مدارس دین کے
مرحبا صد مرحبا احمد سعیدؒ کاظمی

خدمتِ دیں کے صلے میں آپؒ کو عظمت ملی
ربّ کی ہے تجھ پر عطا احمد سعیدؒ کاظمی

پُرکشش آواز تھی اور لہجہ بھی تھا پُر اثر
خُوش نما وخُوش نَوا احمد سعیدؒ کاظمی

عمر بھر لب پر رہے قیل ومقالِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں خطیبِ حق نُما احمد سعیدؒ کاظمی

تُو ہے دریا علم کا اور میں ہوں قطرے کی مثال
فیض تیرا بے بہا احمد سعیدؒ کاظمی

ہے جہاں کے سامنے اُن کی حیاتِ پُر صفات
خُوش نُما ہے ہر ادا احمد سعیدؒ کاظمی

چار سو ہے گونجتا نعرہ زبانِ خلق پر
سُنتا ہوں میں جا بجا احمد سعیدؒ کاظمی

تیرے فیضِ علم کا ہے گلستاں نکھرا ہوا
اے گلِ باغِ وفا احمد سعیدؒ کاظمی

عُرس کے لمحات میں، دِل میں لیے سوغاتِ عشق
آ گئی خلقِ خُدا احمد سعیدؒ کاظمی

عُرس پر عُشّاق ہیں موجود، نزدِ عید گاہ
کرتے ہیں شُکرِ خُدا احمد سعیدؒ کاظمی

آپ کے ہیں جانشیں مظہر سعید کاظمی
اُن میں ہیں جلوہ نُما احمد سعیدؒ کاظمی

بے حجابانہ ذرا خوابوں میں میرے آئیے
ہے مرے دِل کی صدا احمد سعیدؒ کاظمی

خواب میں رمضان کیفؔی کو وہ ملنے آ گئے
ہے کرم کی اِنتہا احمد سعیدؒ کاظمی

دَر مدحِ

مُفسرِ قرآن، نائب حسان، فنافی الرسول ﷺ، کُشتۂ عشقِ اہلِ بیتؓ،
ترجمانِ اہلِ سنت، بانیٔ شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی قدس سرہٗ العزیز

۱۳۵۱ھ/1932ء ____ ۱۴۲۰ھ/2000-01-22ء

دَر پہ صائمؒ آپ کے ہے ربّ کی رحمت بیشمار
آپؒ کا دربارِ اَقدس نُور بار و خُلد زار

حق ادا جو آلِ احمد ﷺ کی غُلامی کا کیا
اُس کے باعث آپؒ کو حق نے کیا ہے باوقار

آپؒ کے اشعار صائمؒ خُوں رلاتے ہیں مُجھے
چھیڑتی ہے آپؒ کی تحریر میرے دِل کے تار

اہلِ سُنت آپؒ کی اُلفت سے سب سرشار ہیں
آپؒ کی تُربت پہ حاضر ہو رہے ہیں اَشک بار

اولیاء نے آپؒ کو محبوب اَپنا ہے کہا
اہلِ علم و معرفت ہیں آپؒ پر ہوتے نثار

شُکرِ ربّ کہ آرزو دیرینہ ہے پوری ہوئی
کھینچ لایا کیفؔی کو دَر پر ہے تیرے تیرا پیار

دَر مدحِ

عارفِ ربّانی، شیرِ یزادنی، جگر گوشۂ محبوبِ سبحانیؒ، وارثِ فقرِ سلیمانی،
تاجورِ اقلیمِ روحانی

حضرت شیخ پیر سیّد لعل شاہ گیلانی

نُور اللہ ضریحہ وقدس اللہ سرّہٗ العزیز

1929ء ____ 2003ء / ۱۴۲۸ھ

سجادہ نشین دوم درگاہِ عالیہ غوثیہ حضرت سیّد گامن شاہ گیلانی قدس سرہٗ السامی
(نزد غوث پور، تحصیل خان پور، ضلع رحیم یار خان، پاکستان)

پیشوائے صوفیا پیر سیّد لعلؒ ہیں
سربراہِ اولیا پیر سیّد لعلؒ ہیں

میرے مُرشد میرے آقا سیّد السّادات ہیں
اِک حسینی پیشوا پیر سیّد لعلؒ ہیں

یہ نبی ﷺ کی آل ہیں اور ہیں یہ فرزندِ چراغؒ
پسر گامنؒ شاہ کا پیر سیّد لعلؒ ہیں

خادمِ غوث الوریٰ و پیکرِ صدق وصفا
وارثِ آلِ عبا، پیر سیّد لعلؒ ہیں

آپ کی نسبت ہے وابستہ حضورِ پاک ﷺ سے
فیضِ نسبت کی ضیا پیر سیّد لعلؒ ہیں

اولیا کو ناز جس پر اور ہم کو فخر ہے
ہاں مرے دِل کی صدا پیر سیّد لعلؒ ہیں

ہے انہیں کے نام سے باغِ عقیدت میں بہار
میرے دِلبر دِلرُبا پیر سیّد لعلؒ ہیں

ہاں وہ بے شک سادگی کی آپ اپنی ہیں مثال
جس کی مَن موہن اَدا پیر سیّد لعلؒ ہیں

اتباعِ سیرتِ آقا ﷺ رہا ان کا شعار
شرع پر عامل سدا پیر سیّد لعلؒ ہیں

آپ کے دَم سے اندھیروں میں اُجالا ہو گیا
شمعِ عرفاں کی ضیا پیر سیّد لعلؒ ہیں

رہتے تھے ہر لمحہ وہ یادِ نبی ﷺ میں اَشک بار
وقفِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ پیر سیّد لعلؒ ہیں

ان کے دِل میں موجزن تھی حُبّ دینِ مصطفیٰ ﷺ
عشق کی اِک انتہا پیر سیّد لعلؒ ہیں

کرتے تھے آہ و فغاں وقتِ سحر، ربّ کے حضور
واقفِ حمد و ثنا پیر سیّد لعلؒ ہیں

موجزن رہتا تھا ان کے قلب میں جوشِ جنوں
ایک دریا علم کا پیر سیّد لعلؒ ہیں

منکشف ہوجائیں گے تُجھ پر رُموزِ معرفت
شیخ، مُرشد، مُقتدا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

جو بھی زائر آرہا ہے، کہہ رہا ہے برملا
فخرِ جملہ اولیاء پیر سیّد لعل ؒ ہیں

وقف کر دی زندگی حق و صداقت کے لیے
باصفا و باوفا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

خُلق ایسا تھا کہ بیگانے بھی دَم بھرنے لگے
خوش نما و خوش نَوا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

عمر بھر مخلوق سے کرتے رہے دِن رات پیار
وہ سخی الاسخیا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

ہوگئے ہر دِل میں پنہاں آپ کے جلوے حسیں
جلوہ فرما جا بجا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

میری لوحِ دِل سے ان کا نام مٹ سکتا نہیں
وہ مرے قبلہ نما پیر سیّد لعل ؒ ہیں

چھپ گیا جو خاکِ مرقد میں خُدا کے حکم سے
میرا وہ روشن دِیا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

اپنی پلکوں سے صفائی میں نے کی گردِ مزار
قبر میں جلوہ نُما پیر سیّد لعل ؒ ہیں

میں نے سونگھی خاکِ مرقد لے کے اپنے ہاتھ میں
کہ گلستانِ وفا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

تا اَبد آباد ہو یہ آستانہ غوثیہ
ہاں اِسی کے رہنما پیر سیّد لعل ؒ ہیں

جن کے فیضِ خاص سے معمور ہے دِل کی کتاب
کیونکہ دریا فیض کا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

جن سے کیفیؔ نے کیے حاصل تصوّف کے سبق
وہ انوکھے پیشوا پیر سیّد لعل ؒ ہیں

دَرمدحِ

مظہرِ جلال وجمالِ ربّانی، جگر بندِ غوث اعظم جیلانی ؒ، عارف لاثانی، نباضِ فطرتِ اِنسانی، خطیبِ منبرِ سحر بیانی، سلطانِ اقلیمِ الفاظ ومعانی، غواصِ بحُورِ تحقیق وتدقیق، مفتیِ ہدایت، علامۂ دوراں، ہفت زباں شاعر، نصیر المشائخ، مردِ قلندر، فقیرِ مُستغنی دل، ابوالفضائل

حضرت پیر سیّد نصیر الدین ؒ نصیرؔ گولڑوی نوراللہ مرقدہٗ

۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ /14 نومبر 1949ء_۱۷ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ /13 فروری 2009ء

اہلِ عرفاں میں ہے بول بالا ترا
بجتا مُلکِ سُخن میں ہے ڈنکا ترا

گفتگو پُر اَثر تھی بیاں کیا کروں
دِلنشیں یاد آتا ہے لہجہ ترا

تیری تصنیف ہے عشق کی روشنی
بن گیا ہے سنّد لفظ لکھّا ترا

دست بستہ کھڑا ہے سُخَن روبرو
اہلِ فن پہ رواں ہے جو سکّہ ترا

تُو ہے آلِ نبی ﷺ تُو اولادِ علیؓ
خانداں دو جہاں میں ہے اعلیٰ ترا

نُورِ مہرِ علیؒ تُو ہے کامل وَلی
پُرضیا خوبصورت ہے چہرا ترا

تیری توقیر اہلِ طریقت میں ہے
چار سُو ہر زباں پہ ہے چرچا ترا

تیرے سر پر ہے کیا بات عمّامے کی
کیا حسیں تیرے تن پر ہے جُبّہ ترا

حشر میں جب نصیرِ حسیں سے ملا
میں کہوں گا کہ لایا ہوں سہرا ترا

تیری تُربت پہ اَنوار کی بارشیں
میری آنکھوں نے دیکھا ہے جلوہ ترا

تُجھ کو حاصل ہے عشقِ خدا و نبی ﷺ
اِس لیے قلبِ کیفیؔ ہے شیدا ترا

جواں سال بیٹے کی وفات پر

دِل کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جو روانہ ہوگیا
دِل مرا اُس کی جدائی کا نشانہ ہوگیا

رات دِن، صبح و مسا جس کا دِلوں پر راج تھا
کون سی نگری کی جانب وہ روانہ ہوگیا

دِل کے آنگن میں اندھیرے درد کے ہیں آج تک
جانے میرے چاند کا کس جا ٹھکانہ ہوگیا

چھوڑ کر تنہا مجھے کیسا غضب اُس نے کیا
جانِ محفل تھا مگر پل میں بگانہ ہوگیا

شب کی تنہائی میں دے کر دَرد وہ چلتا بنا
اَب ہے وہ دورِ مُسرت اِک فسانہ ہوگیا

تیرے جانے سے بُجھے ہیں سب اُمیدوں کے چراغ
کل تلک جو تھی حقیقت وہ فسانہ ہوگیا

کُھل سکا نہ راز کیفَی انجمن میں آج تک
جانِ محفل چاند میرا کیوں روانہ ہوگیا

”چلتے رہو“

راہِ حق پر عمر بھر چلتے رہو
پاؤں زخمی ہوں مگر، چلتے رہو

تم پہ ربّ کی رحمتیں ہو گی سدا
جادۂ حق پر اگر چلتے رہو

جانبِ بطحا تمہاری ہو نظر
پُختہ ہو عزمِ سفر، چلتے رہو

ایک دِن منزل ہمیں مِل جائے گی
ساتھ ساتھ اے ہمسفر! چلتے رہو

کامیابی کی ہزاروں منزلیں
ہیں تمہاری منتظر، چلتے رہو

رہروِ منزل پہ ہوتا ہے کرم
ہو گے منظورِ نظر، چلتے رہو

آخرت میں نیکیاں کام آئیں گی
لے کے سامانِ سفر، چلتے رہو

مہد سے لحد تک

ذکرِ اللہ عبادت ہے
اِک وجد انگیز سعادت ہے
مومن کے واسطے نعمت ہے

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیؑ برحق صَلِّ علیٰ

مردہ دِل زندہ ہوتے ہیں
سینے تابندہ ہوتے ہیں
کافر شرمندہ ہوتے ہیں

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیؑ برحق صَلِّ علیٰ

حُبِ پنجتنؓ میں جینا ہے
یہ فیض کا اِک گنجینہ ہے
اَب پیشِ نگاہ مدینہ ہے

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیؑ برحق صَلِّ علیٰ

زہراؓ کے لعل کا کیا کہنا
اُن خدوخال کا کیا کہنا
اُن اعلیٰ خصال کا کیا کہنا

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیؑ برحق صَلِّ علیٰ

آقا ﷺ کی صورت پیاری ہے
سوجان انہیں پرواری ہے
مشتاق یہ خلقت ساری ہے

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

ہاں جن سے آنسو جاری ہیں
جو عکّاسِ بیداری ہیں
وہ آنکھیں ربّ کو پیاری ہیں

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

جب روضے کا دِیدار ہوا
تب ختم ہر اِک آزار ہوا
زائر کا بیڑا پار ہوا

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

قبروں میں اُتارے جائیں گے
جگ چھوڑ کے سارے، جائیں گے
سب راج دلارے جائیں گے

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

میّت جب قبر میں جائے گی
جگ کی ہر بات بُھلائے گی
دِیدار نبی ﷺ کا پائے گی

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

جب حشر بپا ہو جائے گا
ربّ جلوہ نُما ہو جائے گا
دِیدارِ خُدا ہو جائے گا

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

کیفیؔ پر وقت وہ آئے گا
جب جانبِ عُقبیٰ جائے گا
ہر راز عیاں ہو جائے گا

پڑھ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ
اے ہادیٔ برحق صَلِّ علیٰ

سَلام بحضورِ خیر الانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سلام اُس پر کہ جو ہے مظہرِ اَنوارِ یزدانی
سلام اُس پر کہ جو ہے مصدرِ اَسرارِ عِرفانی

سلام اُس پر کہ جس سے ہے منوّر بزمِ امکانی
وجودِ پاک جس کا ہے عطائے نورِ یزدانی

سلام اُس پر کہ جس کے نام ہی کا بول بالا ہے
سلام اُس پر کہ جس کے نُور کا ہر سُو اُجالا ہے

سلام اُس پر کہ جس کو اَرفع الدّرجات کہتے ہیں
سلام اُس پر کہ جس کو فخرِ موجودات کہتے ہیں

درود اُس پر کہ جو ہے سرورِ کون و مکاں ٹھہرا
درود اُس پر کہ جو جگ کا اَمیرِ کارواں ٹھہرا

درود اُس پر کہ جس کا تذکرہ ہے پاک قُرآں میں
درود اُس پر کہ جو جلوہ فشاں ہے بزمِ عرفاں میں

درود اُس پر کہ جو کیفیؔ کا مولا اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے
درود اُس پر کہ جس کا تا اَبد دنیا میں چرچا ہے

قطعات

اَصل میں ہیں نذرانۂ مِدحت
کیفؔی کے یہ "اَشکِ عقیدت"
ہو جائیں مقبول خُدایا !
دست بدست ہیں پیشِ خدمت

میرے خُدا

ہے تیری رضا میرے خدا، مجھ کو بھی درکار
ہے سارا زمانہ تری رحمت کا طلب گار
حاضر ہے ترے دَر پہ یہ کیفؔی مرے مولا!
کونین کا بے شک ہے فقط تُو ہی مددگار

فقط آسرائے خُدا چاہتا ہوں
میں کیفیؔ رضائے خُدا چاہتا ہوں
بجز اِس کے میری نہیں ہے تمنّا
قلم سے ثنائے خُدا چاہتا ہوں

طلب میری کیا ہے، میں کیا مانگتا ہوں
رضائے خُدا کی دعا مانگتا ہوں
کوئی دِل میں حسرت نہیں اور کیفیؔ
میں قُربِ خُدا ہی سدا مانگتا ہوں

اُمتِ احمدِ مُرسل ﷺ پہ کرم ہو تیرا
میرے مولا تیری رحمت کا طلبگار ہوں میں
لاج رکھنا میری مولا ہوں تیرے دَر کا گدا
کوئی دعویٰ نہیں نیکی کا ، گنہگار ہوں میں

جو عشقِ محمد ﷺ کا عَلَم دار نہیں ہے
ہرگز کسی اعزاز کا حقدار نہیں ہے
آقا ﷺ کی محبت جسے حاصل نہ ہوئی ہو
ناداں ہے وہ انسان سمجھدار نہیں ہے

محمد ﷺ کا حُسن و جمال اللہ اللہ
ہیں بے شُبہ وہ با کمال اللہ اللہ
دو عالم بنائے گئے جن کی خاطر
نہیں جگ میں اُن کی مثال اللہ اللہ

محمد ﷺ کا حُسنِ مقال اللہ اللہ
ہے لفظوں میں حُسن و جمال اللہ اللہ
تکلّم ہو یا ہو تبسم نبی ﷺ کا
ہے سیرت، سراپا کمال اللہ اللہ

بزمِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرو
مِدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرو
دِل کو صبر و قرار مل جائے
ذکرِ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرو

عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل پُرنُور ہے
وادیٔ جاں کی فضا اَب کِس قدر مخمور ہے
اُمتی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پل پل یہاں مسرور ہے
آج کے دِن صرف اِک شیطان ہی رنجور ہے

خُدا کے ذکر سے ہم اپنے دِل کو شاد کرتے ہیں
غلامانِ نبی ﷺ ہیں ہم سبھی میلاد کرتے ہیں
نبی ﷺ کی نعت سُن سُن کر دِلوں کو شاد کرتے ہیں
درود پاک سے محبوبِ ربّ ﷺ کو یاد کرتے ہیں

مکی ﷺ کا ذکر چھیڑو، مدنی ﷺ کے گیت گاؤ
گھر گھر کرو اُجالا قندیلِ حق جلاؤ
پھولوں کی پتیوں سے انگن ذرا سجاؤ
آقا ﷺ سے لو لگاؤ، نعتِ نبی ﷺ سناؤ

چلو غم کے مارو چلو بے سہارو
چلو جانبِ طیبہ ہمت نہ ہارو
ہیں ماویٰ و ملجا وہی غمزدوں کے
وہاں جا کے یہ بگڑی قسمت سنوارو

دِل کو یوں مطلعِ انوار بنا لیتا ہوں
جب عقیدت کے میں کچھ ہار سجا لیتا ہوں
یادِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوچوں کو معطر کر کے
قریۂ قلب کی میں شان بڑھا لیتا ہوں

اللہ اللہ درود پڑھتا ہوں
بارک اللہ درود پڑھتا ہوں
بخت جاگا مِرا ابھی اے کیفیؔ
لمحہ لمحہ درود پڑھتا ہوں

اظہارِ عقیدت

دِیوانہ ہوں میں آپ ﷺ کا دِیوانہ سمجھ لو
تم شمع ہو گر تو مجھے پروانہ سمجھ لو
ہر لمحہ مجھے قُرب کی رہتی ہے ضرورت
تم لاکھ مجھے قُرب سے بیگانہ سمجھ لو

رُباعی

دِل صدق کے اَنوار سے روشن کر دے
قرآن سے سینے کو مزّین کر دے
ہر غنچۂ اُمید کھِل اُٹھے یا ربّ !
آباد مِرے قلب کا گلشن کر دے

رُباعی

بدکار و خطا وار و گنہ گار ہوں میں
ہر آن زیاں کار و سیہ کار ہوں میں
شیطان کے حملوں سے بچا لے مُجھ کو
مولا تیری رحمت کا طلبگار ہوں میں

فردِیات

اَللہ اسمِ ذات ہے
باقی جمالِ صفات ہے

آتی ہے یاد تیری لیتا ہوں نام تیرا
ہر لمحہ ہر گھڑی ہے دِل میں مقام تیرا

کچھ ہو ہی نہیں سکتا بجز مرضیٔ یزداں
کونین کا مختار تو بس ایک خُدا ہے

اُن کے کرم کا شُکر کروں کس طرح ادا
ربّ نے حضورِ پاک ﷺ کا شیدا بنا دیا

ہے اَلف میں خالقِ ارض و سما کی روشنی
میم سے محبوب ﷺ کی مِدحت سرائی ہے عیاں

وَرَفعنا لکَ ذِکرَک ، ہے خُدا کا فرماں
مَدح خواں روزِ اَزل سے ہے محمد ﷺ کا جہاں

ہے موجود قرآں میں توصیف تیری
خُداوندِ عالم ثنا خواں ہے تیرا

توحید و رِسالت سے تُو اے دوست وفا کر
ناموسِ رِسالت پہ تُو جاں اپنی فدا کر

میرے آقا ﷺ کی رِسالت کا ہے سب پر سایا
انبیاءؑ نے ہے مقام اِن کی بدولت پایا

کیا شان ہے معراج کے مہمان کی کیفیؔ
مہمان پہ قربان، مری جاں، میرا ایمان

تری صورت ہے رحمانی تری سیرت ہے قرآنی
تُو اِک نورِ مجسم ہے تیرا جلوہ ہے نُورانی

کیفیؔ تیرا پیشوا ہے سب کا ہے وہ راہنما
وہ مسیحا ہے سبھی کا اُس کا گھر دارالشفا

محمد ﷺ کی غلامی کا جسے ملتا ہے پروانہ
وہ جا سکتا نہیں دَر چھوڑ کر ہرگز محمد ﷺ کا

نہ دولت کی ہوس ہے اور نہ شاہی کی ضرورت ہے
دِیا بن کر جلے دِل میں اِلٰہی ! عشق احمد ﷺ کا

رہے گا نہ اَب غم کا سایا دِلوں میں
ہے یادِ نبی ﷺ سے اُجالا دِلوں میں

شیدا ہے زمانہ تیرے اَفکار کا آقا ﷺ
مشتاق ہے کونین تری دِید کی شاہا ﷺ

خوشا قسمت خُدا نے مُجھ کو بخشا عشق احمد ﷺ کا
مزا ملتا ہے گھر بیٹھے مُجھے آقا ﷺ کی اُلفت کا

مُجھ کو حضورِ پاک ﷺ کا دِیدار چاہئے
اُس مہرِ تابناک کا دِیدار چاہئے

نہ رخ اُن کا اِدھر ہوتا تو پھر میں کیا دِکھاتا مُنہ
شرف بخشا مرے مولا نے آقا ﷺ کی زیارت کا

جب اُلفت نبی ﷺ سے میں سرشار ہو گیا
مُجھ کو نبی ﷺ کی آل کا دِیدار ہو گیا

سُلطانِ عرب ﷺ! اے شاہِ اُمم ﷺ! رہے کیفیؔ پر تیری چشمِ کرم
وِیرانۂ دِل کو تیرے ہی جلوؤں نے بنایا ہے گلشن

کیفیتِ کیف آج نہ کیفیؔ کی پوچھئے
ہر روپ میں ہے یار کا دِیدار مسلسل

جب کیفیؔ نے دیکھے ترے اَنوار کے دھارے
آنکھوں میں جچا چاند، نہ سورج نہ ستارے

موت سے مومن کبھی مرتا نہیں
ما سوا اللہ کے ڈرتا نہیں

میں سگِ پنجتن ؓ ہوں یہ سُن لو میں سگِ آستانِ محمد ﷺ
قابلِ فخر ہے زیست میری قابلِ رشک موت میری

لوگوں کو بدلے نیکی کے جنت عزیز ہے
پر کیفیؔ کو محبتِ پنجتن ؓ عزیز ہے

اَب بار بار مُجھ کو پُکارو نہ دوستو!
ہاں اَب غمِ حسین ؓ سے فرصت نہیں مُجھے

کیفیؔ میری اوقات نہیں کچھ بھی جہاں میں
صد شُکر کہ سرکار ﷺ کے ٹکڑوں پہ پلا ہوں

دونوں عالم نچھاور تری ذات پر جگ میں خیر الوریٰ ﷺ تجھ سا کوئی نہیں
تُو ہے شمس الضحیٰ، تُو ہے بدر الدجیٰ، اے حبیبِ خُدا ﷺ! تُجھ سا کوئی نہیں

ذکرِ صَلِّ عَلیٰ لب پہ ہر دَم رہے یہ وظیفہ میں دِن رات پڑھتا رہوں
عشقِ شاہِ مدینہ ﷺ ہو منزل مری جس کی جانب میں ہر آن بڑھتا رہوں

چلے آؤ میرے یارو یہ محفل مصطفیٰ ﷺ کی ہے
چلے آؤ کہ یہ مجلس حبیبِ کبریا ﷺ کی ہے

یہاں ہے کون؟ بن تیرے ہمارا یا رسول اللہ ﷺ
میں دیوانہ ہوں دیوانہ تمہارا یا رسول اللہ ﷺ

آتی ہے مُجھے یاد بلالؓ حبشی کی
سُنتا ہوں میں مسجد سے مؤذن کی اذاں روز

دربارِ اصحابؓ کا پروانہ ہے کیفیؔ
پروانے کو دیپک سے نسبت ہو جیسی

کیفیؔ کو اللہ لے جائے مدینے میں
آنکھوں سے لگائے گا خاکِ درِ جانانہ

کیفیؔ کی یہ خواہش ہے جب جائے مدینے میں
سرکار ﷺ کی خدمت میں دے جان کا نذرانہ

قرآں ہے سب کے واسطے سرمایۂ حیات
نعم البدل نہیں ہے خُدا کے کلام کا

آقا ﷺ کی بارگاہ میں کتنا ہے خوش نصیب
تحفہ جو بھیجتا ہے درود و سلام کا

وہ خوش نصیب ہے جسے زیارتِ رسول ﷺ ہو
اُسے سلام ، کیفیؔ غریب کا قبول ہو

جس کو مرے حضور ﷺ کا دِیدار ہو نصیب
وہ شخص اصل میں ہے مبارک کا مستحق

جہانِ قلب میں کیفیؔ بسی ہے اُلفتِ آقا ﷺ
سدا مہکا رہے گلشن الٰہی دَم بدم میرا

نہیں دنیا میں گھر اپنالحد میرا ٹھکانا ہے
یہاں رہنا نہیں میں نے، خُدا کے پاس ہی جانا ہے

جو فیض ملا اُس سے، بیاں کیسے کروں میں
اُس نور کے پیکر نے کیا پیکرِ انوار

کیفیؔ خُدائے پاک سے اَب توبہ کیجئے
یہ سانس اِس بدن میں کہیں آخری نہ ہو

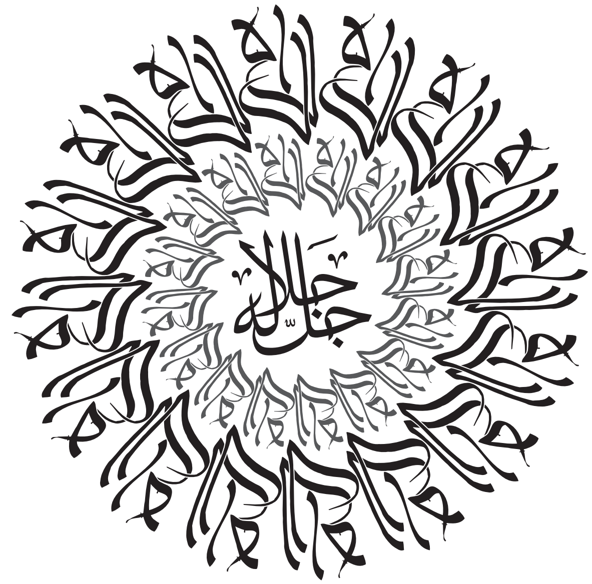
خسروِ اقلیمِ قرطاس وقلم سیّد نصیرؒ
نورِ اربابِ نظر، شمع کرم سیّد نصیرؒ

قاسم نہیں جلال، سراپا ہے یہ جمال
کیفیؔ کی آنکھ سے ذرا اِک بار دیکھئے

ذات جس کی، سب کو دیتی ہے پناہ
قلبِ کیفیؔ ہے اُسی کی جلوہ گاہ

کٹی عمر عشقِ محمد ﷺ میں کیفیؔ
سگِ پنجتنؓ ہوں یہ نسبت ہے میری

سرائیکی حصہ



حمداں

(۱)

اُوہو ہِک ہِے، اُوہو ہِک ہِے اُوہو سرِ نہاں ہِک ہِے
بَہر صورت ، بہر مورت اُوندا جلوہ عیاں ہِک ہِے

او اَوّل ہِے او آخر ہِے او باطن ہِے او ظاہر ہِے
جِتھاں ڈِیکھاں جِتھاں بھالاں او ہر شے وِچ نہاں ہِک ہِے

اُوہو ہِے کُنتُ کنزاً مخفیاً دا رازداں کلہا
حقیقت ہِے جو بنیادِ مکین و لامکاں ہِک ہِے

اَحد ہِے او ، ہِے او واحد ، او خالق ہِے او رازق ہِے
اُوہو اِتھ ہِے اوہو اُتھ ہِے اِتھاں ہِک ہِے اُتھاں ہِک ہِے

سِوا اُوندے ڈِو عالم وِچ ناں اُوندا کوئی ثانی ہِے
بَہر سُو تے بَہر جا اُوندی قُدرت دا نشاں ہِک ہِے

زمین و آسماں دے وِچ میڈے وہم و گُماں دے وِچ
یقیں جائم ، یقیں پائم خدا دی داستاں ہِک ہِے

اے جگ سارا بُلیندا پے تے کیفی وِی اَکھیندا پے
ہِے فانی جگ دی ہر ہِک چیز ، ذاتِ جاوِداں ہِک ہِے

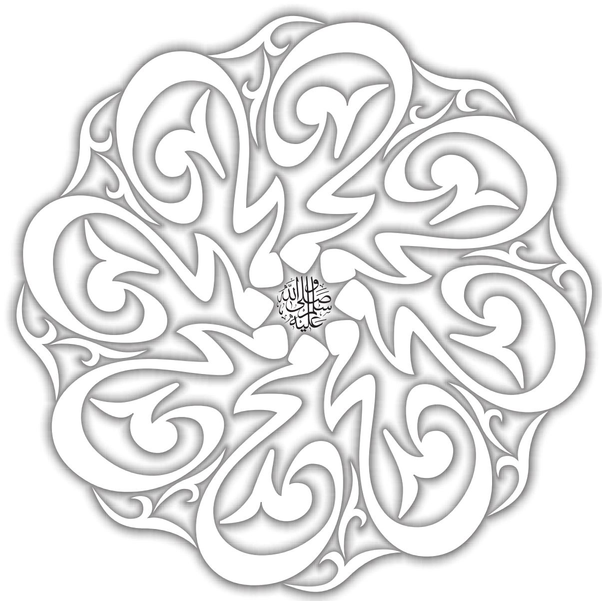
(۲)

میڈی زباں حمّاد ہے ، میڈا خُدا محمود ہِے
آھدن میکوں ساجد سبھے ، میڈا خُدا مسجود ہِے

اَسّاں اُوں اُچّی ذات دا ادراک کر سگدے نِسے
رحمت خُدا دی سبھ تے ہِے ، ساڈی عقل محدود ہِے

قرآن وِچ ہِے جو خُدا ''نُور اے زمین آسمان دا''
ذرّے کنوں لا سجھ توڑیں ذاتِ خُدا موجود ہِے

کیفؔی داڈ و جگ وِچ جیڑھا حامی وی ہِے ، ناصر وی ہِے
اوندی خوشی مقصود ہِے جیڑھا میڈا معبود ہِے



نعتاں

(۱)

اے جندڑی تانگھ وِچ کُوکاں پئی مارے یا رسول اللہ ﷺ
گناہاں دے سمندر وِچ چا تارے یا رسول اللہ ﷺ

میڈے ویہڑے دے وِچ سُہݨاں جڈاں تیڈا قدم آسی
تڈاں تھیسن میڈے وارے نِیارے یا رسول اللہ ﷺ

تیڈے بَردیں دا بَردا ہاں تیڈِے کُتیاں دا کُترا ہاں
آندے ہِک ہِک اَدا تے ہِن اُتارے یا رسول اللہ ﷺ

میں دیوانہ ہاں مستانہ جیویں شمع تے پروانہ
عُشاقاں نے ڈِٹھے ہِن اے نظارے یا رسول اللہ ﷺ

جشن گھر وِچ منیندا ہاں تیڈے ڈیکھݨ کیتے سُہݨاں
ملݨ خاطر تیڈے کیتم اے چارے یا رسول اللہ ﷺ

پُھلاں دی سیجھ دل دے دھڑکنیں وِچ میں وچھئی بیٹھاں
تیڈی خوشبو دے آندے ہِن ہُلارے یا رسول اللہ ﷺ

میڈا مولا کرم تیڈا گداگر ہاں میں پنجتنؑ دا
عمر ساری خدا اِیویں گزارے یا رسول اللہ ﷺ

نہ ہے اِنصاف جگ وِچ تے، نہ سُنڑ دے کوئی دھاں ایندی
کیکوں تیڈے سِوا اُمت پُکارے یا رسول اللہ ﷺ

ہاں بدعملی تے شرمندہ ، پریشان آں گُناہاں تے
پریشانیں دے آ گِن گھُپ اَندھارے یا رسول اللہ ﷺ

خُداوند! کرم دی ہِک نظر کر اِیندی حالت تے
اے اُمت ہے تباہی دے کِنارے یا رسول اللہ ﷺ

حشر دے ڈِینہہ اُمت دِی شفاعت سئیں نے کرنی ہے
لواہے کیفؔی دی بیڑی کِنارے یا رسول اللہ ﷺ

(۲)

ساڈے کیتے اِیں جگ دے وِچ تُوں آیا یا رسول اللہ ﷺ
تئیں رَبّ دے نال خلقت کُوں ملایا یا رسول اللہ ﷺ

ہووے غارِ حِرا بھانویں یا آوَنج شبِ اَسرا
تئیں اُمت کُوں نہیں ہرگز بھُلایا یا رسول اللہ ﷺ

کڈھیں شعبِ اَبی طالب، کڈھیں طائف دِی وادی وِچ
بہوں لوکاں نے ہے تیکوں ستایا یا رسول اللہ ﷺ

بدن سڑ تے سُوا تھی گے تے روح تن تُوں جُدا تھی گے
ہجر تیڈے نے ساکوں اِیں جلایا یا رسول اللہ ﷺ

تیڈے ناں کُوں چُمیندا ہاں تے اَکھیاں وِی ٹھَریندا ہاں
سِوا تیڈے کیفؔی جگ کُوں بھُلایا یا رسول اللہ ﷺ

(۳)

خُدا شیدا ہِے جَیندے تے او مُکھڑا یا رسول اللہ ﷺ
تکاں تیڈا میں ہر ویلے اے مُکھڑا یا رسول اللہ ﷺ

اِیندے وِچ شک نیں کوئی حسینیں دا شہنشاہ اِیں
تیڈیاں والّیل زُلفاں دا ہاں کُٹھڑا یا رسول اللہ ﷺ

تیڈے روضے تے میکوں رَبّ کڈاھیں تاں پُچاوے چا
تیڈے دیدار دے باجھوں ہاں ٹُکھڑا یا رسول اللہ ﷺ

تیڈے کُتیاں دے کڈھ بھسوں، ہنجوں اکھیاں توُں کڈھ بھسوں
تیڈے ٹکڑیں باجھوں رہندے اے ٹُکھڑا یا رسول اللہ ﷺ

میں دیوانہ ہاں تیڈا تے تیڈے پنجتنؓ دا مستانہ
کیویں کیفیؔ کُوں دردیں نے ہِے کُٹھڑا یا رسول اللہ ﷺ

(۴)

سِوا تیڈے نِیں ساڈا کئی سہارا یا رسول اللہ ﷺ
قسم رَبّ دی نہیں چلدا ہُݨ گزارا یا رسول اللہ ﷺ

تصوّر تیڈے روضے دا کریندا ہاں میں جئیں ویلے
میکوں مِلدا ہِے جنت دا نظارا یا رسول اللہ ﷺ

خُدا دی پاک رحمت وِی اُتھاں قربان تھیندی ہِے
کہیں بے کَس جِتھاں تیکوں پُکارا یا رسول اللہ ﷺ

خُدا اُمّت کُوں بخشیسے فضل دے نال خود اَپݨیں
تھیسے جئیں وقت تیڈا ہِک اِشارا یا رسول اللہ ﷺ

مدینے پاک وِچ کیفیؔ دا جئیں ویلے نِکلسی دَم
چمکسے اوندی قسمت دا ستارا یا رسول اللہ ﷺ

(۵)

جیکوں دنیا گُلیندی ہے اُوہو مَن وِچ پیا وَسدے
جیکوں خلقت لبھیندی ہے اُوہو تَن وِچ پیا ڈِسدے

زمیں نہ ہئی ، فلک نہ ہا ، نہ ہا سارا جہاں پہلے
او نُورِ اوّلیں دے وِچ اُوندا جلوہ پیا ڈِسدے

نگاہِ یار تُوں قُرباں اُوں پہلے خیال تُوں قُرباں
حقیقت حال تُوں قُرباں او کیویں نال پیا وَسدے

تیڈی خاطر رسولاں نے تیڈا چرچا کیتے جگ وِچ
اے سچ ہے رحمۃً للعلمیں ﷺ ، ہر ہِک دا دِل کھسدے

تیڈی اُلفت دے وِچ آتے کیویں قرنیؓ نے ڈند بھنّے
اے کیفی عشق دے مَچ وِچ پیا اَپݨاں قدم رَکھدے

(٦)

شَمسُ الضُّحیٰ بَدرُالدُّجیٰ نُورُ الھُدیٰ صَدرُ العُلیٰ
سُہݨاں محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی نہیں تیڈے جیہا

اَز اَرض تا فوقِ السَّما اَز عرش تا تحتَ الثَّریٰ
سُہݨاں محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی نہیں تیڈے جیہا

پیارے حبیبِ ﷺ کبریا ! اَز اِبتدا تا اِنتہا
سُہݨاں محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی نہیں تیڈے جیہا

ہر ہِک زمانے وِچ تیکوں مَنیا ہے سبھ نے پیشوا
سُہݨاں محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی نہیں تیڈے جیہا

اے مالکِ اَرض و سما کیفی کُوں کر رحمت عطا
سُہݨاں محمد مصطفےٰ ﷺ کوئی نہیں تیڈے جیہا

(۷)

محمد ﷺ ، آمنہؓ دے لعل دی تُوں گال کیا پُچھدیں
جیندا ہِے ذکر عرشاں تے اُوندا احوال کیا پُچھدیں

اِیندی صورت ہِے رحمانی ، ایندی سیرت ہِے قرآنی
ایندا جلوہ ہِے نورانی ، حقیقت حال کیا پُچھدیں

زمین و آسماں دے وِچ اَتے سارے جہاں دے وِچ
ساڈے دِل تے جاں دے وِچ ہِے دَم دَم نال کیا پُچھدیں

ہِیں ایندی شان تُوں صدقے ، ایندے فرمان تُوں صدقے
اِیندی جند جان تُوں صدقے ، اِیندے اَحوال کیا پُچھدیں

اِیندی ہر گال عالی ہِے ، ایندی صورت نرالی ہِے
اِیندی ہِے ذاتِ پاک اُوچی ، ایندے افعال کیا پُچھدیں

خُدا سُہنٹیں نے آقا ﷺ کُوں عجب ہِن معجزے بخشے
لتّھے سورج کُوں وَل موڑے ، اِشارے نال کیا پُچھدیں

میڈے ساقی دا میخانہ کُھلیا رہندے ڈِیہاں راتیں
نیں ویندا خالی کئی کیفیؔ مُفصّل حال کیا پُچھدیں

(۸)

سُݨ نام محمد ﷺ سُہݨیں دا اے سِیس نویندیں ہاں ٹھَردے
چُم نام محمد ﷺ سُہݨیں دا اَکھیاں تے لیندیں ہاں ٹھَردے

اسّاں پاک نبی ﷺ دے بَردے ہیں اَسّاں نوکر اصلی دَردے ہیں
میلاد دِی محفل وِچ ساڈا اے اَکھیاں وچھیندیں ہاں ٹھَردے

ساڈے گل وِچ پٹہ محمدی ہے ساکوں آس نبی ﷺ دے دَردی ہے
محبوبِ خُدا ﷺ دے ہر ویلے سہرے سُنڑ ویندیں ہاں ٹھَردے

ہے راز دی گال سُݨو یارو ! محبوب محبّ دے نال ہوندے
محبوب دا وَل وَل ناں گھِن تے وَل وَل الویندیں ہاں ٹھَردے

ہیں سر تے کفنی پئی بیٹھے ، ہیں دنیا کُوں مُکلئی بیٹھے
ناموسِ رسالت دِی خاطر جند اَپݨی ڈِیندیں ہاں ٹھَردے

(۹)

میلاد دی محفل وِچ ساڈا اے دِل تاں باغ بہار تھیندے
تھی پووے رحمت دی بارش وَل گُل وانگوں ہر خار تھیندے

جیکوں عشق حضور ﷺ دے نال ہوندے اوکوں غیر دا نہ کوئی خیال ہوندے
اوندے مُنہ تے دُرود سلام ہوندے سرکار ﷺ دا ذکر اَذکار تھیندے

اِیں ناں دِیاں لکھ لکھ برکتاں ہِن اِیں ناں دِیاں لکھ لکھ عظمتاں ہِن
جیڑھا سِیس نِوا تے اَدب کرے اُوندا بُڈا بیڑا پار تھیندے

جیویں پاݨی وِچ مَچھی ہووے اِیویں مومن رہندے مسجد وِچ
آ وَنجے منافق مسجد وِچ وَل ہاں تے وڈا بار تھیندے

جڈاں ہجر فراق دی بھاہ بھڑکے میڈے بُت دا لوں لوں کنبدا ہِے
وَل لہو تے ماس وِی سَڑ ویندے تاں اَپڻاں یار وپار تھیندے

رُت مست بہار اِچ پُھل لگدن گلشن دے وَل بہوں مُل لگدن
مٹھے مدنی ﷺ دیاں نعتاں سُݨ تے ساڈا کیفیؔ دِل گلزار تھیندے

(۱۰)

دِل پل دِی جُدائی ہُݨ سَہندا نیں
تیڈی یاد دا سورج لَہندا نیں

ہوٹھاں تے دُرود رَہے تیڈا
لب ذکر کرے پیا ، ٹھہندا نیں

آقا ﷺ دِی محبّت دے باجھوں
دِل وِچ پیا کوئی بہندا نیں

ہے کافی ساری مُد کیتے
تیڈی حُب دا نشہ لہندا نیں

تیکوں ڈیکھݨ کیتے جگ سِکدے
بد بخت ہے جیڑھا چھندا نیں

دِل نال ہے کیفی سُہݨیں دے
زندہ اے سئیں بِن رہندا نیں

(۱۱)

نبی ﷺ سئیں دیاں نعتاں لکھیندا میں رہساں
زمانے کُوں شاناں ڈِسیندا میں رہساں

محمد ﷺ دا بولݨ خُدا دا ہے فرماں
اِیں فرمان تے جند گُھلیندا میں رہساں

میڈا دین ایماں فقط ہے محمد ﷺ
محمد ﷺ محمد ﷺ کریندا میں رہساں

محمد ﷺ دے باجھوں نیں ساڈا گزارا
محمد ﷺ دے ناں کوں چُمیندا میں رہساں

محمد ﷺ محمد ﷺ سڈیندا میں رہساں
اے نعرہ ہمیشہ مریندا میں رہساں

قبر وِچ حشر وِچ محمد ﷺ دی یاد اِچ
سدا آپڑاں ہاں ٹھریندا میں رہساں

(۱۲)

محبوب سجّن دِلدار ہئیں توں
محبوب مِٹھن منٹھار ہئیں توں

محبوب ہئیں تُوں مطلوب ہئیں توں
رَبّ اکبر دا وی یار ئیں توں

کونین دے وِچ نیں تئیں سوّاں
بیشک رَبّ دا شہکار ہئیں توں

ہئیں جان وی توں ایمان وی توں
جگ دا سیّد سردار ہئیں توں

میڈا ماویٰ ملجا ہئیں آقا ﷺ
اِیں کیفی دا غمخوار ہئیں توں

(۱۳)

ہِک مہر دی بھال نظر سُہݨاں
ساڈے تھیسن حج اکبر سُہݨاں

ساری عمر اُمید اِچ لنگھی اے
بے آس ناں ونجاں مَر سُہݨاں

ڈینہہ رات میں نعتاں پڑھدا ہاں
میڈا سینہ ویندے ٹھر سُہݨاں

تیکوں قاسم رَبّ نے بݨایا ہے
میڈی خالی جھولی بھر سُہݨاں

تیڈی دید ہووے میڈی عید ہووے
ٹھر ونجے دِل تے جِگر سُہݨاں

(۱۴)

ڈُکھے دِل دے ڈُکھڑے مِٹا کملی والے ﷺ
ساکوں اپݨیں گل نال لا کملی والے ﷺ

میڈے دِل دی حالت خُدا جاݨدا ہے
میڈے روندے دِل کُوں رہا کملی والے ﷺ

دِل آھدے میں ڈیکھاں تیڈا ساوا روضہ
سُنہری او جالی ڈِکھا کملی والے ﷺ

نیں ذرّی وی ہُݨ اِتھاں دِل ساڈا لگدا
ساکوں اَپݨیں دَر تے سَڈا کملی والے ﷺ

ڈُہئیں جگ دے وِچ تُساں رحمت ہو سُہݨاں
شفاعت دِی منگداں دُعا کملی والے ﷺ

(۱۵)

لجپال محمد ﷺ عربی سئیں ہِک واری سُہنڑاں آ تاں سہی
ساڈ ی اُجڑی پُجڑی نگری وِچ برکت دا پیرا پا تاں سہی

دِل روندے دھاڑیں کر کر تے سَہ آندا پے ہُنڑ مَر مَر تے
جند نکلنڑ توُں پہلے سُہنڑاں ہِک واری مُنہ ڈِکھلا تاں سہی

دِل وِچ ڈُکھ بھریاں ہُوکاں ہِن ،لب تے دھاڑیں تے کوکاں ہِن
بھا ہجر دی جیڑھی بلدی ہِے ، آ تے سُہنڑاں وِسما تاں سہی

کونین دا سیّد سرور ہَئیں کیفؔی دا تاں روح پروَر ہَئیں
مُک ونجے دَرد وِچھوڑے دا اِیں مَن وِچ جھاتی پا تاں سہی

(۱۶)

اَکھیں دے سامنڑیں ہِے دربار مصطفےٰ ﷺ دا
میکوں نصیب تھیندے دیدار مصطفےٰ ﷺ دا

ڈھاڈھاں مریندی پئی ہِے دِل وِچ نبی ﷺ دی اُلفت
پیارا جہان توں ہِے ، اے پیار مصطفےٰ ﷺ دا

رَبّ سئیں دے نال یاری ہووے نہ اوندی کیویں
او شخص ، جیڑھا جگ وِچ ہِے یار مصطفےٰ ﷺ دا

اُمت بہوں ہِے پیاری پیارے نبی ﷺ کوں لوکو!
ہر پیار توں ہِے پیارا ، اے پیار مصطفےٰ ﷺ دا

دِل نال یاد کیتم ، جڈنڑ وِی میں نبی ﷺ کوں
گھر وِچ ڈِٹھم میں جلوہ سرکار مصطفےٰ ﷺ دا

(۱۷)

دِل جشن منیندے رات ڈِینہاں مِٹھل منٹھار محمد ﷺ دا
ہے شُکر خُدا دا ، تھیندا پے ، میکوں دِیدار محمد ﷺ دا

سُہنٹیں کُوں مِلّنڑ دِی تانگھ اے، پُڑی جان اِچ ڈُکھ دی سانگ اے
رو رو تے اَکھیندے دِل میڈا ڈیکھاں دَربار محمد ﷺ دا

عاشق صادق پے گاندے ہِن سہرے ہر ویلے آقا ﷺ دے
اِتھ ہر ہِک دیوانہ ڈِسدے جگ دے سردار محمد ﷺ دا

جے کر کیفؔی ہئیں فرزانہ تاں جند ڈِے ڈِے توں نذرانہ
عاشق صادق تیکوں آھدن توں ہئیں حُبدار محمد ﷺ دا

(۱۸)

دِل وِچ ہمیشہ رہندا ہے پیار مصطفیٰ ﷺ دا
رَبّ ہے بنٹایا بانہاں سرکار مصطفیٰ ﷺ دا

سُہنٹیں ﷺ دا عشق رَبّ تئیں انسان کوں پُچیندے
حُبدار ہے خدا دا ، حُبدار مصطفیٰ ﷺ دا

کربل دے تپدے صحرا تے ہِن پھتکدے لاشے
بے مثل بے مثال اے گلزار مصطفیٰ ﷺ دا

اَکھیں دے سامنٹیں ہے میدان کربلا دا
کُنبہ شہید تھی گے سرکار مصطفیٰ ﷺ دا

زہرا بتولؓ دا غم دِل توں کڈیں ناں بھُلسے
گل نال غم اے لیندے غمخوار مصطفٰےﷺ دا

کرلاٹ پیا کریندے دھاڑیں پیا مریندے
کیفیؔ کوں تھیسی کڈّݨ، دیدار مصطفٰےﷺ دا

(۱۹)

جیڑھا ہے سچّے دِل توں حُبدار مُصطفٰےﷺ دا
اوکوں نصیب تھیندے دیدار مُصطفٰےﷺ دا

اکھیں دے نال ڈیدھے رَبّ دے نُورانی جلوے
رَبّ دے قریب رہندے حُبدار مُصطفٰےﷺ دا

زہراؓ دے دَر دے باندے، حضرت علیؓ دے بردے
مخلوق وِچ ونڈیندے ہِن پیار مُصطفٰےﷺ دا

آلِ رسولﷺ دا غم دِل توں کڈھیں ناں بھلسے
غم وِچ ہمیشہ رہندے غمخوار مُصطفٰےﷺ دا

اصلوں نہ سِر نوایُس ، ظالم یزید اگّوں
کُنبہ ہِے شان والا ، سرکار مُصطفےٰ ﷺ دا

بے شک نبی ﷺ دا ویری ، اللّٰہ دا ہِے ویری
غدّار دین دا ہِے ، غدّار مُصطفےٰ ﷺ دا

بھانبڑ جُدائی دے میڈے سینے دے وِچ بھڑکدن
روضہ خُدا ڈِکھاوے ہِک وار مُصطفےٰ ﷺ دا

ڈُکھ نال سَڑدا بلدا ، ٹھر پووے ایندا سینہ
کیفی کوں وی جے ملّے دیدار مُصطفےٰ ﷺ دا

(۲۰)

محبوب دِی آمد

وَل نوشہ جھاتی پیندا پے
مُکھڑے توں پردا چیندا پے

آمد تے جشن بہار منائے
دِلبر سُہنٹیں دِیدار کرائے

سو واری جندڑی واراں میں
پیا ڈِیکھاں باغ بہاراں میں

ہِکا دِل کوں تانگھ پُنّل دی ہئی
اوں یار مِٹھل بھورل دی ہئی

کیفی دی منشا پوری تھئی اے
اَج دِل دی دُعا پوری تھئی اے

(۲۱)

من میڈا نُور نگر لگدے
کئی من وِچ جلوہ گر لگدے

تکبیر اولیٰ جڈاں پڑھدا ہاں
کعبے دا کُھلیا دَر لگدے

جڈاں نعت حضور ﷺ دی لکھدا ہاں
ہتھ وِچ جبریلؑ دا پَر لگدے

جڈّݨ پڑھدا ہے دُرود کوئی
بھوں روح پروَر منظر لگدے

کیفؔی تے نظر جے کرے مُرشد
عرشِ اولیٰ وِی گھر لگدے

(۲۲)

مدنی سرکار ﷺ دی خدمت وِچ

حُبدارِ شہِ لولاک ﷺ ہاں میں سگ پنجتنؓ پاک دے دَر دا ہاں
حسنینؓ دا خاص غلام ہاں میں باندا بردا حیدرؓ دا ہاں

زہراؓ دے در دا باندا ہاں ، نوکر میں آل اطہار دا ہاں
جنّیں سُہݨیں نال ہے حُب رکھی حبدار میں اُوں حُبدار دا ہاں

میڈے ڈُکھے دِل دے سمندر وِچ کئی عشق دے دریا ڈُھندے پِن
کئی عاشق تاری تردے پِن اَن جاݨ شودے کئی مردے پِن

میکوں ڈیکھ تے دُنیا وِچ کلھا، غم ، وانگوں نانگ دے ٹھک تھی گئے
تیڈے ہجر اِچ سینہ شق تھی گے دَم نِکلݨ دا وی پک تھی گئے

برسات ہنجوں دی لہہ پئی اے اَکھ روندی روندی رَہ گئی اے
جند مُکدی مُکدی مُک گئی اے تیڈی سک وِچ اے میّت پئی اے

میڈے سِر تے تیڈیاں یاداں دے جھڑ، گجدے تے وَسدے پئے ہِن
ہِک پَل وِچ دِل بہلا تے وَت دِل لُٹ کے میڈا اکھَس گے ہِن

میں آپنٹیں آپ کوں ڈیدھا ہاں شاہِ کونین ﷺ دے قدمیں وِچ
ڈینہہ لنگھ ویندا ہِے یادیں وِچ جلوے تھیندے ہِن خوابیں وِچ

میڈا کعبہ قبلہ پیر ہئیں توں ، ہِک مہر دی بھال نظر سُہنٹاں
ایں عاجز کملے کیفیؔ دا تھی پووے حج اکبر سُہنٹاں

کافیاں

کافی (۱)

مَن گِھن مَن گِھن ساڈی مَن گِھن
توں ساڈا دِلدار وے ماہی

باجھ تیڈے سئیں کیویں راہوں
ہجر دے صدمے کیویں سہواں
لُوں لُوں دے وِچ بھا ہِے بھڑکدی
تھی گے دھوں اَندھار وے ماہی

اَنگ اَنگ میڈا جل گیا سارا
طُور تے جیویں تھیا نظارا
تن پیا سڑدے جگر ڈِلدے
پَلدے پِن اَنگار وے ماہی

رَت دیاں ہنجوں اَکھ روندی ہِے
ساونڑ دی جھڑی لگّی ہِے
ہاں بے قابو ڈیکھ ذرا توں
بارش موسلا دھار وے ماہی

حور مَلک سب سہرے گاون
ناں چُم ، ہتھ اَکھیاں کوں لاون
سِر طٰہٰ دا تاج چھکا چا
آ ہُنڑ ٹُر ہِک وار وے ماہی

آ وَالّیل دا گُھنڈ لہا چا
گل یٰسٓ دا سہرا پا چا
اَکھ مازاغ دا سُرمہ لا چا
ڈیکھ ذرا ہِک وار وے ماہی

آ وَنج سُہنٹاں اَج کل آ وَنج
دِل نیں سہندا ہِک پَل آ وَنج
آ قابَ قوسین تُوں نیڑے
رُت ہے پُر اَنوار وے ماہی

کیفیؔ دِیاں سوچاں وِچ وَسدیں
وَل وَل اِیندا دِل پیا کھسدیں
آ وَنج سُہنٹاں اے مَن موہنٹاں
آ ذرّی ہِک وار وے ماہی

کافی (۲)

حُسن دا تُوں شہکار وے سُہنٹاں
ذکر تیڈا چودھار وے سُہنٹاں

رُخ تیڈا ہے چَن توں سُہنٹاں
اِیں کیتا ہے مَن کوں مُوہنٹاں
ڈیواں تَن مَن وار وے سُہنٹاں

نین سُنٹھپ دے تیر چلاون
ڈیہاں راتیں خون جلاون
روواں زار و زار وے سُہنٹاں

عشق حقیقی جئیں ہے کیتا
پریت پیالہ ہے اُوں پیتا
او ہے عاشق زار وے سُہنڑاں

عشق تیڈے نے ہے بہوں رولا
تَن کیتا ہم کیری کولا
سبھ کُجھ ڈِتم ہار وے سُہنڑاں

آ بہہ سُہنڑاں ہاں وِچ آ بہہ
پلکاں دی توں چھاں وِچ آ بہہ
جگ دا ہئیں مَنٹھار وے سُہنڑاں

تیڈا سُہنڑاں دَر ہے عالی
کیفی ہیں دَر دا ہے سوالی
چُمساں کئی کئی وار وے سُہنڑاں

کافی (۳)

یاراں نال بہار وے جانی
کر ناں جُدائی دا وار وے جانی

عشق دی جئیں دِل وِچ بھا بھڑکے
اُوندے بُت دا لُوں لُوں تھڑکے
سَے چڑھ گۓ ہِن دار وے جانی

چوڑاں طبقاں دِل نیں لگدا
نال آرام دے رہ نیں سگدا
میں پھرّاں سَنسار وے جانی

تیر ہجر دے چھُٹدے پے ہِن
ساڈے ہاں تے لگدے پے ہِن
نیں تھیندی چھُٹکار وے جانی

ہر جا گُھگھ اندھارے تھی گِن
ساڈے ہاں وِچ ہارے تھی گِن
ہِک تن زخم ہزار وے جانی

زخماں کوں بیٹھاں ہاں سیتی
خون میڈا کئی ویندے پیتی
ظُلماں دی بھرمار وے جانی

خون اَکھیں توں تھی گے جاری
ڈیہدی پئی ہے خلقت ساری
رُووِن زار و زار وے جانی

جے تیئں یار ناں میں دو آوے
وَل وَل میڈا دِل گھبراوے
رووّاں زار و زار وے جانی

جان ہمیشہ جانی نال اے
جان دی جانی رکھدا بھال اے
جان گے کیفیؔ وار وے جانی

کافی (۴)

تُوں مِٹھل مَنٹھار وے ماہی
تُوں ساڈا دِلدار وے ماہی

جیوݨ تے ناں مرݨ ڈیوے
پیار نہ کُجھ وی کرݨ ڈیوے
عشق تیڈا گے مار وے ماہی

ڈُکھ ، میڈا ہاں پاڑی ویندے
خون جگر دا ساڑی ویندے
چلدن ہاں تے وار وے ماہی

تھل جنگل وِچ کُوکاں ماراں
اَپݨیں دِل وِچ ہُوکاں ماراں
جان ہے وِچ آزار وے ماہی

عمر گزاریم تانگھ تنگھیندیں
خلقت دے سئیں مُہݨیں چیندیں
رَبّ دے ہَتھ نِروار وے ماہی

اَکھیں تھی گِن پیرے پیرے
پُڑدے ہاں تے آندن گھیرے
ہِک تن زَخم ہزار وے ماہی

تَن مَن سُہݨاں تیڈے لیکھے
جان جِگر کوں پے گِن وَیکے
ہِے ڈُکھ دریا تار وے ماہی

پاروں ڈِسدی جھوک سجّݨ دی
مَن وِچ بَلدی جوت سجّݨ دی
کیویں رہاں اُروار وے ماہی

موسم چیتر بہار دی آ گئی
رُت مستی تے خُمار دی آ گئی
ہُݨ تاں آ ہِک وار وے ماہی

ساڈِی سُہݨاں اَج ہے تیاری
کُجھ کرو ہا ساڈِی کاری
مِل پووے ہا یار وے ماہی

کافی (۵)

حُسن دے ہِن لشکار وے سانول
چرچے ہِن چودھار وے سانول

نین نشیلے رَنگ رنگیلے
اَبرو تکّھے شوخ نُکیلے
ڈِیندن ظلمی مار وے سانول

زُلفاں تیڈِیاں وَل پیا کھاون
وَل وَل ہاں تے تیر چلاون
ہِن بہوں خمدار وے سانول

ہر عاشق دے دِل وِچ وَسدا
ہُݨ سُہݨاں پیا دِل ہئیں گھسدا
توں ساڈا دِلدار وے سانول

خواباں وِچ توں آوݨ ڈِیندیں
خاکِ مدینہ چُمݨ ڈِیندیں
ہاں کوں ڈِیندیں ٹھار وے سانول

نُور خُدا دِیاں ہِن برساتاں
نُورِ محمدی ﷺ مارے لاٹاں
جا جا ہِن اَنوار وے سانول

پُھلاں دی سئیں سیج سجینداں
وَل سئیں پاک میلاد منینداں
ڈِہدا ہاں اَنوار وے سانول

یار عجب کئی تیڈی چال اے
ڈیکھݨ والا تھیا بے حال اے
حُسن دے ہِن لشکار وے سانول

اَج وَل عید میلاد دی رات اے
جا جا جلویاں دی برسات اے
ہے نُوری پھوہار وے سانول

اَپݨیں قدمیں کیوں ٹُرساں
پاک جبیں تے کیویں پھرساں
ہاں بہوں بدکار وے سانول

تیڈا سُہݨاں راز رکھیساں
جان آقا ﷺ دے قدمیں ڈِیساں
کیفؔی دا اِقرار وے سانول

کافی (۶)

ھُو ھُو دی ہے پُکار وے سائیں
ہِک ویندا ہے مار وے سائیں

ہِک اے، ہِک اے، اللہ ہِک اے
گال فقیر دی اے ہِک ٹِک اے
سبھ کوں ہِک درکار وے سائیں

عشق حقیقی جنئیں ہے کیتا
اوں چاہت دا اَمرت پیتا
او ہے عاشق زار وے سائیں

آلِ نبی ﷺ دی گال کیا پُچھدیں
مولا علیؑ دے لال کیا پُچھدیں
جنت دے سردار وے سائیں

لکھدا رہاں میں جے کر کافی
میڈے کیتے اے ہے کافی
مِٹھے ہِن اذکار وے سائیں

ناں اے مفتی ناں اے قاضی
ناں اے مُلّاں ناں اے غازی
کیفیؔ ہے حُب دار وے سائیں

کافی (۷)

مُرشد دے اَنوار وے سائیں
حق دے ہن اِظہار وے سائیں

میراںؒ میراںؒ لوک پُکارن
اَللہ ھُو دے نعرے مارِن
حق دے ہن اَذکار وے سائیں

ہے محبوب میڈا سُبحانیؒ
عبدالقادرؒ دا ہے ثانی
اوچ دا وَہ دربار وے سائیں

مُرشد میڈے ہر دَم نال اِن
ڈِیہاں راتیں دَم دَم نال اِن
ہے سُہݨاں دربار وے سائیں

پیر میڈے تاں سیّد لالؒ اِن
رہندے اوچ ، بغداد دے نال اِن
ہے اے وَستی پنوار وے سائیں

مُرشد سئیں کُوں ماݨ اِن وَڈے
جئیں ویلے او سُہݨاں سڈے
نیں تھیندا اِنکار وے سائیں

میڈی اَصل سُنجاݨ ہے مُرشد
میڈا ماݨ تراݨ ہے مُرشد
ہے اِیں دِل دا اِقرار وے سائیں

ہر عاشق دی وَکھری چال اے
ساڈی سُہٹاں بہوں مجال اے
کیفؔی دا غمخوار وے سائیں

کافی (۸)

تیڈے ناز انداز ڈِکھیندے نیں
ساڈے ہاں تے وار جھلیندے نیں
اے چال پراݨی ، اَج دی نیں

نیناں دے بار اُٹھیندے نیں
اے ہار سنگار ڈِکھیندے نیں
اَبرو دے وار جھلیندے نیں
اے پریت سماݨی ، اَج دی نیں

کُجھ عورتاں ہَتھ کٹوئی پیٹھن
دِل یوسفؑ توں لٹوئی پیٹھن
من کیویں اَج گھسوئی پیٹھن
اے پریت پراݨی ، اَج دی نیں

ہیں پریت اَزل دی لئی بیٹھے
ہیں کفنی گل وِچ پئی بیٹھے
ہیں حُب دے سہرے چئی بیٹھے
اے جند وکاݨی ، اَج دی نیں

ہُݨ ڈھولݨ ساڈی بھال رکھو
گُھنڈ کھول کے آ تے نال بہو
ناں ایویں سئیں پامال کرو
اے پریت پراݨی ، اَج دی نیں

ایویں عاشق مُفتے ہُل گئے ہیں
خود اَپݨیں ذات کوں بُھل گئے ہیں
جند ڈیوݨ کیتے تُل گئے ہیں
اے پریم کہاݨی ، اَج دی نیں

کافی (۹)

سِک سینے وِچ مِتراں دی ہے
ہُݨ گال نہ کوئی بھاندی ہے

اَساں روز اَزل دے مُٹھڑے ہیں
اَساں تیغ برہوں دے کُٹھڑے ہیں
اَساں دَر تیڈڑے تے سُتڑے ہیں
ہاں اَوکھا ہے ، روح ماندی ہے

ڈُکھی دِلڑی درداں ماندی ہے
اے پَل پَل پئی گھبراندی ہے
نہ خبر وصال دی آندی ہے
جند دِھکّے دھوڑے کھاندی ہے

اے عشق عُشّاق دے گھر دا ہِے
پیا موج اِچ غوطے بھردا ہِے
ہِک یار کیتے پیا مردا ہِے
دِل یار کیتے کُرلاندی ہِے

اے کیفیؔ سئیں دا بردا ہِے
نِت ہجر کنوں پیا ڈِردا ہِے
ناں جیندے تے ناں مردا ہِے
حُب دِل دے وِچ سجناں دی ہِے

کافی (۱۰)

ماہی دے آوݨ دی آس اے
سہ پیا رُکدے دلڑی اُداس اے

مُدّتاں ہویاں کانگ اڈیندیں
دِل وِچ آس دا ڈِیوا بلیندیں
ڈُکھڑی دِلڑی پے ہیں رہندیں
یاد تیڈڑی وِچ بہوں مٹھاس اے

مُونجھ مُنجھایم ، جان گنوایم
تھپ تھپ تے دردیں کوں سمایم
پریت پلیندیں عمر نبھایم
تیڈے وِچھوڑے دا وِسواس اے

ہجر دے پندھ اِن سخت اڑانگے
دِلبر کیتے دِل پئی تانگھے
رَبّ جانڑیں کیوں ملنڑ مہانگے
در تیڈڑے دی ساکوں آس اے

توں ای میڈی جانڑ سُنجانڑ ایں
میڈے کیتے توں ہِک مانڑ ایں
بھانویں دُنیاں کُجھ ناں جانڑیں
روح اَزل توں روح شناس اے

ہِک واری تاں پھیرا پا وَنج
جیندیں جی آ تے مُکلا وَنج
کیفؔی کوں ہُنڑ مُنہ ڈِکھلا وَنج
دِل کوں وَصل دی لگّی پیاس اے

خُدا

اَمن و سلامتی دا عَلَم دار ہِے خُدا
ڈُکھ ٹال ہے جہان دا، غم خوار ہِے خُدا
ملسی شفاعت اوندے حُکم نال حشر وِچ
مشکل کُشا ہِے، جگ دا مددگار ہِے خُدا

قطعہ

سُہنٹیں دی شان نرالی ہِے
جیندے مونڈھے کملی کالی ہِے
جگ اوندے در دا سوالی ہِے
جیڑھا عرب و عجم دا والی ہِے

قطعہ

مَل گھِن ہُنٹ یار دا دَر کیفیؔ
اے وَڈّا کَم ہُنٹ کر کیفیؔ
جے عشق نماز توُں نیتی ہِے
وَل موَت توُں وِی ناں ڈَر کیفیؔ

فردِیات

خُدا دی ساری خُدائی تُوں صدقے
محمد ﷺ تیڈی مُصطفائی تُوں صدقے

خُدا وی ہِے محمد ﷺ دا خُدائی وی ہِے محمد ﷺ دی
خدا دی ساری خلقت تے بھلئی وی ہِے محمد ﷺ دی

رَبّ دے ہِن نُوری لشکارے، حُسن اوندا لاٹاں مارے
نُور نِکلدا ڈِیکھو یارو ! مسجد دے مینار توں

قرآن خُدا دے حُکماں دی تصویر وی ہِے تفسیر وی ہِے
قرآن خُدا دا جگ کیتے تنویر وی ہِے اکسیر وی ہِے

مجلس خاص رسول دے وِچ ہُݨ ساکوں پیر پُچاوے ھُو
مُرشد باجھ دِلاں وِچ کیفیؔ جھاتی کون پواوے ھُو

میڈے مَن وِچ مُرشد رہندے ہر دَم باغ بہاراں ھُو
لکھ لکھ واری صدقے تھیواں جان میں اوں تے واراں ھُو

مُرشد جنہاں تے راضی رَبّ راضی ہے اُنہاں تے
رَبّ دے حضور ﷺ رہندن ہر وقت ہر جہاں تے

شاہینِ شہِ لولاک ﷺ ہاں میں ، ہِے باز تُوں وَدھ پرواز میڈی
میکوں عاشق مردِ حق آھدن ، اے کیفیؔ سچ اے ، سچ آھدن

نبی ﷺ سئیں دی جُدائی دے وِچ کیتا کُرلاٹ ہِم اتِجھا
محمد ﷺ مصطفےٰ سئیں نے چا سینے نال لئے کیفیؔ

میڈڑے یارو قسم رَبّ دی تُساں وِی آوٗ اِیں دَر تے
خُدا راضی کرݨ کیتے کُھلیا ہِے دَر محمد ﷺ دا

عُمر اَپݨی نہ کر برباد ڈِے کہیں کوں ناں دوکھا
اے موقع وَل ناں مِلسے یار رَبّ دے دَر تے کرتوبہ

کیفیؔ میں جا گِدیں عرش ڈِٹھے اَنوار دے دھارے نیں بُھلدے
کیا حال ڈِساواں میں دِل دا ، پُر نُور نظارے نیں بُھلدے

محمد ﷺ دے دَر دا میں سگ بَݨ تے رہساں
َمحبّت دی منزل دا دگ بݨ تے رہساں

حیاتی محمد ﷺ دے ناویں کیتی ہِم
ایندا جلوہ ڈِیکھݨ دی خواہش رکھی ہِم

میں ہر دَم محمد ﷺ محمد ﷺ سڈ ینداں
ایندا ناں چُمینداں تے اَکھیاں ٹھرینداں

اوندے عشق دا بحر ٹھاٹھاں مریندے
تے نورانی جلوہ پیا لاٹاں مریندے

محبّت دے دریا دے وِچ اَساں ترسوں
محمد ﷺ دے قدمیں تے سِر رکھ تے مرسوں

اے جگ دی ہے رِیت پُرانٹیں سئیں ! اے قصہ نیں اَج کل دا
کالا نانگ وی ٹَل ویندا ہے پر ، مارݨ توں یار نیں ٹَلدا

قطعہ

(از قلم: جناب خواجہ مختار احمد بیدمؔ صاحب، خان بیلہ)

شعر تیرے خوب ہیں اور شاعری بھی خوب ہے
تُو ہے صوفی با صفا، درویش ہے مجذوب ہے
ہر صِنف میں شاعری کی اپنی مثال آپ ہے
کیفؔی کا شعر و سُخن ہے منفرد، محبوب ہے

مسدس

(ازقلم: عوامی شاعر شہزاد اللہ آبادی)

کیفؔی صاحب دے کیف اِچ ویکھو عشق دا چھُپیا مخفی راز اے
ربّ دے راز اں وِچ ہے گڈیا کیفؔی سچا او انداز اے

کیفؔی پاک دے دِل دے وِچوں مست اَلست اِک وجداساز اے
ساز دی سُر تے اتھرو ڈِگدے اتھرو واں تے ربّ نوں ناز اے

نفی اثبات دے ویہڑے جا کے ربّ دے عشق تے پیار اِچ رویا
موت توں پہلے کیفؔی ربّ دے عشق دے وِچ سودائی ہویا

درمدحِ

نعت گو شاعر، پیرِ طریقت، فنافی الشیخ، سرشارِ عشقِ اہلِ بیتؓ، خلیفۂ اعظم، صاحب دستار، شیخ

حضرت فقیر محمد رمضان کیفؔی قادری اویسی صاحب

شمعِ بزمِ اولیا رمضان کیفؔی قادری
ہیں عاشقوں کے رہنما رمضان کیفؔی قادری

ذکرِ اہلِ بیتؓ کی وہ زیب و زینت بن گئے
ہیں جو مُحبِّ مصطفیٰ ﷺ رمضان کیفؔی قادری

نام لیوا عاشقوں کی چاہتوں کی ہے پُکار
عشق کی اِک انتہا رمضان کیفؔی قادری

محفلِ میلاد ﷺ کے جو حُسن پر قرباں ہوئے
ہیں عاشق شاہِ ہُدیٰ ﷺ رمضان کیفیؔ قادری

مست دِل مجذوبِ حق بھی بَر ملا ہیں کہہ رہے
شمعِ عرفاں کی ضیا رمضان کیفیؔ قادری

موتو قبل الموت جن کی زندگی کا راز ہے
زندہ دِل ہیں باوَفا رمضان کیفیؔ قادری

آستانہ غوثیہ ہے مرکزِ اہلِ صفا
ہیں وہ چشمہ فیض کا رمضان کیفیؔ قادری

راہِ حق میں آپ اپنی ہیں وہ تابندہ مثال
ہیں یمِ صدق وصفا رمضان کیفیؔ قادری

موجزن اشکِ عقیدت جس میں رہتے ہیں سدا
ہیں وہ چشمِ دلرُبا رمضان کیفیؔ قادری

تشنہ لب مَے خوار سارے دَر پہ تیرے آ گئے
اَب مئے عرفاں پلا رمضان کیفیؔ قادری

شہزادؔ فکرِ دنیا سے اَب ہو گیا ہوں بے نیاز
ہیں جو میرے پیشوا رمضان کیفیؔ قادری

عوامی شاعر: شہزاد اللہ آبادی
0304-3982079
0344-7015570

در مدحِ

نعت گو شاعر، پیرِ طریقت، فنافی الشیخ، سرشارِ عشقِ اہلِ بیتؑ، خلیفۂ اَعظم، صاحب دَستار، شیخ

حضرت فقیر محمد رمضان کیفیؔ قادری اویسی صاحب

ہیں فقیر رمضان قادری اویسی اللہ والوں کی پہچان
وہ بانٹ رہے ہیں جھولی بھر لو غوث الاعظمؒ کا فیضان

فیض ہے جاری قربِ الٰہ سے مُرشد کی وہ خاص نگاہ سے
اِن کے دِل میں جھانک کے دیکھو تازہ ہوتا ہے ایمان

قادری نسبت رکھنے والو ! دِل کے راز پرکھنے والو
اِن کے دِل کے میخانے کا وِرد وظیفہ ہے قرآن

قادری اویسی کیفیؔ اَدائیں ہیں تعظیم اَدب کی راہیں
پاک نبی ﷺ کے عشق میں آ کر کر دیا تن من دھن قربان

کیفیؔ تُجھ پہ نُور کا سایہ جب سے ہے میلاد منایا
تُجھ پہ کیفیؔ خوش ہے دولہا نبیوں کا جو ہے سُلطان

دردِ چاہت رک نہ پائے انگ انگ نس نس میں تڑپائے
جو دِل درد سے واقف نہ ہو وہ دِل کھنڈر ہے ویران

خوفِ خُدا میں بہتے آنسو علی الاعلان ہیں کہتے آنسو
کہ عشقِ نبی ﷺ کی دولت دے دی پاک نبی ﷺ کا ہے اِحسان

والدین کی دعائیں شامل اور راضی ہو گئے مُرشد کامل
اِن کے دِل کی مست فضا میں عشقِ نبی ﷺ کا ہے وِجدان

شہزاد بھی ہے اِس دَر کا سوالی کاسہ بھر دو ہے جو خالی
منت ہے میلاد کی مانی کر دو مشکل گر آسان

عوامی شاعر: شہزاد اللہ آبادی 0304-3982079 0344-7015570